اَلْبَابُ الرَّابِعُ:

مَعْرِفَةُ مَنْزِلَةِ النَّبِيِّ ﷺ

﴿معرفتِ مقامِ رسول ﷺ﴾

١. فَصْلٌ فِي عَدَمِ مِثْلِيَّةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْكَوْنِ

﴿کائنات میں حضور ﷺ کی عدم مثلیت کا بیان﴾

٢. فَصْلٌ فِي مَنْزِلَةِ عِلْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَعْرِفَتِهِ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی شانِ علم اور معرفت کا بیان﴾

٣. فَصْلٌ فِي عَظَمَةِ النُّبُوَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ ﷺ

﴿نبوتِ محمدی ﷺ کی عظمت کا بیان﴾

٤. فَصْلٌ فِي أَنَّ الْأُمَّةَ تُسْئَلُ عَنْ مَرْتَبَةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْقُبُوْرِ

﴿اُمت سے قبر میں مقامِ مصطفیٰ ﷺ سے متعلق پوچھے جانے کا بیان﴾

٥. فَصْلٌ فِي بَعْثِ اللهِ تَعَالَى النَّبِيَّ ﷺ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

﴿اللہ تعالیٰ کا حضور نبی اکرم ﷺ کو قیامت کے دن مقامِ محمود پر فائز فرمانے کا بیان﴾

٦. فَصْلٌ فِي إِظْهَارِ عَظَمَةِ النَّبِيِّ بِشَفَاعَتِهِ ﷺ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

﴿روزِ قیامت حضور ﷺ کی شفاعت کے سبب آپ کی عظمت کے اظہار کا بیان﴾

٧. فَصْلٌ فِي تَفْضِيْلِهِ ﷺ عَلَى سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ علیهم السلام

﴿حضور ﷺ کی تمام اَنبیاء و مرسلین علیہم السلام پر فضیلت کا بیان﴾

٨. فَصْلٌ فِي كَوْنِ الْأَنْبِيَاءِ أَحْيَاءً فِي قُبُوْرِهِمْ بِأَجْسَادِهِمْ

﴿انبیاء علیہم السلام کا اپنے مزارات میں جسموں کے ساتھ زندہ ہونے کا بیان﴾

www.MinhajBooks.com

فَصْلٌ فِي عَدَمِ مِثْلِيَّةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْكَوْنِ

﴿کائنات میں حضور ﷺ کی عدمِ مثلیت کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا○

(النساء، ٤: ١٧٤)

’’اے لوگو! بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے (ذاتِ محمدی ﷺ کی صورت میں ذاتِ حق جل مجدہٗ کی سب سے زیادہ مضبوط، کامل اور واضح) دلیلِ قاطع آ گئی ہے اور ہم نے تمہاری طرف (اسی کے ساتھ قرآن کی صورت میں) واضح اور روشن نُور (بھی) اتار دیا ہے○‘‘

٢. سُبْحٰنَ الَّذِيْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ○

(الإسراء، ١٧: ١)

’’وہ ذات (ہر نقص اور کمزوری سے) پاک ہے جو رات کے تھوڑے سے حصہ میں اپنے (محبوب اور مقرّب) بندے کو مسجدِ حرام سے (اس) مسجدِ اقصیٰ تک لے گئی جس کے گرد و نواح کو ہم نے بابرکت بنا دیا ہے تاکہ ہم اس (بندۂ کامل) کو اپنی نشانیاں دکھائیں، بے شک وہی خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے○‘‘

٣. قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰۤى اِلَيَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا○

(الكهف، ١٨: ١١٠)

’’فرما دیجئے: میں تو صرف (بخلقتِ ظاہری) بشر ہونے میں تمہاری مثل ہوں (اس کے سوا اور تمہاری مجھ سے کیا مناسبت ہے ذرا غور کرو) میری طرف وحی کی جاتی ہے (بھلا تم میں یہ

نوری استعداد کہاں ہے کہ تم پر کلامِ الٰہی اتر سکے) وہ یہ کہ تمہارا معبود، معبود یکتا ہی ہے پس جو شخص اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہے تو اسے چاہئے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرےo‘‘

٤. اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّ لَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَ لَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌo (النّور، ٢٤:٣٥)

’’اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے اس کے نور کی مثال (جو نورِ محمدی ﷺ کی شکل میں دنیا میں روشن ہے) اس طاق (نما سینۂ اَقدس) جیسی ہے جس میں چراغِ (نبوت روشن) ہے؛ (وہ) چراغ، فانوس (قلبِ محمدی ﷺ) میں رکھا ہے۔ (یہ) فانوس (نورِ الٰہی کے پَرتو سے اس قدر منور ہے) گویا ایک درخشندہ ستارہ ہے (یہ چراغِ نبوت) جو زیتون کے مبارک درخت سے (یعنی عالمِ قدس کے بابرکت رابطہ وحی سے یا انبیاء و رسل ہی کے مبارک شجرۂ نبوت سے) روشن ہوا ہے نہ (فقط) شرقی ہے اور نہ غربی (بلکہ اپنے فیضِ نور کی وسعت میں عالمگیر ہے)۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا تیل (خود ہی) چمک رہا ہے اگرچہ ابھی اسے (وحی ربّانی اور معجزاتِ آسمانی کی) آگ نے چھوا بھی نہیں (وہ) نور کے اوپر نور ہے (یعنی نورِ وجود پر نورِ نبوت گویا وہ ذات دوہرے نور کا پیکر ہے)، اللہ جسے چاہتا ہے اپنے نور (کی معرفت) تک پہنچا دیتا ہے، اور اللہ لوگوں (کی ہدایت) کے لیے مثالیں بیان فرماتا ہے، اور اللہ ہر چیز سے خوب آگاہ ہےo‘‘

٥. وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَo (الأنبياء، ٢١:١٠٧)

’’اور (اے رسولِ محتشم!) ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کرo‘‘

٦. وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَ اَتْرَفْنٰهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا

تَشْرَبُوْنَ ○ (المؤمنون، ٢٣: ٣٣)

”اور ان کی قوم کے (بھی وہی) سردار (اور وڈیرے) بول اٹھے جو کفر کر رہے تھے اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلاتے تھے اور ہم نے انہیں دنیوی زندگی میں (مال و دولت کی کثرت کے باعث) آسودگی (بھی) دے رکھی تھی (لوگوں سے کہنے لگے) کہ یہ شخص تو محض تمہارے ہی جیسا ایک بشر ہے، وہی چیزیں کھاتا ہے جو تم کھاتے ہو اور وہی کچھ پیتا ہے جو تم پیتے ہو○“

.٧ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللهَ كَثِيْرًا ○ (الأحزاب، ٣٣: ٢١)

”فی الحقیقت تمہارے لئے رسول اللہ (ﷺ کی ذات) میں نہایت ہی حسین نمونۂ (حیات) ہے ہر شخص کے لئے جو اللہ (سے ملنے) کی اور یومِ آخرت کی امید رکھتا ہے اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرتا ہے○“

.٨ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط وَكَانَ اللهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ○ (الأحزاب، ٣٣: ٤٠)

”محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں (یعنی سلسلۂ نبوت کو ختم کرنے والے) اور اللہ تعالیٰ سب چیزوں کا جاننے والا ہے (اسے علم ہے کہ ختم رسالت اور ختم نبوت کا وقت آ گیا ہے)○“

.٩ وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ (سبا، ٣٤: ٢٨)

”اور (اے حبیبِ مکرّم) ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر اس طرح کہ (آپ) پوری انسانیت کے لیے خوش خبری سنانے والے اور ڈر سنانے والے ہیں لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے○“

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ. قَالُوْا: إِنَّکَ تُوَاصِلُ. قَالَ: إِنِّي لَسْتُ مِثْلَکُمْ. إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَی.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

’’حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وصال کے روزے (نہ سحری، نہ افطاری مسلسل روزے ہی روزے) نہ رکھا کرو۔ صحابہ نے عرض کیا: آپ ﷺ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ فرمایا: میں ہرگز تمہاری مثل نہیں ہوں مجھے تو (اپنے رب کے ہاں) کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں۔

٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ: إِنَّکَ تُوَاصِلُ، يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: وَأَيُّکُمْ مِثْلِي؟ إِنِّي أَبِيْتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيْنِ ...... الحديث. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور نبی اکرم ﷺ نے وصال کے روزے رکھنے

١: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: الصوم، باب: الوصال ومن قال: ليس في الليل صيام، ٢/٦٩٣، الرقم: ١٨٦١، ومسلم في الصحيح، کتاب: الصيام، باب: النهي عن الوصال في الصوم، ٢/٧٧٤، الرقم: ١١٠٢، وأبو داود في السنن، کتاب الصوم، باب في الوصال، ٢/٣٠٦، الرقم: ٢٣٦٠، ومالك في الموطأ، ١/٣٠٠، الرقم: ٦٦٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٠٢، الرقم: ٥٧٩٥، والنسائي في السنن الکبری، ٢/٢٤١، الرقم: ٣٢٦٣، وابن حبان في الصحيح، ٨/٣٤١، الرقم: ٣٥٧٥۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: الصوم، باب: التنکيل لمن أکثر الوصال، ٢/٦٩٤، الرقم: ١٨٦٤، وفي کتاب: الاعتصام بالکتاب والسنة، باب: ما يکره من التعمق والتنازع في العلم والغلو في الدين والبدع، ٦/٢٦٦١، الرقم: ٦٨٦٩، ومالك في الموطأ، ١/٣٠١، الرقم: ٦٦٨، ومسلم في الصحيح، کتاب: الصيام، باب: النهي عن الوصال في الصوم، ٢/٧٧٤، الرقم: ١١٠٣، وابن حبان في الصحيح، ٨/٣٤١، الرقم، ٣٥٧٥، والدارمي في السنن، ٢/١٤، الرقم: ١٧٠٣۔

سے منع فرمایا: صحابہ میں سے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ فرمایا: تم میں سے کون ہے جو میری مثل ہو؟ بیشک میں رات (اپنے رب کے پاس) اس حال میں گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳. عَنْ عائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَهُمْ، فَقَالُوْا: إِنَّکَ تُوَاصِلُ. قَالَ: إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ. إِنِّي يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں پر شفقت کے باعث انہیں وصال کے روزے رکھنے سے منع فرمایا: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ فرمایا: میں تم جیسا نہیں ہوں۔ مجھے تو میرا رب کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: وَاصَلَ النَّبِيُّ ﷺ آخِرَ الشَّهْرِ وَوَاصَلَ أُنَاسٌ مِنَ النَّاسِ. فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: لَوْ مُدَّ بِيَ الشَّهْرُ، لَوَاصَلْتُ وِصَالًا يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُوْنَ تَعَمُّقَهُمْ. إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ. إِنِّي أَظَلُّ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الصوم، باب: الوصال ومن قال: ليس في الليل صيام، ٢/٦٩٣، الرقم: ١٨٦٣، وفي كتاب: التمني، باب: ما يجوز من اللو، ٦/٢٦٤٥، الرقم: ٦٨١٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصيام، باب: النهي عن الوصال في الصوم، ٢/٧٧٦، الرقم: ١١٠٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٥٣، الرقم: ٦٤١٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٢٨٢، الرقم: ٨١٦١، وابن راهويه في المسند، ٢/١٦٨، الرقم: ٦٦٩۔

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التمني، باب: ما يجوز من اللو ٦/٢٦٤٥، الرقم: ٦٨١٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصيام، باب: النهي عن الوصال في الصوم، ٢/٧٧٦،الرقم: ١١٠٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٢٤، الرقم: ١٢٢٧٠، ١٣٠٣٥، ١٣٠٩٢، ١٣٦٨١، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٣٢٥، الرقم: ٦٤١٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٣٣٠، الرقم: ٩٥٨٥، البيهقي في السنن الكبرى، ٤/٢٨٢، الرقم: ٨١٦٠۔

''حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہینے کے آخر میں سحری افطاری کے بغیر مسلسل روزے رکھنے شروع کر دیے تو بعض دیگر لوگوں نے بھی وصال کے روزے رکھے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک جب یہ خبر پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ رمضان کا مہینہ میرے لیے اور لمبا ہو جاتا تو میں مزید وصال کے روزے رکھتا تاکہ متشدد لوگ اپنا تشدد چھوڑ دیتے (یعنی میری برابری کرنے والے میری برابری کرنا چھوڑ دیتے)۔ میں قطعاً تمہاری مثل نہیں ہوں۔ مجھے تو میرا رب (اپنے ہاں) کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٥. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: أَتِمُّوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ. فَوَاللهِ، إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي إِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا مَا سَجَدْتُمْ.

وفي حديث سعيد: إِذَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا سَجَدْتُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رکوع اور سجود کو اچھی طرح سے ادا کیا کرو۔ اللہ کی قسم! بلاشک وشبہ میں اپنی پشت کے پیچھے سے بھی تمہیں رکوع و سجود کرتے ہوئے دیکھتا ہوں۔''

''سعید کے الفاظ ہیں: میں تمہیں رکوع اور سجدہ کی حالت میں دیکھتا ہوں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هَاهُنَا؟ فَوَاللهِ، مَا يَخْفَى عَلَيَّ خُشُوْعُكُمْ وَلَا رُكُوْعُكُمْ. إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي.

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأيمان والنذور، باب: كيف كانت يمين النبي صلی الله عليه وآله وسلم، ٢٤٤٩/٦، الرقم: ٦٢٦٨، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: الأمر بتحسين الصلاة وإتمامها والخشوع فيها، ٣٢٠/١، الرقم: ٤٢٥، والنسائي في السنن، كتاب: التطبيق، باب: الأمر بإتمام السجود، ٢١٦/٢، الرقم: ١١١٧، وفي السنن الكبرى، ٢٣٥/١، الرقم: ٧٠٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١١٥/٣، الرقم: ١٢١٦٩.

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: عظة الإمام الناس في إتمام الصلاة وذكر القبلة، ١٦١/١، الرقم: ٤٠٨، وفي كتاب: الأذان، باب: الخشوع في الصلاة، ٢٥٩/١، الرقم: ٧٠٨، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: الأمر بتحسين الصلاة وإتمامها والخشوع فيها، ٢٥٩/١، الرقم: ٤٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٠٣/٢، ٣٦٥، ٣٧٥، الرقم: ٨٠١١، ٨٧٥٦، ٨٨٦٤.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم یہی دیکھتے ہو کہ میرا منہ ادھر ہے؟ اﷲ کی قسم! مجھ سے تمہارے (دلوں کی حالت اور ان کا) خشوع و خضوع پوشیدہ ہے نہ تمہارے (ظاہر کی حالت کے) رکوع۔ میں تمہیں اپنی پشت پیچھے سے بھی (اسی طرح) دیکھتا ہوں (جس طرح اپنے سامنے سے دیکھتا ہوں)۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ: يَا فُلَانُ، أَلَا تُحْسِنُ صَلَاتَكَ؟ أَلَا يَنْظُرُ الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّى كَيْفَ يُصَلِّي؟ فَإِنَّمَا يُصَلِّي لِنَفْسِهِ. إِنِّي، وَاللهِ، لَأُبْصِرُ مِنْ وَرَائِي كَمَا أُبْصِرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک روز ہمیں جماعت کرانے کے بعد رخ پھیرا، پھر (ایک شخص کی طرف متوجہ ہوکر) فرمایا: اے شخص! تم نے نماز اچھی طرح کیوں نہیں ادا کی؟ کیا نمازی نماز ادا کرتے وقت یہ غور نہیں کرتا کہ وہ کس طرح نماز پڑھ رہا ہے؟ وہ محض اپنے لئے نماز پڑھتا ہے۔ خدا کی قسم! میں تمہیں اپنی پشت پیچھے بھی ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسا کہ سامنے سے دیکھتا ہوں۔“ اس حدیث کو امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيْلَ، وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ، وَاصْطَفَى مِنْ

٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: الأمر بتحسين الصلاة وإتمامها والخشوع فيها، ١/٣١٩، الرقم: ٤٢٣، والنسائي في السنن، كتاب: الإمامة، باب: الركوع دون الصف، ٢/١١٨، الرقم: ٨٧٢، وفي السنن الكبرى، ١/٣٠٣، الرقم: ٩٤٤، وأبو عوانة في المسند، ٢/١٠٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٢٩٠، الرقم: ٣٣٩٨.

٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: فضل نسب النبي ﷺ، ٤/١٧٨٢، الرقم: ٢٢٧٦، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ: باب: ما جاء في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٣، الرقم: ٣٦٠٥، وابن حبان في الصحيح، ١٤/١٣٥،—

www.MinhajBooks.com منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ، وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

”حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اولادِ اسماعیل علیہ السلام سے بنی کنانہ کو منتخب کیا اور اولادِ کنانہ میں سے قریش کو منتخب کیا اور قریش میں سے بنی ہاشم کو منتخب کیا اور بنی ہاشم میں سے مجھے شرفِ انتخاب بخشا۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٩. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَنْتَظِرُوْنَهُ قَالَ: فَخَرَجَ حَتّٰى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ فَسَمِعَ حَدِيْثَهُمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَجَباً: إِنَّ اللهَ عزوجل اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهِ خَلِيْلًا اتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا وَقَالَ اٰخَرُ: مَاذَا بِأَعْجَبَ مِنْ كَلَامِ مُوْسَى كَلَّمَهُ تَكْلِيْماً وَقَالَ آخَرُ: فَعِيْسَى كَلِمَةُ اللهِ وَرُوْحُهُ وَقَالَ آخَرُ آدَمُ اصْطَفَاهُ اللهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَمُوْسَى نَجِيُّ اللهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَعِيْسَى رُوْحُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ أَلَا وَأَنَا حَبِيْبُ اللهِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا اَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حِلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللهُ لِي فَيُدْخِلُنِيْهَا وَمَعِي فُقَرَآءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ وَلَا فَخْرَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

الرقم: ٦٢٤٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٠٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١٧، الرقم: ٣١٧٣١، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٤٦٩، الرقم: ٧٤٨٥۔

٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٧، الرقم: ٣٦١٦، والدارمي في السنن، ١/٣٩، الرقم: ٤٧، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٥٦١۔

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور نبی اکرم ﷺ کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں آپ ﷺ تشریف لائے۔ جب آپ ﷺ قریب پہنچے تو اِن صحابہ کو کچھ گفتگو کرتے ہوئے سنا۔ ان میں سے بعض نے کہا! تعجب کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا۔ دوسرے نے کہا یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے سے زیادہ تعجب خیز تو نہیں۔ ایک نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں، کسی نے کہا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو چن لیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے۔ سلام کیا اور فرمایا: میں نے تمہاری گفتگو اور تمہارا تعجب کرنا سنا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں۔ بے شک وہ اسی طرح ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نجی اللہ ہیں۔ بے شک وہ اسی طرح ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ ہیں اور کلمۃ اللہ ہیں۔ واقعی وہ اسی طرح ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا۔ وہ بھی یقیناً اسی طرح ہیں۔ مگر سنو! اچھی طرح آگاہ ہو جاؤ کہ (میری شان یہ ہے) میں اللہ کا حبیب ہوں اور (اس پر) مجھے کوئی فخر نہیں۔ میں قیامت کے دن (اللہ تعالیٰ کی) حمد کا جھنڈا اٹھانے والا ہوں اور مجھے کوئی فخر نہیں اور قیامت کے دن سب سے پہلے شفاعت کرنے والا میں ہوں گا اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی اور مجھے کوئی فخر نہیں۔ سب سے پہلے جنت کا کنڈا کھٹکھٹانے والا بھی میں ہوں گا۔ اللہ تعالیٰ میرے لئے اسے کھول دے گا اور مجھے اس میں داخل فرما دے گا۔ میرے ساتھ فقیر و غریب مؤمن ہوںگے اور مجھے کوئی فخر نہیں۔ میں اولین و آخرین میں سب سے زیادہ مکرم و معزز ہوں۔ لیکن مجھے کوئی فخر نہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

١٠. عَنِ الْعَبَّاسِ رضی الله عنه أَنَّهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَكَأَنَّهُ سَمِعَ شَيْئًا فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنبَرِ فَقَالَ: مَنْ أَنَا؟ قَالُوْا: أَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ عَلَيْکَ السَّلَامُ. قَالَ: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ. إِنَّ اللهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً: ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ

١٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٤، الرقم: ٣٦٠٨، وفي كتاب: الدعوات، باب: ما جاء في عقد التسبيح باليد، ٥/٥٤٣، الرقم: ٣٥٣٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٢٠، الرقم: ١٧٨٨، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤١، الرقم: ٩٥۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

قَبِيلَةً. ثُمَّ جعلَهُمْ بُيُوتًا فَجعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا. فَأَنَا خَيْرُهُمْ بَيْتًا وَخَيْرُهُمْ نَفْسًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

”حضرت عباس (بن عبد المطلب) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے گویا کہ انہوں نے کوئی بات (لوگوں کی چہ میگوئی) سنی تھی۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: میں کون ہوں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آپ پر سلام ہو۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے ان میں سے بہترین میں رکھا۔ پھر ان کے دو گروہ بنائے تو مجھے بہترین گروہ میں رکھا۔ پھر ان کے خاندان بنائے تو مجھے ان میں سے بہترین خاندان میں رکھا۔ پھر ان کے مکانوں کی درجہ بندی کی تو مجھے بہتر مکان والا بنایا۔ سو میں مکان کے لحاظ سے بھی سب سے بہتر ہوں اور ذات کے لحاظ سے بھی۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

١١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الظُّهْرَ وَفِي مُؤَخَّرِ الصُّفُوْفِ رَجُلٌ، فَأَسَاءَ الصَّلَاةَ. فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاهُ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: يَا فُلَانُ، أَلَا تَتَّقِي اللهَ؟ أَلَا تَرَى كَيْفَ تُصَلِّي؟ إِنَّكُمْ تَرَوْنَ أَنَّهُ يَخْفَى عَلَيَّ شَيْءٌ مِمَّا تَصْنَعُوْنَ؟ وَاللهِ، إِنِّي لَأَرَى مِنْ خَلْفِي كَمَا أَرَى مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: ایک مرتبہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں نماز ظہر پڑھائی اور آخری صفوں میں ایک شخص تھا جس نے اپنی نماز خراب کر لی۔ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام پھیرا تو اسے پکارا: اے فلاں! کیا تو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا؟ کیا تو نہیں دیکھتا کہ تو کس طرح نماز پڑھ رہا ہے؟ تم یہ سمجھتے ہو جو تم کرتے ہو اس میں سے مجھ پر کچھ پوشیدہ رہ جاتا ہے؟ اللہ کی قسم! میں اپنی پشت پیچھے بھی اسی طرح دیکھتا ہوں جس طرح اپنے سامنے دیکھتا ہوں۔“

اس حدیث کو امام احمد اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

١١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٤٩، الرقم: ٩٧٩٥، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٣٣٢، الرقم: ٦٦٤، والعسقلاني في فتح الباری، ٢/٢٢٦۔

١٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ فَأُكْسَى حُلَّةً مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ. ثُمَّ أَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ؛ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقُوْمُ ذٰلِکَ الْمَقَامَ غَيْرِي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلا شخص میں ہوں جس کی زمین (قبر) شق ہوگی اور پھر مجھے ہی جنت کے جوڑوں میں سے ایک جوڑا پہنایا جائے گا۔ پھر میں عرش کی دائیں جانب کھڑا ہوں گا۔ اس مقام پر مخلوقات میں سے میرے سوا کوئی نہیں کھڑا ہو گا۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ابو عیسیٰ بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِي أُفٍّ قَطُّ وَمَا قَالَ لِشَيْئٍ صَنَعْتُهُ: لِمَ صَنَعْتَهُ؟ وَلَا لِشَيْئٍ تَرَكْتُهُ: لِمَ تَرَكْتَهُ؟ وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا. وَلَا مَسَسْتُ خَزًّا قَطُّ وَلَا حَرِيْرًا وَلَا شَيْئًا كَانَ أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. وَلَا شَمَمْتُ مِسْكًا قَطُّ وَلَا عِطْرًا كَانَ أَطْيَبَ مِنْ عَرَقِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ مُخْتَصَرًا وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ. قَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

١٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب: في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٥، الرقم: ٣٦١١، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٩٢/٧، والمناوي في فيض القدير، ٤١/٣۔

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأدب، باب: حسن الخلق والسخاء وما يكره ما البخل، ٥/٢٢٤٥، الرقم: ٥٦٩١، والترمذي في السنن، كتاب: البر والصلة، باب: ما جاء في خلق النبي ﷺ، ٤/٣٦٨، الرقم: ٢٠١٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٦٥، الرقم: ١٣١٨٢٣، وعبد بن حميد في المسند، ١/٤٠٢، الرقم: ١٣٦١، ١٣٦٣۔

”حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دس سال حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت کی، آپ نے مجھے کبھی اُف تک بھی نہیں فرمایا۔ کسی کام کرنے میں یہ نہیں فرمایا کہ کیوں کیا، اور نہ کرنے پر یہ نہیں فرمایا کہ کیوں نہیں کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ خوش خلق تھے، میں نے خَزّ (اُون اور ریشم سے مخلوط کپڑا) اور خالص ریشمی کپڑے کو بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے دست مبارک سے زیادہ نرم و ملائم نہیں پایا۔ میں نے مشک اور عطر کو بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے پسینہ مبارکہ سے زیادہ خوشبودار نہیں پایا۔“

اس حدیث کو امام بخاری نے مختصراً اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے، اور امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲. قَالَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ: وَمَنْ رَاهُ بَدِيْهَةً هَابَهُ وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ يَقُوْلُ نَاعِتُهُ: لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کو جو اچانک دیکھتا مرعوب ہوجاتا، جو جان پہچان کر میل جول کرتا وہ آپ ﷺ کا گرویدہ ہوجاتا۔ الغرض آپ ﷺ کا حلیہ بیان کرنے والا یہی کہہ سکتا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ جیسا حسین و جمیل نہ پہلے دیکھا اور نہ ہی آپ ﷺ کے بعد کوئی آپ ﷺ جیسا دکھائی دیا۔“

۳. قال الإمام القسطلاني في المواهب: إعلم أن من تمام الإيمان به ﷺ الإيمان بأن الله تعالى جعل خلق بدنه الشريف على وجه لم يظهر قبله ولا بعده خلق آدمي مثله.

”امام قسطلانی بیان کرتے ہیں: یہ بات جان لینی چاہیے کہ حضور نبی اکرم ﷺ پر ایمان کی تکمیل اس وقت ہوتی ہے کہ جب آپ ﷺ پر اس اعتقاد کے ساتھ ایمان لایا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے بدن مبارک کو اس طرح بنایا کہ آپ ﷺ سے پہلے اور آپ ﷺ کے بعد کسی انسان کو آپ ﷺ کی مثل نہیں بنایا۔“

۲: أخرجه ابن قيّم الجوزية في جلاء الأفهام في الصلاة والسلام على خير الأنام: ۹۴۔

۳: قسطلاني في المواهِب اللّدنّية بِالمنحِ المحمّديّة، ۲ / ۵۔

٤. قال الإمام القسطلاني: إن الله تعالى ذكره في القرآن عضواً عضواً، فقلبه بقوله: ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی﴾ [النجم، ٥٣: ١١]. وقوله: ﴿نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ o عَلٰی قَلْبِکَ لِتَکُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ o﴾ [الشعراء، ٢٦: ١٩٣، ١٩٤]، ولسانه بقوله: ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی o﴾ [النجم، ٥٣: ٣]، وقوله: ﴿فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِکَ﴾ [مريم، ١٩: ٩٧]. وبصره بقوله: ﴿مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی o﴾ [النجم، ٥٣: ١٧]، ووجهه بقوله: ﴿قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِکَ فِی السَّمَآءِ﴾ [البقرة، ٢: ١٤٤]، ويده وعنقه بقوله: ﴿وَلَا تَجْعَلْ يَدَکَ مَغْلُوْلَةً اِلٰی عُنُقِکَ﴾ [الإسراء، ١٧: ٢٩]، وظهره وصدره بقوله: ﴿اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ o وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ o الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَکَ o﴾ [الإنشراح، ٩٤: ١-٣].

’’امام قسطلانی رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کی خصوصیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں آپ کے ایک ایک عضو مبارک کا ذکر فرمایا ہے۔ قلب مبارک کا یوں ذکر فرمایا: ﴿(اُن کے) دل نے اُس کے خلاف نہیں جانا جو (اُن کی) آنکھوں نے دیکھاo﴾ نیز فرمایا: ﴿اسے روح الامین (جبرائیل علیہ السلام) لے کر اترا ہےo آپ کے قلبِ (انور) پر تاکہ آپ (نافرمانوں کو) ڈر سنانے والوں میں سے ہو جائیںo﴾، زبان اقدس کا ذکر یوں فرمایا: ﴿اور وہ (اپنی) خواہش سے کلام نہیں کرتےo﴾ نیز فرمایا: ﴿سو بے شک ہم نے اس (قرآن) کو آپ کی زبان میں ہی آسان کردیا ہے۔﴾، اور آپ ﷺ کی نگاہ مبارک کا ذکر یوں فرمایا: ﴿اُن کی آنکھ نہ کسی اور طرف مائل ہوئی اور نہ حد سے بڑھی (جس کو تکنا تھا اسی پر جمی رہی)o﴾، چہرہ انور کا ذکر یوں فرمایا: ﴿(اے حبیب!) ہم بار بار آپ کے رُخِ انور کا آسمان کی طرف پلٹنا دیکھ رہے ہیں۔﴾، اور آپ ﷺ کے دست اقدس اور گردن مبارک کا ذکر یوں فرمایا: ﴿اور نہ اپنا ہاتھ اپنی گردن سے باندھا ہوا رکھو۔﴾، پشت مبارک اور سینہ مطہرہ کا ذکر یوں ہوا: ﴿کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ (انوارِ علم و حکمت اور معرفت کے لیے) کشادہ نہیں فرما دیاo اور ہم نے آپ کا (غمِ امت کا وہ) بار آپ سے اتار دیاo جو آپ کی پشتِ (مبارک) پر گراں ہو رہا تھاo﴾۔‘‘

٤: قسطلاني في المواهب اللّدنّيّة بالمنح المحمّديّة، ٢/ ٢٧٢۔

٥. قال الإمام القسطلاني رَحِمَهُ الله: فلا مرية أن آيات نبينا ﷺ ومعجزاته أظهر وأبهر وأكثر وأبقى وأقوى، ومنصبه أعلى ودولته أعظم وأوفر وذاته أفضل وأظهر، وخصوصياته على جميع الأنبياء أشهر من أن تذكر، فدرجته أرفع من درجات جميع المرسلين، وذاته أزكى وأفضل من سائر المخلوقين.

’’امام قسطلانی بیان کرتے ہیں کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے نبی اکرم ﷺ کی نشانیاں اور معجزات سب سے زیادہ ظاہر، تعداد میں سب سے بڑھ کر، زیادہ باقی رہنے والے اور مضبوط تر ہیں۔ آپ ﷺ کا منصب اعلیٰ، حکومت سب سے بڑی اور وسیع ہے۔ آپ ﷺ کی ذات افضل واظہر ہے اور تمام انبیاء کرام کے مقابلے میں آپ ﷺ کی خصوصیات اس قدر مشہور ہیں کہ وہ ذکر کی محتاج نہیں۔ آپ ﷺ کا درجہ دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کے درجات سے بلند اور آپ ﷺ کی ذات تمام مخلوق میں سب سے زیادہ پاکیزہ اور افضل ہے۔‘‘

٥: قسطلاني في المواهِب اللّدنّيّة بِالْمنحِ الْمحمّديّة، ٢/ ٤٠٠۔

www.MinhajBooks.com

فَصْلٌ فِي مَنْزِلَةِ عِلْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَعْرِفَتِهِ

حضور نبی اکرم ﷺ کی شانِ علم اور معرفت کا بیان

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. وَمَا كَانَ اللهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ فَاٰمِنُوْا بِاللهِ وَرُسُلِهٖ ج وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَ تَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ○ (آل عمران، ٣: ١٧٩)

’’اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ (اے عامۃ الناس) تمہیں غیب پر مطلع فرما دے لیکن اللہ اپنے رسولوں سے جسے چاہے (غیب کے علم کیلئے) چن لیتا ہے۔ سوتم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور اگر تم ایمان لے آؤ اور تقویٰ اختیار کرو تو تمہارے لیے بڑا ثواب ہے○‘‘

٢. وَ اَنْزَلَ اللهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ط وَكَانَ فَضْلُ اللهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ○ (النساء، ٤: ١١٣)

’’اور اس نے آپ کو وہ سب علم عطا کر دیا ہے جو آپ نہیں جانتے تھے اور آپ پر اللہ کا بہت بڑا فضل ہے○‘‘

٣. يٰۤاَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ط قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ○ (المائدة، ٥: ١٥)

’’اے اہلِ کتاب! بے شک تمہارے پاس ہمارے (یہ) رسول (ﷺ) تشریف لائے ہیں جو تمہارے لئے بہت سی ایسی باتیں (واضح طور پر) ظاہر فرماتے ہیں جو تم کتاب میں سے چھپائے رکھتے تھے اور (تمہاری) بہت سی باتوں سے درگزر (بھی) فرماتے ہیں۔ بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور (یعنی حضرت محمد ﷺ) آ گیا ہے اور ایک روشن کتاب (یعنی قرآن مجید)○‘‘

٤. اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي

التَّوْرٰاةِ وَالْاِنْجِيْلِ. (الأعراف، ٧: ١٥٧، ١٥٨)

’’(یہ وہ لوگ ہیں) جو اس رسول (ﷺ) کی پیروی کرتے ہیں جو امی (لقب) نبی ہیں (یعنی دنیا میں کسی شخص سے پڑھے بغیر منجانب اللہ لوگوں کو اخبارِ غیب اور معاش و معاد کے علوم و معارف بتاتے ہیں) جن (کے اوصاف و کمالات) کو وہ لوگ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔‘‘

٥. ذٰلِکَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْکَ ج وَ مَا کُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْا اَمْرَهُمْ وَ هُمْ يَمْکُرُوْنَ o (یوسف، ١٢: ١٠٢)

’’اے حبیبِ مکرم یہ (قصّہ) غیب کی خبروں میں سے ہے جسے ہم آپ کی طرف وحی فرما رہے ہیں اور آپ (کوئی) ان کے پاس موجود نہ تھے جب وہ (برادرانِ یوسف) اپنی سازشی تدبیر پر جمع ہو رہے تھے اور وہ مکر و فریب کر رہے تھےo‘‘

٦. وَمَا کُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهِ مِنْ کِتٰبٍ وَّ لَا تَخُطُّهُ بِيَمِيْنِکَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ o (العنکبوت، ٢٩: ٤٨)

’’اور (اے حبیب) اس سے پہلے آپ کوئی کتاب نہیں پڑھا کرتے تھے اور نہ ہی آپ اسے اپنے ہاتھ سے لکھتے تھے ورنہ اہلِ باطل اسی وقت ضرور شک میں پڑ جاتےo‘‘

٧. عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰی غَيْبِهِ اَحَدًا o اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهُ يَسْلُکُ مِنْم بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا o (الجن، ٧٢: ٢٦، ٢٧)

’’(وہ) غیب کا جاننے والا ہے، پس وہ اپنے غیب پر کسی (عام شخص) کو مطلع نہیں فرماتاo سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے (اُنہی کو مطلع علی الغیب کرتا ہے کیونکہ یہ خاصۂ نبوت اور معجزۂ رسالت ہے)، تو بیشک وہ اس (رسول ﷺ) کے آگے اور پیچھے (علمِ غیب کی حفاظت کے لئے) نگہبان مقرر فرما دیتا ہےo‘‘

٨. وَ مَا هُوَ عَلَی الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ o (التکویر، ٨١: ٢٤)

’’اور وہ (نبی اکرم ﷺ) غیب (کے بتانے) پر بالکل بخیل نہیں ہیں (مالکِ عرش نے ان کے

لئے کوئی کمی نہیں چھوڑی)o‘‘

٩. اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَo (ألم نشرح، ٩٤: ١-٨)

’’کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ (انوارِ علم و حکمت اور معرفت کے لئے) کشادہ نہیں فرما دیا o‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ، فَصَلَّى الظُّهْرَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَذَكَرَ السَّاعَةَ، وَذَكَرَ أَنَّ بَيْنَ يَدَيْهَا أُمُوْرًا عِظَامًا، ثُمَّ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْ عَنْهُ: فَوَاللهِ، لَا تَسْأَلُوْنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هَذَا، قَالَ أَنَسٌ: فَأَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ، وَأَكْثَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ يَقُوْلَ: سَلُوْنِي. فَقَالَ أَنَسٌ: فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: أَيْنَ مَدْخَلِي يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: النَّارُ. فَقَامَ عَبْدُ اللهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ: مَنْ أَبِي يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: أَبُوْکَ حُذَافَةُ. قَالَ: ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُوْلَ: سَلُوْنِي، سَلُوْنِي. فَبَرَکَ عُمَرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: رَضِيْنَا بِاللهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا،

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: ما يكره من كثرة السؤال وتكلف ما لا يعنيه، ٦/٢٦٦٠، الرقم: ٦٨٦٤، وفي كتاب: مواقيت الصلاة، باب: وقت الظهر عند الزوال، ١/٢٠٠، الرقم: ٢٠٠١، ٢٢٧٨، وفي كتاب: العلم، باب: حسن برك على ركبتيه عند الإمام أو المحدث، ١/٤٧، الرقم: ٩٣، وفي الأدب المفرد، ١: ٤٠٤، الرقم: ١١٨٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: توقيره ﷺ وترك إكثار سؤال عما لا ضرورة إليه، ٤/١٨٣٢، الرقم: ٢٣٥٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٦٢، الرقم: ١٢٦٨١، وأبو يعلى في المسند، ٦/٢٨٦، الرقم: ٣٢٠١، وابن حبان في الصحيح، ١/٣٠٩، الرقم: ١٠٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/٧٢، الرقم: ٩١٥٥، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/١٠٦.

وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُوْلاً. قَالَ: فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حِيْنَ قَالَ عُمَرُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ آنِفًا فِي عُرْضِ هَذَا الْحَائِطِ، وَأَنَا أُصَلِّي، فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وذكر الإمام ابن كثير في قوله تعالى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ [المائدة، ٥: ١٠١]، عَنِ السَّدِّيِّ أَنَّهُ قَالَ: غَضِبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا مِنَ الْأَيَّامِ فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ: سَلُوْنِي فَإِنَّكُمْ لَا تَسْأَلُوْنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُكُمْ بِهِ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي سَهْمٍ يُقَالُ لَهُ: عَبْدُ اللهِ بْنُ حُذَافَةَ وَكَانَ يُطْعَنُ فِيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ أَبِي؟ فَقَالَ: أَبُوْكَ فُلَانٌ فَدَعَاهُ لِأَبِيْهِ فَقَامَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی الله عنہ فَقَبَّلَ رِجْلَهُ وَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، رَضِيْنَا بِاللهِ رَبًّا وَبِكَ نَبِيًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِالْقُرْآنِ إِمَامًا فَاعْفُ عَنَّا عَفَا اللهُ عَنْكَ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتَّى رَضِيَ ......الحديث.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آفتاب ڈھلا تو حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور ظہر کی نماز پڑھائی پھر سلام پھیرنے کے بعد آپ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور قیامت کا ذکر کیا اور پھر فرمایا: اس (قیامت) سے پہلے بڑے بڑے واقعات و حادثات ہیں، پھر فرمایا: جو شخص کسی بھی نوعیت کی کوئی بات پوچھنا چاہتا ہے تو وہ پوچھے، خدا کی قسم! میں جب تک یہاں کھڑا ہوں تم جو بھی پوچھو گے اس کا جواب دوں گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے زار وقطار رونا شروع کر دیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ جلال کے سبب بار بار یہ اعلان فرما رہے تھے کہ کوئی سوال کرو، مجھ سے (جو چاہو) پوچھ لو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! میرا ٹھکانہ کہاں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دوزخ میں۔ پھر حضرت عبد اللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا باپ حذافہ ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ بار بار فرماتے رہے مجھ سے سوال کرو مجھ سے سوال کرو، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عرض گذار ہوئے۔ ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے

رسول ہونے پر راضی ہیں (اور ہمیں کچھ نہیں پوچھنا)۔ راوی کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ گذارش کی تو حضور نبی اکرم ﷺ خاموش ہو گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! ابھی ابھی اس دیوار کے سامنے مجھ پر جنت اور دوزخ پیش کی گئیں جبکہ میں نماز پڑھ رہا تھا تو آج کی طرح میں نے خیر اور شر کو کبھی نہیں دیکھا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

’’حافظ ابن کثیر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿اے ایمان والو! تم ایسی چیزوں کی نسبت سوال مت کیا کرو (جن پر قرآن خاموش ہو) کہ اگر وہ تمہارے لئے ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں مشقت میں ڈال دیں (اور تمہیں بری لگیں)﴾ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ امام سدی سے مروی ہے کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ (کسی بات پر خفا ہو کر) جلال میں آ گئے اور آپ ﷺ خطاب کے لئے قیام فرما ہوئے اور فرمایا: مجھ سے پوچھو! پس تم مجھ سے جس چیز کے بارے میں بھی پوچھو گے میں تمہیں (اِسی جگہ) اس کے بارے میں بتاؤں گا۔ بنوسُہم میں سے قبیلہ قریش کے ایک آدمی جنہیں عبد اللہ بن حذافہ کہا جاتا تھا اور جن کے نسب میں طعن زنی کی جاتی تھی (یعنی لوگ ان کے نسب میں شک کرتے تھے)، کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا باپ فلاں (حذافہ) شخص ہے۔ آپ ﷺ نے انہیں (ان کے اپنے) باپ کے نام کے ساتھ پکارا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ کے قدم مبارک چوم کر عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، آپ کے نبی ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور قرآن کے امام و راہنما ہونے پر راضی ہیں، ہمیں معاف فرما دیجئے۔ اللہ تعالیٰ آپ سے مزید راضی ہو گا۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلسل عرض کرتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ راضی ہو گئے۔‘‘

۲. عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَقَامًا. مَا تَرَکَ شَيْئًا يَکُوْنُ فِي مَقَامِهِ ذَلِکَ إِلَی قِيَامِ السَّاعَةِ، إِلَّا حَدَّثَ بِهِ. حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: القدر، باب: وكان أمر الله قدرًا مقدورًا، ٦/٢٤٣٥، الرقم: ٦٢٣٠، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفتن وأشراط الساعة، باب: إخبار النبي ﷺ في ما يكون إلى قيام الساعة، ٤/٢٢١٧، الرقم: ٢٨٩١، والترمذي مثله عن أبي سعيد الخدري رضی اللہ عنہ في السنن، كتاب: الفتن، باب: ما جاء أخبر النبي ﷺ أصحابه بما هو كائن إلى يوم القيامة، ٤/٤٨٣، الرقم: ٢١٩١، وأبو داود في السنن، كتاب: الفتن والملاحم، باب: ذكر الفتن ودلائلها، ٤/٩٤، الرقم: ٤٢٤٠۔

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمارے درمیان ایک مقام پر کھڑے ہوکر ہم سے خطاب فرمایا۔ آپ ﷺ نے اپنے اس دن کھڑے ہونے سے لے کر قیامت تک کی کوئی ایسی چیز نہ چھوڑی جس کو آپ ﷺ نے بیان نہ فرما دیا ہو۔ جس نے اسے یاد رکھا یاد رکھا اور جو اسے بھول گیا سو بھول گیا۔'' یہ حدیث متفق علیہ اور الفاظ مسلم کے ہیں۔

٣. عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَامَ فِيْنَا النَّبِيُّ ﷺ مَقَامًا، فَأَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتَّى دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ. حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک روز ہمارے درمیان قیام فرما ہوئے اور آپ ﷺ نے مخلوقات کی ابتدا سے لے کر جنتیوں کے جنت میں داخل ہو جانے اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخل ہو جانے تک ہمیں سب کچھ بتا دیا۔ جس نے اسے یاد رکھا سو یاد رکھا اور جو اسے بھول گیا سو بھول گیا۔'' اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَعَى زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ رضی اللہ عنہم لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ. فَقَالَ: أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيْبَ، ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأُصِيْبَ،

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: بدء الخلق، باب: ما جاء في قول الله تعالى وهو الذي يبدأ الخلق ثم يعيده وهو أهون عليه، ٣/١١٦٦، الرقم: ٣٠٢٠، وابن حجر العسقلاني في تغليق التعليق، ٣/٤٨٦، الرقم: ٣١٩٢۔

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: غزوة مؤته من أرض الشام، ٤/١٥٥٤، الرقم: ٤٠١٤، وفي كتاب: الجنائز، باب: الرجل ينعى إلى أهل الميت بنفسه، ١/٤٢٠، الرقم: ١١٨٩، وفي كتاب: الجهاد، باب: تمني الشهادة، ٣/١٠٣٠، الرقم: ٢٦٤٥، وفي باب: من تأمر في الحرب من غير إمرة إذا خاف العدو، ٣/١١١٥، الرقم: ٢٨٩٨، وفي كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣٢٨، الرقم: ٣٤٣١، وفي كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب خالد بن الوليد رضی اللہ عنہ، ٣/١٣٧٢، الرقم: ٣٥٤٧، ونحوه النسائي في السنن الكبرى، ٥/١٨٠، الرقم: ٨٦٠٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٠٤، الرقم: ١٧٥٠، والحاكم في المستدرك، ٣/٣٣٧، الرقم: ٥٢٩٥۔

ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتَّى أَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللهِ، حَتَّى فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت زید، حضرت جعفر اور حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہم کے شہید ہو جانے کے متعلق میدانِ جنگ سے خبر آنے سے پہلے ہی لوگوں کو بتا دیا تھا۔ آپ ﷺ نے (میدان جنگ سے سیکڑوں میل دور مدینہ میں) فرمایا: اب جھنڈا زید نے سنبھالا ہوا ہے لیکن وہ شہید ہوگئے۔ اب جعفر نے جھنڈا سنبھال لیا ہے اور وہ بھی شہید ہوگئے۔ اب ابن رواحہ نے جھنڈا سنبھالا ہے اور وہ بھی جامِ شہادت نوش کر گئے۔ یہ فرماتے ہوئے آپ ﷺ کی چشمانِ مبارک اشک بار تھیں۔ (پھر فرمایا:) یہاں تک کہ اب اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار (خالد بن ولید) نے جھنڈا سنبھال لیا ہے۔ اس کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ نے (مسلمانوں کو) کافروں پر فتح عطا فرمائی ہے۔''

اس حدیث کو امام بخاری، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۵. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ شَاةٌ فِيْهَا سُمٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اجْمَعُوْا إِلَيَّ مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ يَهُوْدَ فَجُمِعُوْا لَهُ فَقَالَ: إِنِّي سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْهُ؟ فَقَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ أَبُوْكُمْ؟ قَالُوْا: فُلَانٌ. فَقَالَ: كَذَبْتُمْ بَلْ أَبُوْكُمْ فُلَانٌ. قَالُوْا: صَدَقْتَ. قَالَ: فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُ عَنْهُ؟ فَقَالُوْا: نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ، وَإِنْ كَذَبْنَا عَرَفْتَ كَذِبَنَا كَمَا عَرَفْتَهُ فِي أَبِيْنَا فَقَالَ لَهُمْ: مَنْ أَهْلُ النَّارِ؟ قَالُوْا: نَكُوْنُ فِيْهَا يَسِيْرًا ثُمَّ تَخْلُفُوْنَا فِيْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اخْسَئُوْا فِيْهَا وَاللهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِيْهَا أَبَدًا

۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجزية، باب: إذا غدر المشركون بالمسلمين هل يعفى عنهم، ۳/۱۱۵٦، الرقم: ۲۹۹۸، وأيضًا في كتاب: الطب، باب: ما يذكر في سم النبي ﷺ، ۵/۲۱۷۸، وأبو داود في السنن، كتاب: الديات، باب: فيمن سقى رجلا سما أو أطعمه فمات أيقاد منه، ۴/۱۷۴، الرقم: ۴۵۱۲، وابن أبي شيبة في المصنف، ۵/۴۱، الرقم: ۲۳۵۲۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۴۵۱، الرقم: ۹۸۲٦، والدارمي في السنن، ۱/۴۷، الرقم: ٦۹۔

ثُمَّ قَالَ: هَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ؟ فَقَالُوْا: نَعَمْ، يَا أَبَا الْقَاسِمِ، قَالَ: هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هَذِهِ الشَّاةِ سُمًّا؟ قَالُوْا: نَعَمْ. قَالَ: مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ قَالُوْا: أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا نَسْتَرِيْحُ وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب خیبر فتح ہوا تو بارگاہِ نبوت میں بھنا ہوا بکری کا گوشت (یہود کی جانب سے) بطور ہدیہ پیش کیا گیا، جس میں زہر ملایا گیا تھا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جتنے یہودی یہاں موجود ہیں انہیں میرے پاس بلاؤ۔ انہیں بلایا گیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: میں تم سے ایک بات دریافت کرنا چاہتا ہوں، کیا تم صحیح جواب دو گے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا: تمہارا جد اعلیٰ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ فلاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم جھوٹ بول رہے ہو، تمہارے جد اعلیٰ کا نام تو فلاں ہے۔ وہ کہنے لگے: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر میں تم سے کوئی بات پوچھوں تو کیا تم صحیح جواب دو گے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں اے ابو القاسم! اگر ہم نے غلط بیانی سے بھی کام لیا تو آپ (علم غیب کے حامل ہونے کی وجہ سے) ہمارے جھوٹ سے اسی طرح آگاہ ہو جائیں گے جیسے ہمارے جد اعلیٰ کے بارے میں آپ کو معلوم ہوگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جہنمی کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: تھوڑے سے دن تو ہم دوزخ میں رہیں گے اور پھر ہمارے بعد آپ (یعنی مسلمان) اس میں رہیں گے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (ہمیشہ) تم لوگ ہی اس میں ذلت اٹھاتے رہو گے۔ اور خدا کی قسم! ہم (اہل اسلام) تو کبھی بھی اس میں تمہارے جانشین نہیں بنیں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر میں تم سے کوئی بات پوچھوں تو سچ سچ بتا دو گے؟ وہ کہنے لگے: جی ہاں اے ابو القاسم! تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا: کیا تم نے بکری کے اس گوشت میں زہر ملایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہیں اس بات پر کس چیز نے ابھارا؟ انہوں نے جواب دیا کہ اس سے ہم نے یہ ارادہ کیا کہ اگر آپ جھوٹے ہیں تو ہماری آپ سے گلوخلاصی ہو جائے گی اور اگر آپ سچے نبی ہیں تو زہر آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، ابو داود، درامی، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْحِجْرِ، وَقُرَيْشٌ تَسْأَلُنِي عَنْ مَسْرَايَ، فَسَأَلَتْنِي عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ أُثْبِتْهَا، فَكُرِبْتُ كُرْبَةً مَا كُرِبْتُ مِثْلَهُ قَطُّ، قَالَ: فَرَفَعَهُ اللهُ لِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ. مَا يَسْأَلُوْنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُهُمْ بِهِ. وَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، فَإِذَا مُوْسَى علیه السلام قَائِمٌ يُصَلِّي، فَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ. وَإِذَا عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ علیه السلام قَائِمٌ يُصَلِّي، أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِيُّ. وَإِذَا إِبْرَاهِيْمُ علیه السلام قَائِمٌ يُصَلِّي، أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ صَاحِبُكُمْ (يَعْنِي نَفْسَهُ) فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَأَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلَاةِ، قَالَ قَائِلٌ: يَا مُحَمَّدُ، هَذَا مَالِكٌ صَاحِبُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ. فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَبَدَأَنِي بِالسَّلَامِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُوْ عَوَانَةَ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں حطیمِ کعبہ میں موجود تھا اور قریش مجھ سے سفرِ معراج کے بارے میں سوالات کر رہے تھے۔ انہوں نے مجھ سے بیت المقدس کی کچھ چیزیں پوچھیں جنہیں میں نے (یاد داشت میں) محفوظ نہیں رکھا تھا جس کی وجہ سے میں اتنا پریشان ہوا کہ اس سے پہلے کبھی اتنا پریشان نہیں ہوا تھا، تب اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو اٹھا کر میرے سامنے رکھ دیا۔ وہ مجھ سے بیت المقدس کے متعلق جو بھی چیز پوچھتے میں (اسے دیکھ دیکھ کر) انہیں بتا دیتا اور (دورانِ سفرِ معراج) میں نے خود کو گروہِ انبیائے کرام علیہم السلام میں پایا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے مصروفِ صلاۃ تھے، اور وہ قبیلہ شنوءہ کے لوگوں کی طرح گھنگریالے بالوں والے تھے اور پھر (دیکھا کہ) حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کھڑے مصروفِ صلاۃ تھے اور عروہ بن مسعود ثقفی ان سے بہت مشابہ ہیں، اور پھر دیکھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے مصروفِ صلاۃ تھے اور تمہارے آقا (یعنی خود حضور نبی اکرم ﷺ) ان کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہ ہیں، پھر نماز کا وقت آیا، اور میں نے

٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: ذكر المسيح ابن مريم والمسيح الدجال، ١/١٥٦، الرقم: ١٧٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٥٥، الرقم: ١١٤٨٠، وأبو عوانة في المسند، ١/١١٦ الرقم: ٣٥٠، وأبو نعيم في المسند المستخرج، ١/٢٣٩، الرقم: ٤٣٣، والعسقلاني في فتح الباری، ٦/٤٨٧۔

ان سب انبیائے کرام علیہم السلام کی امامت کرائی۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو مجھے ایک کہنے والے نے کہا: یہ مالک ہیں جو جہنم کے داروغہ ہیں، انہیں سلام کیجئے۔ پس میں ان کی طرف متوجہ ہوا تو انہوں نے پہلے بڑھ کر مجھے سلام کیا۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم، نسائی اور ابوعوانہ نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ عَمْرِو بْنِ أَخْطَبَ رضی الله عنه قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم الْفَجْرَ. وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الظُّهْرُ. فَنَزَلَ فَصَلَّى. ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصْرُ. ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ. فَخَطَبَنَا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ. فَأَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ. قَالَ: فَأَعْلَمُنَا أَحْفَظُنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمازِ فجر میں ہماری امامت فرمائی اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور ہمیں خطاب فرمایا یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہوگیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیچے تشریف لے آئے، نماز پڑھائی بعد ازاں پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہمیں خطاب فرمایا حتی کہ عصر کا وقت ہو گیا پھر منبر سے نیچے تشریف لائے اور نماز پڑھائی پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہمیں خطاب فرمایا یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ہر اس بات کی خبر دے دی جو آج کے دن تک وقوع پذیر ہو چکی تھی اور جو قیامت تک ہونے والی تھی۔ حضرت عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم میں زیادہ جاننے والا وہی ہے جو سب سے زیادہ حافظہ والا تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ حُذَيْفَةَ رضی الله عنه أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى أَنْ

٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفتن وأشراط الساعة، باب: إخبار النبي صلی الله عليه وآله وسلم في ما يكون إلى قيام الساعة، ٤/٢٢١٧، الرقم: ٢٨٩٢، والترمذي في السنن، كتاب: الفتن عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: ما جاء ما أخبر النبي صلی الله عليه وآله وسلم أصحابه بما هو كائن إلى يوم القيامة، ٤/٤٨٣، الرقم: ٢١٩١، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٩، الرقم: ٦٦٣٨.

٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفتن وأشراط الساعة، باب: إخبار النبي صلی الله عليه وآله وسلم في ما يكون إلى قيام الساعة، ٤/٢٢١٧، الرقم: ٢٨٩١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٨٦، الرقم: ٢٣٣٢٩، والحاكم في المستدرك، ٤/٤٧٢، الرقم: ٨٣١١، والبزار في المسند، ٧/٢٢٢، الرقم: ٢٧٩٥، والطيالسي في المسند، ١/٥٨، الرقم: ٤٣٣، وابن منده في كتاب الإيمان، ٢/٩١٢، الرقم: ٩٩٦، وقال: إسناده صحيح، والمقرئ في السنن الواردة في الفتن، ٤/٨٨٩، الرقم: ٤٥٨.

تَقُوْمَ السَّاعَةُ. فَمَا مِنْهُ شَيْءٌ إِلاَّ قَدْ سَأَلْتُهُ، إِلاَّ أَنِّي لَمْ أَسْأَلْهُ مَا يُخْرِجُ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے قیامت تک رونما ہونے والی ہر ایک بات بتا دی اور کوئی ایسی بات نہ رہی جسے میں نے آپ ﷺ سے پوچھا نہ ہو البتہ میں یہ نہ پوچھ سکا کہ اہلِ مدینہ کو کون سی چیز مدینہ سے نکالے گی۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٩. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ في رواية طويلة أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ شَاوَرَ، حِيْنَ بَلَغَهُ إِقْبَالُ أَبِي سُفْيَانَ. وَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُخِيْضَهَا الْبَحْرَ لَأَخَضْنَاهَا. وَلَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلَى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا. قَالَ: فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ النَّاسَ. فَانْطَلَقُوْا حَتَّى نَزَلُوْا بَدْرًا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هَذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ قَالَ: وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ، هَاهُنَا هَاهُنَا. قَالَ: فَمَا مَاطَ أَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کو ابوسفیان کے (قافلہ کی شام سے) آنے کی خبر پہنچی تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ فرمایا۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر آپ ہمیں سمندر میں گھوڑے ڈالنے کا حکم دیں تو ہم سمندر میں گھوڑے ڈال دیں گے۔ اگر آپ ہمیں برک غماد پہاڑ سے گھوڑوں کے سینے ٹکرانے کا حکم دیں تو ہم ایسا بھی کریں گے۔ تب حضور نبی اکرم ﷺ نے

٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة بدر، ٣/١٤٠٣، الرقم: ١٧٧٩، ونحوه في كتاب: الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب: عرض مقعد الميت من الجنة أو النار عليه وإثبات عذاب القبر والتعوذ منه، ٤/٢٢٠٢، الرقم: ٢٨٧٣، وأبو داود في السنن، كتاب: الجهاد، باب: في الأسير ينال منه ويضرب ويقرن، ٣/٥٨، الرقم: ٢٦٨١، والنسائي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: أرواح المؤمنين، ٤/١٠٨، الرقم: ٢٠٧٤، وفي السنن الكبرى، ١/٦٦٥، الرقم: ٢٢٠١.

لوگوں کو بلایا۔ لوگ (آپ ﷺ کی معیت میں) چلے یہاں تک کہ وادی بدر میں اُترے۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ فلاں کافر کے گرنے کی جگہ ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ زمین پر اس جگہ اور کبھی اس جگہ دستِ اقدس رکھتے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر (دوسرے دن) کوئی کافر حضور نبی اکرم ﷺ کی بتائی ہوئی جگہ سے ذرا برابر بھی ادھر ادھر نہیں مرا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

١٠. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَتَانِي رَبِّي فِي أَحْسَنِ صُوْرَةٍ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ. قَالَ: فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الأَعْلَى؟ قُلْتُ: رَبِّي لَا أَدْرِي. فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ، فَعَلِمْتُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرا رب میرے پاس نہایت اَحسن صورت میں آیا اور فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کیا: میرے رب! حاضر ہوں، بار بار حاضر ہوں۔ فرمایا: عالم بالا کے فرشتے کس بات پر جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: اے میرے رب! میں نہیں جانتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنا دستِ قدرت میرے کندھوں کے درمیان رکھا اور میں نے اپنے سینے میں اس کی ٹھنڈک محسوس کی اور میں وہ سب کچھ جان گیا جو مشرق و مغرب کے درمیان ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی، دارمی، احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن، باب: ومن سورة ص، ٥/٣٦٦-٣٦٨، الرقم: ٣٢٣٣-٣٢٣٥، والدارمي في السنن، كتاب: الرؤيا، باب: في رؤية الرب تعالى في النوم، ٢/١٧٠، الرقم: ٢١٤٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٦٨، الرقم: ٣٤٨٤، ٤/٦٦، ٥/٢٤٣، الرقم: ٢٢١٦٢،٢٣٢٥٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/٢٩٠، الرقم: ٨١١٧، ٢٠/١٠٩، الرقم: ٢١٦، ٦٩٠۔

فَصْلٌ فِي عَظَمَةِ النُّبُوَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ ﷺ

﴿نبوتِ محمدی ﷺ کی عظمت کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِo

(البقرة، ۲: ۱۱۹)

’’(اے محبوب مکرم!) بیشک ہم نے آپ کو حق کے ساتھ خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے، اور اہلِ دوزخ کے بارے میں آپ سے پرسش نہیں کی جائے گیo‘‘

۲. رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِکَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَيُزَکِّيْهِمْ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَکِيْمُo (البقرة، ۲: ۱۲۹)

’’اے ہمارے رب! ان میں انہی میں سے (وہ آخری اور برگزیدہ) رسول (ﷺ) مبعوث فرما جو ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے (کر دانائے راز بنا دے) اور ان (کے نفوس و قلوب) کو خوب پاک صاف کر دے، بیشک تو ہی غالب حکمت والا ہےo‘‘

۳. وَاِذْ اَخَذَ اللهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَةٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ط قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِيْ ط قَالُوْا اَقْرَرْنَا ط قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَo

(آل عمران، ۳: ۸۱)

’’اور (اے محبوب! وہ وقت یاد کریں) جب اللہ نے انبیاء سے پختہ عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کر دوں پھر تمہارے پاس وہ (سب پر عظمت والا رسول ﷺ) تشریف لائے جو ان کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہو جو تمہارے ساتھ ہوں گی تو ضرور بالضرور ان پر ایمان لاؤ گے اور ضرور بالضرور ان کی مدد کرو گے۔ فرمایا: کیا تم نے اقرار کیا اور اس (شرط) پر میرا بھاری عہد مضبوطی سے

تھام لیا؟ سب نے عرض کیا: ہم نے اقرار کر لیا۔ فرمایا: تم گواہ ہو جاؤ اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔‘‘

٤. لَقَدْ مَنَّ اللهُ عَلَی الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلاً مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ آيَاتِهٖ وَيُزَکِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَةَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍo (آل عمران، ٣: ١٦٤)

’’بے شک اللہ نے مسلمانوں پر بڑا احسان فرمایا کہ ان میں انہی میں سے (عظمت والا) رسول (ﷺ) بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ وہ لوگ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔‘‘

٥. فَکَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِکَ عَلٰی هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًاo (النساء، ٤: ٤١)

’’پھر اس دن کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور (اے حبیب) ہم آپ کو ان سب پر گواہ لائیں گے۔‘‘

٦. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اَطِيْعُوا اللهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِکَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلاًo (النساء، ٤: ٥٩)

’’اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو اوراپنے میں سے (اہلِ حق) صاحبانِ اَمر کی، پھر اگر کسی مسئلہ میں تم باہم اختلاف کرو تو اسے (حتمی فیصلہ کے لئے) اللہ اور رسول (ﷺ) کی طرف لوٹا دو اگر تم اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو، (تو) یہی (تمہارے حق میں) بہتر اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔‘‘

٧. وَلَوْلَا فَضْلُ اللهِ عَلَيْکَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْکَ ط وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّا اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَکَ مِنْ شَيْءٍ ط وَاَنْزَلَ اللهُ عَلَيْکَ الْکِتٰبَ

وَالْحِکْمَةَ وَ عَلَّمَکَ مَالَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ ط وَکَانَ فَضْلُ اللهِ عَلَيْکَ عَظِيْمًا○

(النساء، ۴: ۱۱۳)

’’اور (اے حبیب) اگر آپ پر اللہ کا فضل اور اسکی رحمت نہ ہوتی تو ان (دغابازوں) میں سے ایک گروہ یہ ارادہ کر چکا تھا کہ آپ کو بہکا دیں جبکہ وہ محض اپنے آپ کو ہی گمراہ کر رہے ہیں اور آپ کا تو کچھ بگاڑ ہی نہیں سکتے اور اللہ نے آپ پر کتاب اور حکمت نازل فرمائی ہے اور اس نے آپ کو وہ سب علم عطا کر دیا ہے جو آپ نہیں جانتے تھے اور آپ پر اللہ کا بہت بڑا فضل ہے○‘‘

۸. وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰی وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ط وَسَآءَتْ مَصِيْرًا○ (النساء، ۴: ۱۱۵)

’’اور جو شخص رسول (ﷺ) کی مخالفت کرے اس کے بعد کہ اس پر ہدایت کی راہ واضح ہو چکی اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ کی پیروی کرے تو ہم اسے اسی (گمراہی) کی طرف پھیرے رکھیں گے جدھر وہ (خود) پھر گیا ہے اور (بالآخر) اسے دوزخ میں ڈالیں گے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے○‘‘

۹. يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَ کُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَ اَنْزَلْنَا اِلَيْکُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا○

(النساء، ۴: ۱۷۴)

’’اے لوگو! بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے (ذاتِ محمدی ﷺ کی صورت میں ذاتِ حق جل مجدہٗ کی سب سے زیادہ مضبوط، کامل اور واضح) دلیلِ قاطع آ گئی ہے اور ہم نے تمہاری طرف (اسی کے ساتھ قرآن کی صورت میں) واضح اور روشن نور (بھی) اتار دیا ہے○‘‘

۱۰. يٰٓاَهْلَ الْکِتَابِ قَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَکُمْ کَثِيْرًا مِّمَّا کُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْکِتَابِ وَيَعْفُوْ عَنْ کَثِيْرٍ ط قَدْ جَآءَ کُمْ مِّنَ اللهِ نُوْرٌ وَّ کِتٰبٌ مُّبِيْنٌ○ (المائدة، ۵: ۱۵)

’’اے اہلِ کتاب! بے شک تمہارے پاس ہمارے (یہ) رسول (ﷺ) تشریف لائے ہیں جو تمہارے لئے بہت سی ایسی باتیں (واضح طور پر) ظاہر فرماتے ہیں جو تم کتاب میں سے چھپائے رکھتے تھے اور (تمہاری) بہت سی باتوں سے درگزر (بھی) فرماتے ہیں۔ بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور (یعنی حضرت محمد ﷺ) آ گیا ہے اور ایک روشن کتاب (یعنی قرآن مجید)○‘‘

١١. يٰاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْکَ مِنْ رَّبِّکَ ط وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ط وَاللهُ يَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ ط اِنَّ اللهَ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الْکٰفِرِيْنَo

(المائدة، ٥: ٦٧)

’’اے (برگزیدہ) رسول (ﷺ) جو کچھ آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے (وہ سارا لوگوں کو) پہنچا دیجئے اور اگر آپ نے (ایسا) نہ کیا تو آپ نے اس (رب) کا پیغام پہنچایا ہی نہیں اور اللہ (مخالف) لوگوں سے آپ (کی جان) کی (خود) حفاظت فرمائے گا۔ بے شک اللہ کافروں کو راہِ ہدایت نہیں دکھاتاo‘‘

١٢. اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰاةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْکَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ کَانَتْ عَلَيْهِمْ ط فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَo قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ اِلَيْکُمْ جَمِيْعًا نِالَّذِيْ لَهٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَکَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّکُمْ تَهْتَدُوْنَo (الأعراف، ٧: ١٥٧، ١٥٨)

’’(یہ وہ لوگ ہیں) جو اس رسول (ﷺ) کی پیروی کرتے ہیں جو امی (لقب) نبی ہیں (یعنی دنیا میں کسی شخص سے پڑھے بغیر منجانب اللہ لوگوں کو اخبارِ غیب اور معاش و معاد کے علوم و معارف بتاتے ہیں) جن (کے اوصاف و کمالات) کو وہ لوگ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، جو انہیں اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے منع فرماتے ہیں اور ان کے لئے پاکیزہ چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور ان پر پلید چیزوں کو حرام کرتے ہیں اور ان سے ان کے بارِگراں اور طوق (قیود) جو ان پر (نافرمانیوں کے باعث مسلط) تھے، ساقط فرماتے (اور انہیں نعمتِ آزادی سے بہرہ یاب کرتے) ہیں پس جو لوگ اس (برگزیدہ رسول ﷺ) پر ایمان لائیں گے اور ان کی تعظیم و توقیر کریں گے اور ان (کے دین) کی مدد و نصرت کریں گے اور اس نور (قرآن) کی پیروی کریں گے جو ان کے ساتھ اتارا گیا ہے،

وہی لوگ ہی فلاح پانے والے ہیںo آپ فرما دیں: اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول (بن کر آیا) ہوں جس کے لئے تمام آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی جلاتا اور مارتا ہے سو تم اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) پر ایمان لاؤ جو (شانِ اُمیت کا حامل) نبی ہے (یعنی اس نے اللہ کے سوا کسی سے کچھ نہیں پڑھا مگر جمیع خلق سے زیادہ جانتا ہے اور کفر و شرک کے معاشرے میں جوان ہوا مگر بطنِ مادر سے نکلے ہوئے بچے کی طرح معصوم اور پاکیزہ ہے) جو اللہ پر اور اس کے (سارے نازل کردہ) کلاموں پر ایمان رکھتا ہے اور تم انہی کی پیروی کرو تاکہ تم ہدایت پا سکوo‘‘

١٣. لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌo (التوبة، ٩: ١٢٨)

’’بے شک تمہارے پاس تم میں سے (ایک باعظمت) رسول تشریف لائے۔ تمہارا تکلیف و مشقت میں پڑنا ان پر سخت گراں (گزرتا) ہے۔ (اے لوگو!) وہ تمہارے لیے (بھلائی اور ہدایت کے) بڑے طالب و آرزومند رہتے ہیں (اور) مومنوں کے لئے نہایت (ہی) شفیق بے حد رحم فرمانے والے ہیںo‘‘

١٤. وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَo (الأنبياء، ٢١: ١٠٧)

’’اور (اے رسولِ محتشم) ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کرo‘‘

١٥. اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًاo (المزمل، ٧٣: ١٥)

’’بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے جو تم پر (اَحوال کا مشاہدہ فرما کر) گواہی دینے والا ہے، جیسا کہ ہم نے فرعون کی طرف ایک رسول کو بھیجا تھاo‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِي خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ: أَنَا

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: ما جاء في أسماء رسول الله،ــ

مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے پانچ نام ہیں: میں محمد اور احمد ہوں اور میں ماحی (مٹانے والا) ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے سے کفر کو محو کر دے گا اور میں حاشر ہوں کہ سب لوگ میری پیروی میں ہی (روزِ حشر) جمع کیے جائیں گے اور میں عاقب ہوں (یعنی سب سے آخر میں آنے والا ہوں)۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يُسَمِّي لَنَا نَفْسَهُ أَسْمَاءً. فَقَالَ: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ، وَالْمُقَفِّي، وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيحُ الإِسْنَادِ.

”حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے لئے اپنے کئی نام بیان کئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور مُقفّی (بعد میں آنے والا) اور حاشر ہوں اور نبی التوبہ اور نبی الرحمہ ہوں۔“

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

.... ٣/١٢٩٩، الرقم: ٣٣٣٩، وفي كتاب: التفسير، باب: تفسير سورة الصف، ٤/١٨٥٨، الرقم: ٤٦١٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب في أسمائه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ٤/١٨٢٨، الرقم: ٢٣٥٤، والترمذي في السنن، كتاب: الأدب، باب: ما جاء في أسماء النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ٥/١٣٥، الرقم: ٢٨٤٠، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٨٩، الرقم: ١١٥٩٠.

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: في أسمائه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ٤/١٨٢٨، الرقم: ٢٣٥٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١١، الرقم: ٣١٦٩٢-٣١٦٩٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٩٥، ٤٠٤، ٤٠٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤/٣٢٧، الرقم: ٤٣٣٨، ٤٤١٧، والحاكم في المستدرك، ٢/٦٥٩، الرقم: ٤١٨٥-٤١٨٦، وابن الجعد في المسند، ١/٤٧٩، الرقم: ٣٣٢٢.

www.MinhajBooks.com

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ. فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهِ وَيَعْجَبُوْنَ لَهُ وَيَقُوْلُوْنَ: هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ! قَالَ: فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری مثال گزشتہ انبیاے کرام کے مقابلے میں ایسی ہے، جیسے کسی نے ایک بہت خوبصورت مکان بنایا اور اس کو خوب آراستہ کیا، لیکن ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ آ کر اس مکان کو دیکھنے لگے اور تعجب کا اظہار کرتے ہوئے بولے: یہاں اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی! حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سو میں وہی اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں (میرے بعد نبوت ختم ہوگئی)۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤. عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رضی الله عنه يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيْلَ، وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ، وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اولادِ اسماعیل علیہ السلام سے بنی کنانہ کو اور اولاد کنانہ میں سے قریش کو اور قریش میں سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں سے مجھے شرفِ انتخاب بخشا اور پسندیدہ قرار دیا۔‘‘

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: خاتم النبيين ﷺ، ٣/١٣٠٠، الرقم: ٣٣٤١-٣٣٤٢، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: ذكر كونه ﷺ خاتم النبيين، ٤/١٧٩١، الرقم: ٢٢٨٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٩٨، الرقم: ٩١٥٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٣٦، الرقم: ١١٤٢٢، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٣١٥، الرقم: ٦٤٠٥۔

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: فضل نسب النبي ﷺ، ٤/١٧٨٢، الرقم: ٢٢٧٦، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: ما جاء في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٣، الرقم: ٣٦٠٥، وابن حبان في الصحيح، ١٤/١٣٥، الرقم: ٦٢٤٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٠٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/٣٦٥، الرقم: ١٢٨٥٢۔

اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ رضی الله عنه قَالَ: جَاءَ الْعَبَّاسُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم فَكَأَنَّهُ سَمِعَ شَيْئًا، فَقَامَ النَّبِيُّ صلی الله علیه وآله وسلم عَلَى الْمِنبَرِ فَقَالَ: مَنْ أَنَا؟ قَالُوْا: أَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم عَلَيْكَ السَّلَامُ. قَالَ: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ. إِنَّ اللهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً. ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً. ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ قَبِيْلَةً. ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوْتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا وَخَيْرِهِمْ نَسَبًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ اس وقت (کافروں سے کچھ ناشائستہ کلمات) سنکر (غصہ کی حالت میں تھے۔ پس واقعہ پر مطلع ہوکر) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: میں کون ہوں؟ صحابہ نے عرض کیا: آپ پر سلامتی ہو آپ رسولِ خدا ہیں۔ فرمایا: میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو مجھے بہترین خلق (یعنی انسانوں) میں پیدا کیا۔ پھر مخلوق کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا (یعنی عرب و عجم) تو مجھے بہترین طبقہ میں داخل کیا۔ پھر ان کے مختلف قبائل بنائے تو مجھے بہترین قبیلہ میں داخل فرمایا (یعنی قریش)۔ پھر ان کے گھرانے بنائے تو مجھے بہترین گھرانہ میں داخل کیا اور بہترین نسب والا بنایا (اس لئے میں ذاتی شرف اور حسب و نسب کے لحاظ سے تمام مخلوق سے افضل ہوں)۔'' اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔ اور ابو عیسیٰ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٦. عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: خَرَجَ أَبُوْ طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ، وَخَرَجَ

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، ٥/٥٤٣، الرقم: ٣٥٣٢، وفي كتاب: المناقب، باب: في فضل النبي صلی الله علیه وآله وسلم، ٥/٥٨٤، الرقم: ٣٦٠٧-٣٦٠٧٨، وأحمد بن حنبل في المسند ١/٢١٠، الرقم: ١٧٨٨، والبيهقي في دلائل النبوة، ١/١٤٩، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤١، الرقم: ٩٥.

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: ما جاء في نبوة النبي صلی الله علیه وآله وسلم، ٥/٥٩٠، الرقم: ٣٦٢٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١٧، الرقم: ٣١٧٣٣، ٣٦٥٤١، وابن

مَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي أَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَلَمَّا أَشْرَفُوْا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوْا، فَحَلُّوْا رِحَالَهُمْ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ، وَكَانُوْا قَبْلَ ذٰلِکَ يَمُرُّوْنَ بِهِ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَلْتَفِتُ، قَالَ: فَهُمْ يَحُلُّوْنَ رِحَالَهُمْ، فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ، حَتّٰى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِيْنَ، هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، يَبْعَثُهُ اللهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ، فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ: مَا عِلْمُکَ؟ فَقَالَ: إِنَّکُمْ حِيْنَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا، وَلَا يَسْجُدَانِ إِلَّا لِنَبِيٍّ، وَإِنِّي أَعْرِفُهُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ أَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ کَتِفِهِ مِثْلَ التُّفَاحَةِ، ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا، فَلَمَّا أَتَاهُمْ بِهِ، وَکَانَ هُوَ فِي رِعْيَةِ الإِبِلِ، قَالَ: أَرْسِلُوْا إِلَيْهِ، فَأَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ. فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوْهُ إِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ، فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ، فَقَالَ: انْظُرُوْا إِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ. ...... قَالَ: أَنْشُدُکُمُ اللهَ أَيُّکُمْ وَلِيُّهُ؟ قَالُوْا: أَبُوْ طَالِبٍ. فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهُ حَتّٰى رَدَّهُ أَبُوْ طَالِبٍ، وَبَعَثَ مَعَهُ أَبُوْ بَکْرٍ وَبِلَالًا، وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْکَعْکِ وَالزَّيْتِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابو طالب روسائے قریش کے ہمراہ شام کے سفر پر روانہ ہوئے تو حضور نبی اکرم ﷺ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ جب راہب کے پاس پہنچے تو ابو طالب اترے، لوگوں نے بھی اپنے کجاوے کھول دیئے۔ راہب ان کی طرف آ نکلا حالانکہ (روسائے قریش) اس سے قبل بھی اس کے پاس سے گزرا کرتے تھے لیکن وہ ان کے پاس نہیں آتا تھا اور نہ ہی ان کی طرف کوئی توجہ کرتا تھا۔ حضرت ابو موسی فرماتے ہیں کہ لوگ ابھی کجاوے کھول ہی رہے تھے کہ وہ راہب ان کے درمیان چلنے لگا یہاں تک کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے قریب پہنچا اور آپ ﷺ کا دستِ اقدس پکڑ کر کہا: یہ تمام جہانوں کے سردار اور رب العالمین کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا

.... حبان في الثقات، ۱/۴۲، والأصبهاني في دلائل النبوة، ۱/۴۵، الرقم: ۱۹، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ۱/۵۱۹۔

کر بھیجے گا (ظاہر فرمائے گا)۔ روسائے قریش نے اس سے پوچھا آپ کیسے جانتے ہیں؟ اس نے کہا: جب تم لوگ گھاٹی سے نمودار ہوئے تو کوئی پتھر اور درخت سجدہ کئے بغیر نہ رہا اور وہ صرف نبی کو سجدہ کرتے ہیں نیز میں انہیں مہرِ نبوت سے بھی پہچانتا ہوں جو ان کے کاندھے کی ہڈی کے نیچے سیب کی مثل ہے۔ پھر وہ واپس چلا گیا اور اس نے ان لوگوں کے لئے کھانا تیار کیا۔ جب وہ کھانا لے آیا تو آپ ﷺ اونٹوں کی چراگاہ میں تھے۔ راہب نے کہا انہیں بلا لو۔ آپ ﷺ تشریف لائے تو سرِ انور پر بادل سایہ فگن تھا۔ قوم کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ تمام لوگ درخت کے سایہ میں پہنچ چکے ہیں لیکن جب آپ ﷺ تشریف فرما ہوئے تو سایہ آپ ﷺ کی طرف جھک گیا۔ راہب نے کہا: درخت کے سائے کو دیکھو وہ آپ پر جھک گیا ہے۔ پھر راہب نے کہا: میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ ان کا سر پرست کون ہے؟ انہوں نے کہا ابو طالب! چنانچہ وہ ابو طالب کو مسلسل واسطہ دیتا رہا یہاں تک کہ ابو طالب نے آپ ﷺ کو واپس کر دیا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے ہمراہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور راہب نے آپ ﷺ کے ساتھ زادِ راہ کے طور پر کیک اور زیتون دیا۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۷. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَنْ جِبْرِيْلَ عليه السلام قَالَ: قَلَّبْتُ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا، فَلَمْ أَجِدْ رَجُلًا أَفْضَلَ مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ وَلَمْ أَرَ بَيْتًا أَفْضَلَ مِنْ بَيْتِ بَنِي هَاشِمٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: میں نے تمام زمین کے اطراف و اکناف اور گوشہ گوشہ کو چھان مارا، مگر نہ تو میں نے محمد مصطفی ﷺ سے بہتر کسی کو پایا اور نہ ہی میں نے بنو ہاشم کے گھر سے بڑھ کر بہتر کوئی گھر دیکھا۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۸. عَنْ جُنْدَبٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ: إِنِّي أَبْرَأُ إِلَی اللهِ أَنْ يَكُوْنَ لِي مِنْكُمْ خَلِيْلٌ، فَإِنَّ اللهَ تَعَالَی قَدِ اتَّخَذَنِي خَلِيْلًا كَمَا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيْمَ

۷: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٢٣٧، الرقم: ٦٢٨٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢١٧، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٧٥٢، الرقم: ١٤٠٢۔

۸: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، باب: النهي عن بناء المسجد على القبور، ١/٣٧٧، الرقم: ٥٣٢، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضل —

خَلِيْلًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَه.

وَزَادَ ابْنُ مَاجَه: فَمَنْزِلِي وَمَنْزِلُ إِبْرَاهِيمَ فِي الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُجَاهَيْنِ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کے سامنے اس چیز سے بری ہوتا ہوں کہ تم میں سے کسی کو اپنا خلیل بناؤں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا خلیل بنا لیا ہے جیسا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تھا۔''

اس حدیث کو امام مسلم اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

امام ابن ماجہ نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پس قیامت کے روز میری منزل اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی منزل آمنے سامنے ہوگی۔'' امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَتَى وَجَبَتْ لَکَ النُّبُوَّةُ؟ قَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ شرفِ نبوت سے کس وقت بہرہ ور ہوئے تھے (آپ ﷺ کے لئے نبوت کب واجب یا ثابت ہوئی)؟

...... العباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ، ١/٥٠، الرقم: ١٤١، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٣٣٤، الرقم: ٦٤٢٥، وأبو عوانة في المسند، ١/٣٣٥، الرقم: ١١٩٢، والحاكم في المستدرك، ٢/٥٩٩، الرقم: ٤٠١٨.

٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٥، الرقم: ٣٦٠٩، والحاكم في المستدرك، ٢/٦٦٥، الرقم: ٤٢٠٩-٤٢١٠، وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٦٦: ٥/٣٧٩، الرقم: ٢٣٢٦٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٣٢٩، الرقم: ٣٦٥٥٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤/٢٧٢، الرقم: ٤١٧٥.

www.MinhajBooks.com منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (میں اس وقت بھی نبی تھا) جب کہ آدم کی تخلیق ابھی روح اور جسم کے مرحلہ میں تھی (یعنی روح اور جسم کا باہمی تعلق ابھی نہ ہوا تھا)۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام ابو عیسی ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٠. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ فَضَّلَنِي عَلَى الْأَنْبِيَاءِ أَوْ قَالَ: أُمَّتِي عَلَى الْأُمَمِ وَأَحَلَّ لِي الْغَنَائِمَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي أُمَامَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء سے زیادہ فضیلت عطا فرمائی یا فرمایا: میری امت کو دیگر تمام امتوں پر فضیلت عطا کی اور میرے لئے مالِ غنیمت کو حلال فرما دیا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام ابو عیسیٰ نے فرمایا کہ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

١١. عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ إِلَيْكُمْ لَيْسَ بِوَهْنٍ وَلَا كَسِلٍ لِيَخْتِنَ قُلُوْبًا غُلْفًا وَيَفْتَحَ أَعْيُنًا عُمْيًا وَيُسْمِعَ آذَانًا صُمًّا وَيُقِيْمَ أَلْسِنَةً عَوْجَاءَ حَتَّى يُقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

١٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: السير، باب: ما جاء في الغنيمة، ١٢٣/٤، الرقم: ١٥٥٣، والطبراني نحوه في المعجم الكبير، ٢٥٧/٨، الرقم: ٨٠٠١، والروياني في المسند، ٣٠٨/٢، الرقم: ١٢٦٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢٢٢/١، الرقم: ٩٩٩، وفي السنن الصغرى، ١٨٠/١، الرقم: ٢٤٥۔

١١: أخرجه الدارمي في السنن، ١٧/١، الرقم: ٩، والعسقلاني في فتح الباري، ٥٨٦/٨، وابن أبي حاتم في تفسيره، ١٩١٧/٦۔

’’حضرت جبیر بن نفیر حضرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کا (وہ) رسول (ﷺ) تمہارے پاس آیا ہے جو کہ نہ کمزور ہے اور نہ ہی سست، تاکہ وہ دلوں پر پڑے ہوئے غفلت کے پردوں کو ہٹا کر (مردہ دلوں کو پھر سے) زندہ کر دے، اور بند آنکھوں کو کھول دے اور بہرے کانوں کو سنا سکے، اور ٹیڑی زبانوں کو سیدھا کر سکے، یہاں تک کہ (ہر طرف) ایک ہی نغمہ توحید (و رسالت) سنائی دیا جانے لگے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں (اور محمد مصطفی ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں)۔‘‘

اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے، اور امام عسقلانی نے فرمایا کہ اس حدیث کو امام دارمی نے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۱۲. عَنْ نَبِيهِ بْنِ وَهْبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ رضي الله عنها، فَذَكَرُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ كَعْبٌ: مَا مِنْ يَوْمٍ يَطْلُعُ إِلَّا نَزَلَ سَبْعُوْنَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتَّى يَحُفُّوْا بِقَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ يَضْرِبُوْنَ بِأَجْنِحَتِهِمْ، وَيُصَلُّوْنَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، حَتَّى إِذَا أَمْسَوْا عَرَجُوْا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوْا مِثْلَ ذَلِكَ، حَتَّى إِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْأَرْضُ خَرَجَ فِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَزِفُّوْنَهُ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

’’حضرت نبیہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کا ذکر کیا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: جب بھی دن نکلتا ہے ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں اور وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ اقدس کو (اپنے نورانی وجود سے) گھیر لیتے ہیں اور قبرِ اقدس پر (حصول برکت و توسل کے لئے) اپنے پَر مس کرتے ہیں اور حضور نبی اکرم ﷺ پر درود (وسلام) بھیجتے ہیں اور شام ہوتے ہی آسمانوں پر چلے جاتے ہیں اور اتنے ہی فرشتے

۱۲: أخرجه الدارمي في السنن، باب: ما أكرم الله تعالى نبيه بعد موته، ۱/۵۷، الرقم: ۹۴، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳/۴۹۲، الرقم: ۴۱۷۰، وابن حيان في العظمة، ۳/۱۰۱۸، الرقم: ۵۳۷، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۵/۳۹۰، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، في قول الله تعالى: هو الذي يصلي عليكم وملائكته--- الخ ۳/۵۱۸۔

مزید اُترتے ہیں اور وہ بھی دن والے فرشتوں کی طرح کا عمل دہراتے ہیں۔ حتی کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ مبارک (روزِ قیامت) شق ہو گی تو آپ ﷺ ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں (میدانِ حشر میں) تشریف لائیں گے۔'' اسے امام دارمی، بیہقی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

١٣. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: أَوْحَى اللهُ إِلَى عِيْسَى عليه السلام، يَا عِيْسَى، آمِنْ بِمُحَمَّدٍ، وَأْمُرْ مَنْ أَدْرَكَهُ مِنْ أُمَّتِکَ أَنْ يُؤْمِنُوْا بِهِ، فَلَوْلَا مُحَمَّدٌ، مَا خَلَقْتُ آدَمَ، وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ، مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَلَا النَّارَ. وَلَقَدْ خَلَقْتُ الْعَرْشَ عَلَى الْمَاءِ فَاضْطَرَبَ، فَکَتَبْتُ عَلَيْهِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ، فَسَکَنَ.

رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَالْخَلَالُ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی: اے عیسیٰ! حضرت محمد (ﷺ) پر ایمان لے آؤ، اور اپنی امت کو بھی حکم دو کہ جو بھی ان کا زمانہ پائے تو (ضرور) ان پر ایمان لائے۔ (جان لو!) اگر محمد (ﷺ) نہ ہوتے، تو میں حضرت آدم (علیہ السلام) کو بھی پیدا نہ کرتا۔ اور اگر محمد مصطفیٰ (ﷺ) نہ ہوتے، تو میں نہ جنت پیدا کرتا اور نہ دوزخ، جب میں نے پانی پر عرش بنایا تو اس میں لرزش پیدا ہوگئی، لہٰذا میں نے اس پر لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ لکھ دیا تو وہ ٹھہر گیا۔''

اِس حدیث کو امام حاکم اور خلال نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے اور امام ذہبی نے بھی ان کی تائید کی ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. قال الأستاذ أبو علي الدّقاق: المريدُ متحمِّل، والمراد محمول. وسمعته يقول: کان موسى عليه السلام، مريداً، فقال: ﴿رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي﴾

١٣: أخرجه الحاکم في المستدرک، ٢/٦٧١، الرقم: ٤٢٢٧، والخلال في السنة، ١/٢٦١، الرقم: ٣١٦، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٥/٢٩٩، الرقم: ٦٣٣٦، والعسقلاني في لسان الميزان، ٤/٣٥٤، الرقم: ١٠٤٠، وابن حيان في طبقات المحدثين بأصبهان، ٣/٢٨٧۔

١: أخرجه القشيري في الرسالة: ٢٠٤۔

[طه، ٢٠: ٢٥]، وكان نبينا ﷺ، مراداً، فقال الله تعالى: ﴿اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ○ وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ○ الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَکَ○ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ﴾ [الم نشرح، ٩٤: ١-٤] وكذلك قال موسى عليه السلام: ﴿رَبِّ اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَیْکَ قَالَ لَنْ تَرٰنِیْ﴾ [الأعراف، ٧: ١٤٣] وقال لنبينا ﷺ: ﴿اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ﴾ [الفرقان، ٢٥: ٤٥].

’’حضرت ابوعلی دقاقؒ بیان کرتے ہیں: مرید وہ ہے جو طریقِ ریاضت میں مشقتیں جھیلے اور مراد وہ ہے جس سے یہ مشقتیں اٹھا دی گئی ہوں۔ (راوی کہتا ہے کہ) انہوں نے مزید فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام مرید (یعنی رؤیتِ باری کے طلبگار) تھے جبھی تو انہوں نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حضور عرض کیا ﴿اے میرے رب! میرے لیے میرا سینہ کشادہ فرما دے﴾، اور ہمارے نبی ﷺ چونکہ مراد تھے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا: ﴿کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ (انوارِ علم و حکمت اور معرفت کے لیے) کشادہ نہیں فرما دیا○ اور ہم نے آپ کا (غمِ اُمت کا وہ) بار آپ سے اتار دیا○ جو آپ کی پشتِ (مبارک) پر گراں ہو رہا تھا○ اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر (اپنے ذکر کے ساتھ ملا کر دنیا و آخرت میں ہر جگہ) بلند فرما دیا﴾ اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: ﴿اے رب! مجھے (اپنا جلوہ) دکھا کہ میں تیرا دیدار کرلوں اللہ تعالیٰ نے جواب دیا: تو مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتا﴾ اور ہمارے نبی ﷺ کو فرمایا: ﴿کیا آپ نے اپنے رب (کی قدرت) کی طرف نگاہ نہیں ڈالی کہ وہ کس طرح (دوپہر تک) سایہ دراز کرتا ہے﴾۔‘‘

٢. ذكر القاضي عياض في كتابه: قَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰـکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ○﴾ [الأنبياء، ٢١: ١٠٧]: لِجَمِيْعِ الْخَلْقِ لِلْمُؤْمِنِ رَحْمَةً بِالْهِدَايَةِ وَرَحْمَةً لِلْمُنَافِقِ بِالْأَمَانِ مِنَ الْقَتْلِ وَرَحْمَةً لِلْكَافِرِ بِتَأْخِيْرِ الْعَذَابِ.

’’قاضی عیاض نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے کہ اللہ رب العزت کے فرمان: ﴿اور (اے رسولِ محتشم!) ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر○﴾ کی تفسیر میں بعض علما نے

٢: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفى ﷺ: ٥٨۔

کہا: آپ ﷺ تمام مخلوقات کے لیے رحمت ہیں۔ مومنین کے لیے ہدایت کی صورت میں رحمت ہیں، منافقین کے لیے رحمت (اس طرح ہیں کہ) ان کو قتل سے امان مل گی اور کفار کے لیے (رحمت یہ ہے کہ) ان پر عذاب میں تاخیر کر دی گئی۔‘‘

٣. قَالَ الْعِزُّ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ رَحِمَهُ اللهُ: وَمِنْ خَصَائِصِهِ أَنَّهُ بُعِثَ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ، وَاخْتُصِرَ لَهُ الْحَدِيثُ اخْتِصَارًا، وَفَاقَ الْعَرَبَ فِي فَصَاحَتِهِ وَبَلَاغَتِهِ.

’’عز بن عبد السلام رَحِمَهُ اللهُ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کے خصائص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کو جوامع الکلم کے ساتھ مبعوث کیا گیا اور آپ ﷺ کی گفتگو میں اختصار ہے، اور آپ ﷺ فصاحت و بلاغت میں عربوں پر فوقیت لے گئے۔‘‘

٤. قَالَ الْعِزُّ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ رَحِمَهُ اللهُ: وَمِنْ خَصَائِصِهِ أَنَّ مُعْجِزَةَ كُلِّ نَبِيٍّ تَصَرَّمَتْ وَانْقَرَضَتْ وَمُعْجِزَةُ سَيِّدِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَهِيَ الْقُرْآنُ الْعَظِيمُ بَاقِيَةٌ إِلَى يَوْمِ الدِّيْنِ.

’’عز بن عبد السلام رَحِمَهُ اللهُ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کے خصائص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ہر نبی کا معجزہ ختم ہو گیا لیکن حضور نبی اکرم ﷺ جو اگلے پچھلوں کے آقا و مولیٰ ہیں، کا معجزہ قرآن یومِ قیامت تک باقی ہے۔‘‘

٥. قال الشيخ أبو العباس المرسي رَحِمَهُ اللهُ: جميع الأنبياء عليهم الصلاة والسلام خلقوا من الرحمة، ونبينا ﷺ، هو عين الرحمة.

’’شیخ ابو العباس مرسی رَحِمَهُ اللهُ نے فرمایا: تمام انبیاء علیہم و السلام رحمت سے پیدا فرمائے گئے جبکہ ہمارے نبی مکرم ﷺ عین رحمت (سراپا رحمت) ہیں۔‘‘

www.MinhajBooks.com

٣: ابن الملقن في غاية السول في تفضيل الرسول: ٣٧۔
٤: ابن الملقن في غاية السول في تفضيل الرسول: ٣٩
٥: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٣١٤۔

فَصْلٌ فِي أَنَّ الْأُمَّةَ تُسْئَلُ عَنْ مَرْتَبَةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْقُبُوْرِ

اُمت سے قبر میں مقامِ مصطفیٰ ﷺ سے متعلق پوچھے جانے کا بیان

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

۱. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ، وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ، وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ، أَتَاهُ مَلَكَانِ، فَيُقْعِدَانِهِ فَيَقُوْلَانِ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِي هَذَا الرَّجُلِ، لِمُحَمَّدٍ ﷺ؟ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ: أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهُ، فَيُقَالُ لَهُ: اُنْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ، قَدْ أَبْدَلَكَ اللهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ. فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا. قَالَ: وَأَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُوْلُ: لَا أَدْرِي، كُنْتُ أَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ، فَيُقَالُ: لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ. وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيْدٍ ضَرْبَةً، فَيَصِيْحُ صَيْحَةً، يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيْهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا اللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بندے کو جب اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی اسے وہاں چھوڑ کر لوٹتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سن رہا ہوتا ہے۔ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے بٹھا کر کہتے ہیں: تو اس شخص یعنی (سیدنا محمد ﷺ) کے متعلق (دنیا میں) کیا کہا کرتا تھا؟ اگر مومن ہو تو کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: ما جاء في عذاب القبر، ۱/۴۶۲، الرقم: ۱۳۰۸، وفي كتاب: الجنائز، باب: الميت يسمع خفق النعال، ۱/۴۴۸، الرقم: ۱۲۷۳، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب: التى يصرف بها في الدنيا أهل الجنة وأهل النار، ۴/۲۲۰۰، الرقم: ۲۸۷۰، وأبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: في المسألة في القبر وعذاب القبر، ۴/۲۳۸، الرقم: ۴۷۵۲، والنسائي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: المسألة في القبر ۴/۹۷، الرقم: ۲۰۵۱۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ﷺ ہیں۔ اس سے کہا جائے گا: (اگر تو ایمان نہ لاتا تو جہنم میں تیرا ٹھکانہ ہوتا) جہنم میں اپنے اس ٹھکانے کی طرف دیکھ کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے (نیک اعمال کے سبب) اس کے بدلے جنت میں ٹھکانہ دے دیا ہے۔ پس وہ دونوں کو دیکھتا ہوگا اور اگر منافق یا کافر ہو تو اس سے پوچھا جائے گا تو اس شخص (یعنی سیدنا محمد ﷺ) کے متعلق (دنیا میں) کیا کہا کرتا تھا؟ وہ کہتا ہے کہ مجھے تو معلوم نہیں۔ میں وہی کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے۔ اس سے کہا جائے گا تو نے نہ جانا اور نہ پڑھا۔ اسے لوہے کے گُرز سے مارا جائے گا تو وہ (شدتِ تکلیف) سے چیختا چلاتا ہے، جسے سوائے جنات اور انسانوں کے سب قریب والے سنتے ہیں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں۔

۲. عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما في رواية طويلة قَالَتْ: فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْ شَيْءٍ كُنْتُ لَمْ أَرَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ مِثْلَ أَوْ قَرِيْبَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، لَا أَدْرِي أَيَّ ذَلِکَ قَالَتْ أَسْمَاءُ. يُؤْتَى أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ: مَا عِلْمُکَ بِهَذَا الرَّجُلِ؟ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُوْقِنُ فَيَقُوْلُ: هُوَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ، جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى، فَأَجَبْنَا وَآمَنَّا وَاتَّبَعْنَا. فَيُقَالُ: نَمْ صَالِحًا، فَقَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُؤْمِنًا. وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ، لَا أَدْرِي أَيَّ ذَلِکَ قَالَتْ أَسْمَاءُ، فَيَقُوْلُ: لَا أَدْرِي. سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا اللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ.

''حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے ایک طویل روایت میں مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ (نماز کسوف سے) فارغ ہو گئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا: کوئی ایسی چیز نہیں جسے

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الوضوء، باب: من لم يتوضأ إلا من الغشى المثقل، ۱/۷۹، الرقم: ۱۸۲، وفي كتاب: الجمعة، باب: صلاة النساء مع الرجال في الكسوف، ۱/۳۵۸، الرقم: ۱۰۰۵، وفي كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ، ۶/۲۶۵۷، الرقم: ۶۸۵۷، ومسلم في الصحيح، كتاب: الكسوف، باب: ما عرض على النبي ﷺ في صلاة الكسوف من أمر الجنة والنار، ۲/۶۲۴، الرقم: ۹۰۵۔

میں نے اپنی اس جگہ پر نہ دیکھ لیا ہو یہاں تک کہ جنت و دوزخ بھی اور مجھ پر وحی کی گئی ہے کہ قبروں میں تمہارا امتحان ہوگا۔ دجال کے فتنے جیسی آزمائش یا اُس کے قریب تر کوئی شے۔ (راوی کہتے ہیں مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے ان میں سے کون سی بات فرمائی) تم میں سے ہر ایک کو لایا جائے گا اور کہا جائے گا: اس شخص (حضور نبی اکرم ﷺ) کے متعلق تو کیا جانتا ہے؟ جو ایمان والا یا یقین والا ہوگا وہ کہے گا کہ یہ اللہ کے رسول محمد ﷺ ہیں جو ہمارے پاس نشانیاں اور ہدایت کے ساتھ تشریف لائے۔ ہم نے ان کی بات مانی، اِن پر ایمان لائے اور اِن کی پیروی کی۔ اسے کہا جائے گا: آرام سے سو جا، ہمیں معلوم تھا کہ تو ایمان والا ہے۔ اگر وہ منافق یا شک کرنے والا ہوگا (راوی کہتے ہیں مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے ان میں سے کون سی بات فرمائی) تو کہے گا: مجھے نہیں معلوم۔ میں لوگوں کو جو کچھ کہتے ہوئے سنتا تھا وہی کہہ دیتا تھا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں۔

۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا قُبِرَ الْمَيِّتُ، أَوْ قَالَ: أَحَدُكُمْ، أَتَاهُ مَلَكَانِ أَسْوَدَانِ أَزْرَقَانِ. يُقَالُ لِأَحَدِهِمَا: اَلْمُنْكَرُ، وَالْآخَرُ النَّكِيْرُ. فَيَقُوْلَانِ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُوْلُ مَا كَانَ يَقُوْلُ: هُوَ عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهُ. أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ. فَيَقُوْلَانِ: قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُوْلُ هَذَا. ثُمَّ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِي سَبْعِيْنَ، ثُمَّ يُنَوَّرُ لَهُ فِيْهِ، ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: نَمْ. فَيَقُوْلُ: أَرْجِعُ إِلَى أَهْلِي فَأُخْبِرُهُمْ؟ فَيَقُوْلَانِ: نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ الَّذِي لَا يُوْقِظُهُ إِلَّا أَحَبُّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ، حَتَّى يَبْعَثَهُ اللهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِكَ. وَإِنْ كَانَ مُنَافِقًا، قَالَ: سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ، فَقُلْتُ مِثْلَهُ، لَا أَدْرِي. فَيَقُوْلَانِ: قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُوْلُ ذَلِكَ. فَيُقَالُ لِلْأَرْضِ: اِلْتَئِمِي عَلَيْهِ، فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ، فَتَخْتَلِفُ فِيْهَا

۳: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: ما جاء في عذاب القبر، ۳/۳۸۳، الرقم: ۱۰۷۱، وابن حبان في الصحيح، ۷/۳۸٦، الرقم: ۳۱۱۷، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳/٥٦، الرقم: ۱۲۰٦۲، وابن أبي عاصم في السنة، ۲/٤۱٦، الرقم: ۸٦٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/۱۹۹، الرقم: ٥۳۹۹، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٤/۱٥٦، والمناوي في فيض القدير، ۲/۳۳۱۔

أَضْلَاعُهُ. فَلَا يَزَالُ فِيهَا مُعَذَّبًا، حَتَّى يَبْعَثَهُ اللهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِکَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب میت کو یا (فرمایا:) تم میں سے کسی ایک کو قبر میں داخل کیا جاتا ہے تو اس کے پاس سیاہ رنگ کے نیلگوں آنکھوں والے دو فرشتے آتے ہیں۔ ایک کا نام منکر اور دوسرے کا نام نکیر ہے۔ وہ دونوں اس میت سے پوچھتے ہیں: اس عظیم ہستی (رسولِ مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بارے میں تو کیا کہتا تھا؟ وہ شخص وہی بات کہتا ہے جو دنیا میں کہا کرتا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بیشک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے (خاص) بندے اور رسول ہیں۔ وہ کہتے ہیں ہمیں معلوم تھا کہ تو یہی کہے گا۔ پھر اس کی قبر کو لمبائی و چوڑائی میں ستر ستر ہاتھ کشادہ کر دیا جاتا ہے اور نور سے بھر دیا جاتا ہے پھر اسے کہا جاتا ہے: (آرام سے) سو جا۔ وہ کہتا ہے میں واپس جا کر گھر والوں کو بتا آؤں۔ وہ کہتے ہیں نہیں، دلہن کی طرح سو جاؤ جسے گھر والوں میں سے جو اسے محبوب ترین ہوتا ہے وہی اٹھاتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ (روزِ محشر) اُسے اس کی خواب گاہ سے اٹھائے گا۔ اور اگر وہ شخص منافق ہو تو (سوالات کے نتیجے میں) کہے گا: میں نے ایسا ہی کہا جیسا میں لوگوں کو کہتے ہوئے سنا، (اس کے علاوہ) میں نہیں جانتا۔ پس وہ دونوں فرشتے کہیں گے کہ ہم جانتے تھے کہ تم ایسا ہی کہو گے۔ پس زمین سے کہا جائے گا کہ اس پر مِل جا۔ بس وہ اس پر اکٹھی ہو جائے گی یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں دھنس جائیں گی۔ وہ مسلسل عذاب میں مبتلا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس کی خواب گاہ سے اٹھائے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور حسن قرار دیا ہے اور امام ابن حبان نے بھی اسے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه في رواية طويلة قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ، أَتَاهُ مَلَکٌ فَيَقُوْلُ لَهُ: مَا کُنْتَ تَعْبُدُ؟ فَإِنِ اللهُ هَدَاهُ

٤: أخرجه أبو داود في السنن، کتاب: السنة، باب: في المسألة في القبر وعذاب القبر، ٤/ ٢٣٨، الرقم: ٤٧٥١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٢٣٣، الرقم: ١٣٤٧٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/ ١٩٤، الرقم: ٥٣٩٤، والعسقلاني في فتح الباري، ٣/ ٢٣٧۔

قَالَ: كُنتُ أَعْبُدُ اللهَ. فَيُقَالُ لَهُ: مَا كُنتَ تَقُوْلُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُوْلُ: هُوَ عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهُ: فَمَا يُسْأَلُ عَنْ شَيءٍ غَيْرِهَا ...... فَيَقُوْلُ: دَعُوْنِي حَتَّى أَذْهَبَ فَأُبَشِّرَ أَهْلِي فَيُقَالُ لَهُ: اسْكُنْ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومن کو جب اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے جو پوچھتا ہے: تو کس کی عبادت کیا کرتا تھا؟ پس اگر اللہ تعالیٰ اسے ہدایت عطا فرما دے تو وہ کہتا ہے: میں اللہ کی عبادت کیا کرتا تھا۔ پھر اس سے پوچھا جاتا ہے: تو اس عظیم ہستی (سیدنا محمد ﷺ) کے متعلق کیا کہا کرتا تھا؟ وہ کہتا ہے کہ یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پس اس کے سوا اس سے کسی اور شے کے متعلق نہیں پوچھا جاتا ...... پھر وہ کہتا ہے کہ مجھے چھوڑ دو تا کہ میں اپنے گھر والوں کو بشارت دوں۔ اسے کہا جاتا ہے: یہیں (راحت و سکون سے) رہو۔“ اِس حدیث کو امام ابو داود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ، فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُؤُوْسِنَا الطَّيْرُ. وَفِي يَدِهِ عُوْدٌ يَنْكُتُ بِهِ فِي الْأَرْضِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: اسْتَعِيْذُوْا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَقَالَ: وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ حِيْنَ يُقَالُ لَهُ: يَا هَذَا، مَنْ رَبُّکَ؟ وَمَا دِيْنُکَ؟ وَمَنْ نَبِيُّکَ؟

وفي رواية له قَالَ: وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَنْ رَبُّکَ؟ فَيَقُوْلُ: رَبِّيَ اللهُ. فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَا دِيْنُکَ؟ فَيَقُوْلُ: دِيْنِيَ الْإِسْلَامُ. فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيْكُمْ؟ قَالَ: فَيَقُوْلُ: هُوَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. فَيَقُوْلَانِ: وَمَا

٥: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: في المسألة في القبر وعذاب القبر، ٤/٢٣٨، الرقم: ٤٧٥٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٣٣، الرقم: ١٣٤٧٢.

يُدْرِيكَ؟ فَيَقُوْلُ: قَرَأْتُ كِتَابَ اللهِ فَآمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

”حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہم ایک انصاری کے جنازہ کے لئے گئے اور قبر کے قریب بیٹھ گئے۔ جب تک وہ دفن نہ کر دیا گیا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اردگرد ہم بھی یوں خاموش ہو کر بیٹھ گئے گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ اقدس میں ایک لکڑی تھی جس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمین کو کریدنے لگے اور سر مبارک کو اٹھایا اور دو یا تین مرتبہ فرمایا: عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگو۔ پھر فرمایا: مردہ لوگوں کے جوتوں کی آواز سنتا ہے، جب وہ پیٹھ پھیر کر جاتے ہیں۔ اس وقت اس سے پوچھا جاتا ہے: اے انسان! تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ اور تیرا نبی کون ہے؟“

”اور ایک روایت میں ہے کہ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، پس اسے بٹھا کر پوچھتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ دونوں فرشتے اس سے پوچھتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا دین اسلام ہے۔ دونوں اس سے پوچھتے ہیں: یہ ہستی کون ہے جو تمہاری طرف مبعوث کی گئی تھی؟ وہ کہتا ہے: یہ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ دونوں پوچھتے ہیں: تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ وہ کہتا ہے: میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھی، لہٰذا ان پر ایمان لایا اور ان کی تصدیق کی۔“

اس حدیث کو امام ابو داود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: وَأَمَّا فِتْنَةُ الْقَبْرِ فَبِي تُفْتَنُوْنَ وَعَنِّي تُسَأَلُوْنَ. فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ الصَّالِحُ أُجْلِسَ فِي قَبْرِهِ، غَيْرَ فَزِعٍ وَلَا مَشْعُوْفٍ. ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: فِيمَ كُنْتَ؟ فَيَقُوْلُ: فِي الإِسْلَامِ. فَيُقَالُ لَهُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ؟ فَيَقُوْلُ: مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم. جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ عِنْدِ اللهِ، فَصَدَّقْنَاهُ. فَيُقَالُ لَهُ: هَلْ رَأَيْتَ اللهَ؟ فَيَقُوْلُ: مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَرَى اللهَ. فَيُفْرَجُ

:٦ أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر القبر والبلى، ١٤٢٦/٢، الرقم: ٤٢٦٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٣٩/٦، الرقم: ٢٥١٣٣، وابن منده في كتاب الإيمان، ٩٦٧/٢، الرقم: ١٠٦٧، وعبد الله بن أحمد في كتاب السنة، ٣٠٨/١، الرقم: ٦٠٢، والعسقلاني في فتح الباري، ٢٤٠/٣۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

لَهُ فُرْجَةٌ قِبَلَ النَّارِ. فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا. فَيُقَالُ لَهُ: اُنْظُرْ إِلَى مَا وَقَاکَ اللهُ ﷻ. ثُمَّ يُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ إِلَى الْجَنَّةِ، فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيْهَا. فَيُقَالُ لَهُ: هَذَا مَقْعَدُکَ. وَيُقَالُ لَهُ: عَلَى الْيَقِيْنِ كُنْتَ، وَعَلَيْهِ مِتَّ، وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى ...... الحديث. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ. وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رہی قبر کی آزمائش تو میری وجہ سے تمہیں قبر میں آزمایا جائے گا، اور (قبر میں) تم سے میرے ہی متعلق پوچھا جائے گا۔ پس اگر کوئی نیک آدمی ہوگا تو اسے بغیر کسی ڈر اور خوف کے اس کی قبر میں بٹھایا جائے گا، پھر اسے کہا جائے گا تو کس ملّت پر تھا؟ تو وہ کہے گا: دینِ اسلام پر۔ پھر اس سے کہا جائے گا: یہ ہستی کون ہیں؟ پس وہ کہے گا: یہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ یہ اللہ کی طرف سے ہمارے پاس واضح نشانیاں لے کر مبعوث ہوئے۔ پس ہم نے ان کی تصدیق کی۔ پھر اس سے کہا جائے گا: کیا تو نے اللہ کو دیکھ رکھا ہے؟ تو وہ کہے گا کہ کوئی شخص اللہ کو نہیں دیکھ سکتا۔ پھر جہنم کی طرف سے اس کی قبر میں سوراخ کر دیا جائے گا پس وہ اس کی طرف دیکھے گا کہ اس کا بعض اس کے بعض کو تباہ کر رہا ہے۔ پھر اسے کہا جائے گا: اس کی طرف دیکھ جس سے اللہ ﷻ نے تمہیں بچا لیا۔ پھر جنت کی طرف سے اس کی قبر میں ایک سوراخ کر دیا جائے گا تو وہ اس کی رونق و جمال کی طرف دیکھے گا۔ پس اُسے کہا جائے گا: یہ ہے تیرا جنت میں ٹھکانہ۔ پھر اسے کہا جائے گا: تو یقین پر زندہ رہا اِسی پر مرا اور اِسی پر تجھے، اگر اللہ نے چاہا، تو (دوبارہ) زندہ کیا جائے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ الفاظ احمد کے ہیں اور اس کی اِسناد صحیح ہیں۔

٧. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷜ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ جِنَازَةً. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ تُبْتَلَى فِي قُبُوْرِهَا. فَإِذَا الْإِنْسَانُ دُفِنَ فَتَفَرَّقَ عَنْهُ أَصْحَابُهُ، جَاءَهُ مَلَکٌ فِي يَدِهِ مِطْرَاقٌ فَأَقْعَدَهُ. قَالَ: مَا تَقُوْلُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَإِنْ كَانَ مُؤْمِنًا قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ

٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣، الرقم: ١١٠١٣، ١٤٨٦٤، وابن أبي عاصم في السنة، ٤١٧/٢، الرقم: ٥٦٥، وعبد الله بن أحمد في السنة، ٦١٢/٢، الرقم: ١٤٥٦۔

وَرَسُوْلُهُ. فَيَقُوْلُ: صَدَقْتَ. ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَی النَّارِ فَيَقُوْلُ: هٰذَا كَانَ مَنْزِلُكَ لَوْ كَفَرْتَ بِرَبِّكَ. فَأَمَّا إِذَا آمَنْتَ فَهٰذَا مَنْزِلُكَ. فَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَی الْجَنَّةِ. فَيُرِيْدُ أَنْ يَنْهَضَ إِلَيْهِ فَيَقُوْلُ لَهُ: اسْكُنْ. وَيُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ ...... الحديث.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں حاضر ہوا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! اس امت (کے لوگوں) کی قبر میں آزمائش ہوگی۔ پس جب انسان دفن کر دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی (اس کے پاس سے) منتشر ہو جاتے ہیں تو اس کے پاس فرشتہ جس کے ہاتھ میں ہتھوڑا ہوتا ہے، اسے وہ بٹھاتا ہے اور کہتا ہے: اس ہستی (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ پس اگر وہ مومن ہو تو کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے (خاص) بندے اور (افضل ترین) رسول ہیں۔ پس وہ (فرشتہ) اسے کہتا ہے: تو نے سچ کہا۔ پھر وہ فرشتہ اس کے لئے دوزخ کی طرف ایک دروازہ کھولتا ہے اور کہتا ہے: تیرا یہ ٹھکانہ ہوتا اگر تو اپنے رب کے ساتھ کفر کرتا۔ لیکن تو ایمان لایا پس تیرا یہ (جنت) ٹھکانہ ہے۔ پھر اس کے لئے جنت کی طرف دروازہ کھولا جاتا ہے۔ وہ شخص (فرحت و خوشی کے مارے بے اختیار ہو کر) اس دروازے کی طرف بڑھتا ہے تو فرشتہ اس سے کہتا ہے: ٹھہر جاؤ۔ اور اس کے لئے اس کی قبر میں ہی وسعت پیدا کر دی جاتی ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

۸. عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما في رواية طويلة قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ شَيءٌ لَمْ أَكُنْ رَأَيْتُهُ إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هٰذَا، وَقَدْ أُرِيْتُكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي قُبُوْرِكُمْ. يُسْأَلُ أَحَدُكُمْ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ؟ وَمَا كُنْتَ تَعْبُدُ؟ فَإِنْ قَالَ: لَا أَدْرِي. رَأَيْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ وَيَصْنَعُوْنَ شَيْئًا فَصَنَعْتُهُ. قِيْلَ لَهُ: أَجَلْ، عَلَی الشَّكِّ عِشْتَ وَعَلَيْهِ مِتَّ. هٰذَا مَقْعَدُكَ مِنَ النَّارِ. وَإِنْ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ قِيْلَ لَهُ: عَلَی

۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٣٥٤، الرقم: ٢٧٠٣٧.

الْيَقِيْنِ عِشْتَ، وَعَلَيْهِ مِتَّ. هَذَا مَقْعَدُکَ مِنَ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما ایک طویل روایت میں بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! کوئی بھی چیز ایسی نہیں جسے میں اپنی اس جگہ سے دیکھ نہ رہا ہوں اور تحقیق مجھے تمہیں تمہاری قبروں میں آزمائش میں مبتلا ہوتے ہوئے بھی دکھایا گیا ہے۔ تم میں سے کسی سے سوال کیا جائے گا: تو (دنیا میں) اس ہستی (یعنی حضور نبی اکرم ﷺ کے) بارے میں کیا کہا کرتا تھا؟ اور تو (دنیا میں) کس کی عبادت کیا کرتا تھا؟ پھر اگر اس نے کہا میں نہیں جانتا، میں نے جس طرح لوگوں کو (ان کے بارے) کہتے سنا میں نے بھی اسی طرح کہہ دیا اور جو کچھ انہیں کرتے ہوئے دیکھا اسی طرح کر دیا، تو اس سے کہا جائے گا کہ ہاں تو شک پر زندہ رہا اور اسی پر مرا۔ اب یہ رہا تیرا آگ کا ٹھکانہ۔ اور اگر اس نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں تو اس سے کہا جائے گا کہ تو یقین پر زندہ رہا اور اسی پر مرا۔ تیرا ٹھکانہ یہ جنت ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کی اِسناد صحیح ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

۱. قال الإمام القسطلاني: وأن الميت يسأل عنه ﷺ في قبره.

’’امام قسطلانی بیان کرتے ہیں کہ یہ آپ ﷺ کی خصوصیت ہے کہ قبر میں آپ کے بارے میں سوال ہوتا ہے (یعنی قبر کی آزمائش یہ ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات کے بارے میں سوال ہوگا)۔‘‘

۲. قال الشيخ أبو العباس المرسي رَحِمَهُ الله: لي أربعون سنة ما حجبت عن رسول الله ﷺ ولو حجبت طرفة عين ما عددت نفسي من جملة المسلمين.

’’شیخ ابو العباس مرسی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: مجھے چالیس سال کا عرصہ ہوا ہے کہ رسول کریم ﷺ سے مجھے حجاب نہیں ہوا۔ اور اگر پلک جھپکنے کے برابر بھی محجوب ہو جاؤں تو میں اپنے آپ کو مسلمانوں میں سے شمار ہی نہ کروں۔‘‘

۱: القسطلاني في المواهب اللّدنيّة بِالْمنحِ الْمحمّديّة، ۲/ ۲۸۹۔

۲: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ۳۱۵۔

فَصْلٌ فِي بَعْثِ اللهِ تَعَالَى النَّبِيَّ ﷺ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

﴿اللہ تعالیٰ کا حضور نبی اکرم ﷺ کو قیامت کے دن مقامِ محمود پر فائز فرمانے کا بیان﴾

اَلْآيَةُ الْقُرْآنِيَّةُ

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ق عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا٥ (بنی اسرائیل، ۱۷: ۷۹)

’’اور رات کے کچھ حصہ میں (بھی قرآن کے ساتھ شب خیزی کرتے ہوئے) نمازِ تہجد پڑھا کریں یہ خاص آپ کے لیے زیادہ (کی گئی) ہے، یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا (یعنی وہ مقامِ شفاعتِ عظمیٰ جہاں جملہ اوّلین و آخرین آپ کی طرف رجوع اور آپ کی حمد کریں گے)٥‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

۱۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتّٰى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُزْعَةُ لَحْمٍ. وَقَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ تَدْنُوْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْعَرَقُ نِصْفَ الْأُذُنِ، فَبَيْنَاهُمْ كَذٰلِكَ اسْتَغَاثُوْا بِآدَمَ، ثُمَّ بِمُوْسَى، ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ ﷺ. وَزَادَ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ: فَيَشْفَعُ لِيُقْضٰى بَيْنَ الْخَلْقِ، فَيَمْشِي حَتّٰى

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: من سأل الناس تكثرا، ۲/۵۳۶، الرقم: ۱۴۰۵، وابن منده في الإيمان، ۲/ ۸۵۴، الرقم: ۸۸۴، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳/۲۶۹، الرقم: ۳۵۰۹، والديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ۲/ ۳۷۷، الرقم: ۳۶۷۷، والطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ۱۵/ ۱۴۶، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۳: ۵۶۔

يَأْخُذَ بِحَلْقَةِ الْبَابِ فَيَوْمَئِذٍ يَبْعَثُهُ اللهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا، يَحْمَدُهُ أَهْلُ الْجَمْعِ كُلُّهُمْ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَنْدَه وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص (دنیا میں بھکاری بن کر) لوگوں سے مانگتا رہتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرہ پر گوشت کا ٹکڑا تک نہ ہوگا۔ اور فرمایا: قیامت کے دن سورج (مخلوق کے) اتنا قریب ہوگا کہ (ان کا) پسینہ نصف کان تک پہنچ جائے گا۔ پس وہ اس حال میں حضرت آدم علیہ السلام سے مدد طلب کریں گے، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے، پھر حضرت محمد ﷺ سے مدد طلب کرنے جائیں گے۔ عبد اللہ بن جعفر نے اتنا زیادہ بیان کیا کہ مجھ سے لیث نے بیان کیا، ان سے ابن ابی جعفر نے بیان کیا: آپ ﷺ شفاعت کریں گے تاکہ مخلوق کے درمیان فیصلہ کیا جائے۔ آپ جائیں گے حتی کہ جنت کے دروازے کا کنڈا پکڑ لیں گے۔ یہ وہ دن ہوگا جب اللہ تعالیٰ آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا اور سارے اہلِ محشر حضور ﷺ کی تعریف کریں گے۔‘‘ اسے امام بخاری، ابنِ مندہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۲. عَنْ يَزِيْدَ الْفَقِيْرِ قَالَ: كُنْتُ قَدْ شَغَفَنِي رَأْيٌ مِنْ رَأْيِ الْخَوَارِجِ، فَخَرَجْنَا فِي عِصَابَةٍ ذَوِي عَدَدٍ نُرِيْدُ أَنْ نَحُجَّ، ثُمَّ نَخْرُجَ عَلَى النَّاسِ. قَالَ: فَمَرَرْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ، فَإِذَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما يُحَدِّثُ الْقَوْمَ، جَالِسٌ إِلَى سَارِيَةٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. قَالَ: فَإِذَا هُوَ قَدْ ذَكَرَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ! مَا هَذَا الَّذِي تُحَدِّثُوْنَ؟ وَاللهُ يَقُوْلُ: ﴿إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ﴾ [آل عمران، ۳: ۱۹۲] وَ﴿كُلَّمَآ أَرَادُوْا أَنْ يَخْرُجُوْا مِنْهَآ أُعِيْدُوْا فِيْهَا﴾ [السجدة، ۳۲: ۲۰] فَمَا هَذَا الَّذِي تَقُوْلُوْنَ؟ قَالَ: أَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ! قَالَ: فَهَلْ سَمِعْتَ بِمَقَامِ مُحَمَّدٍ ﷺ (يَعْنِي الَّذِي يَبْعَثُهُ اللهُ فِيْهِ)؟ قُلْتُ: نَعَمْ!

۲: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: أدنى أهل الجنة منزلة فيها، ۱/ ۱۷۹، الرقم: ۱۹۱، وأبو عوانة في المسند، ۱/ ۱۵۴، الرقم: ٤٤٨، وابن منده في الإيمان، ۲/ ۸۲۹، الرقم: ۸۵۸، والبيهقي في شعب الإيمان، ۱/ ۲۸۹، الرقم: ۳۱۵، وأيضاً في الاعتقاد، ۱/ ۱۹۵۔

قَالَ: فَإِنَّهُ مَقَامُ مُحَمَّدٍ ﷺ الْمَحْمُوْدُ الَّذِي يُخْرِجُ اللهُ بِهِ مَنْ يُخْرِجُ، قَالَ: ثُمَّ نَعَتَ وَضْعَ الصِّرَاطِ وَمَرَّ النَّاسِ عَلَيْهِ، قَالَ: وَأَخَافُ أَنْ لَّا أَكُوْنَ أَحْفَظُ ذَاكَ، قَالَ: غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ زَعَمَ أَنَّ قَوْمًا يَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ بَعْدَ أَنْ يَكُوْنُوْا فِيْهَا. قَالَ: يَعْنِي فَيَخْرُجُوْنَ كَأَنَّهُمْ عِيْدَانُ السَّمَاسِمِ. قَالَ: فَيَدْخُلُوْنَ نَهْرًا مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ فَيَغْتَسِلُوْنَ فِيْهِ، فَيَخْرُجُوْنَ كَأَنَّهُمُ الْقَرَاطِيْسُ، فَرَجَعْنَا، قُلْنَا: وَيْحَكُمْ أَتَرَوْنَ الشَّيْخَ يَكْذِبُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ فَرَجَعْنَا فَلَا وَاللهِ! مَا خَرَجَ مِنَّا غَيْرُ رَجُلٍ وَاحِدٍ أَوْ كَمَا قَالَ أَبُوْ نُعَيْمٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ عَوَانَةَ وَابْنُ مَنْدَه وَالْبَيْهَقِيُّ.

”یزید الفقیر کہتے ہیں: مجھے خوارج کی رائے نے گھیر لیا تھا (کہ گناہِ کبیرہ کے مرتکب ہمیشہ جہنم میں رہیں گے)۔ ہم لوگوں کی ایک کثیر جماعت کے ساتھ حج کرنے کے لئے نکلے (اور سوچا کہ بعد میں) ہم لوگوں کے پاس (اپنے اس عقیدہ کو بیان کرنے کے لئے) جائیں گے۔ فرماتے ہیں: ہمارا گزر مدینہ منورہ سے ہوا تو دیکھا کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما ایک ستون کے پاس بیٹھے لوگوں کو احادیث بیان فرما رہے ہیں۔ فرماتے ہیں: اچانک انہوں نے جہنمیوں کا ذکر فرمایا تو میں نے ان سے عرض کیا: اے صحابیٔ رسول ﷺ! آپ یہ کیا بیان کرتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ تو (جہنمیوں کے بارے) فرماتا ہے: ﴿بے شک تو جسے دوزخ میں ڈال دے تو تُو نے اسے واقعۃً رسوا کر دیا﴾ اور ایک مقام پر ہے: ﴿(دوزخی) جب بھی اس میں سے نکلنا چاہیں گے تو پھر اسی میں دھکیل دیئے جائیں گے﴾ آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: تم قرآن پڑھتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں! فرمایا: کیا تم نے حضور نبی اکرم ﷺ کا وہ مقام پڑھا ہے جس پر اللہ تعالیٰ انہیں فائز فرمائے گا؟ میں نے کہا: ہاں! فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کا مقام ایسا مقامِ محمود ہے جس پر فائز ہونے کے سبب اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا جہنم سے نکالے گا۔ فرماتے ہیں: پھر انہوں نے پل صراط اور لوگوں کے اس پر گزرنے کو بیان فرمایا۔ کہتے ہیں: مجھے ڈر ہے کہ شاید میں اسے یاد نہ رکھ سکوں۔ تاہم انہوں نے یہ بیان کیا کہ لوگ جہنم میں داخل ہونے کے بعد اس سے نکلیں گے۔ ابو نعیم کہتے ہیں: وہ ایسے نکلیں گے جیسا کہ آبنوس کی جلی ہوئی لکڑیاں، پھر جنت کی نہر میں غسل کر کے کاغذ کی طرح سفید ہو کر نکلیں گے۔ پس ہم وہاں سے لوٹے اور ہم نے آپس میں کہا: تم پر افسوس ہو کیا یہ شیخ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھتے ہیں؟ (ہرگز نہیں) پس ہم میں سے

ایک شخص کے سوا سبھی خوارج کے عقیدہ سے تائب ہو گئے جیسا کہ ابونعیم نے بیان کیا ہے۔‘‘

اسے امام مسلم، ابو عوانہ، ابنِ مندہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فِي قَوْلِهِ ﴿عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ [بني إسرائيل، ١٧: ٧٩] **سُئِلَ عَنْهَا قَالَ: هِيَ الشَّفَاعَةُ.**

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب آپ ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا﴾ کے بارے پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مقامِ شفاعت ہے۔‘‘

اسے امام ترمذی، احمد، ابن ابی شیبہ اور ابنِ ابی عاصم نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

٤. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَبِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمَ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لِوَائِي، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ، قَالَ:

٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن، باب: من سورة بني إسرائيل، ٥/٣٠٣، الرقم: ٣١٣٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٤٤، الرقم: ٩٧٣٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١٩، الرقم: ٣١٧٤٥، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٣٦٤، الرقم: ٧٨٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/ ٦٨١، الرقم: ٢٩٩، والصيداوي في معجم الشيوخ، ٢/٦٦٤، الرقم: ٢٩٣، والطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ١٥/ ١٤٥، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/ ٥٩، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٠/٣٠٩۔

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن، باب: ومن سورة بني إسرائيل، ٥/٣٠٨، الرقم: ٣١٤٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٢٣٨، الرقم: ٥٥٠٩۔

فَيَفْزَعُ النَّاسُ ثَلَاثَ فَزَعَاتٍ، فَيَأْتُونَ آدَمَ، فَيَقُوْلُوْنَ: أَنْتَ أَبُوْنَا آدَمُ، فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، فَيَقُوْلُ: إِنِّي أَذْنَبْتُ ذَنْبًا أُهْبِطْتُ مِنْهُ إِلَى الْأَرْضِ، وَلَكِنِ ائْتُوْا نُوْحًا فَيَأْتُوْنَ نُوْحًا، فَيَقُوْلُ: إِنِّي دَعَوْتُ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ دَعْوَةً فَأُهْلِكُوا، وَلَكِنِ اذْهَبُوْا إِلَى إِبْرَاهِيْمَ فَيَأْتُوْنَ إِبْرَاهِيْمَ، فَيَقُوْلُ: إِنِّي كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْهَا كَذِبَةٌ إِلَّا مَا حَلَّ بِهَا عَنْ دِيْنِ اللهِ، وَلَكِنِ ائْتُوْا مُوْسَى فَيَأْتُوْنَ مُوْسَى، فَيَقُوْلُ: إِنِّي قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا وَلَكِنِ ائْتُوْا عِيْسَى. فَيَأْتُوْنَ عِيْسَى، فَيَقُوْلُ: إِنِّي عُبِدْتُ مِنْ دُوْنِ اللهِ وَلَكِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا، قَالَ: فَيَأْتُوْنَنِي، فَأَنْطَلِقُ مَعَهُمْ، قَالَ ابْنُ جُدْعَانَ: قَالَ أَنَسٌ: فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: فَآخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَأُقَعْقِعُهَا، فَيُقَالُ: مَنْ هَذَا؟ فَيُقَالُ مُحَمَّدٌ فَيَفْتَحُوْنَ لِي وَيُرَحِّبُوْنَ بِي، فَيَقُوْلُوْنَ: مَرْحَبًا فَأَخِرُّ سَاجِدًا، فَيُلْهِمُنِي اللهُ مِنَ الثَّنَاءِ وَالْحَمْدِ فَيُقَالُ لِي: ارْفَعْ رَأْسَكَ وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَقُلْ يُسْمَعْ لِقَوْلِكَ، وَهُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِي قَالَ اللهُ: ﴿عَسَى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ○﴾ [الإسراء، ١٧: ٧٩] قَالَ سُفْيَانُ: لَيْسَ عَنْ أَنَسٍ إِلَّا هَذِهِ الْكَلِمَةُ فَآخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَأُقَعْقِعُهَا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيْثَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں قیامت کے دن تمام اولادِ آدم کا قائد ہوں گا اور مجھے اس پر فخر نہیں۔ حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور کوئی فخر نہیں، حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے علاوہ سارے لوگ اس دن میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور مجھے کوئی فخر نہیں۔ میں ہی وہ ہوں جس سے سب سے پہلے زمین شق ہوگی اور مجھے کوئی فخر نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ تین بار گھبرانے کے بعد حضرت آدم علیہ السلام کے پاس حاضر ہو کر عرض کریں

گے: آپ ہمارے باپ ہیں اپنے رب سے ہماری شفاعت کیجئے۔ آپ فرمائیں گے: مجھ سے لغزش واقع ہوئی جس کے باعث مجھے زمین پر اترنا پڑا تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ، پھر وہ نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے تو آپ فرمائیں گے: میں نے زمین پر ایک دعا مانگی جس کے باعث سارے لوگ ہلاک کردیئے گئے تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو آپ فرمائیں گے میں نے تین مرتبہ (بظاہر) خلافِ واقعہ بات کہی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انہوں نے ان تینوں باتوں سے دینِ الٰہی کو بچانے کے لئے حیلہ کیا، حضرت ابراہیم فرمائیں گے حضرت موسیٰ کے پاس جاؤ، وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے تو آپ فرمائیں گے: میں نے ایک آدمی کو قتل کیا تھا تم عیسیٰ کے پاس جاؤ، وہ سب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے تو وہ فرمائیں گے: لوگوں نے اللہ عزوجل کے علاوہ مجھے بھی معبود بنا لیا تھا تم حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں جاؤ، آپ ﷺ فرماتے ہیں: پھر وہ میرے پاس آئیں گے تو میں ان کے ساتھ چلوں گا۔ ابنِ جدعان (راویٔ حدیث) کہتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا گویا کہ میں اب بھی حضور ﷺ کو دیکھ رہا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: میں جنت کے دروازے کی زنجیر پکڑ کر کھٹکھٹاؤں گا، تو کہا جائے گا: کون؟ جواب دیا جائے گا: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ چنانچہ وہ میرے لئے دروازہ کھولیں گے اور مجھے مرحبا کہیں گے، میں (اللہ عزوجل کے سامنے) سجدہ ریز ہوجاؤں گا تو اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی حمد و ثناء کا کچھ حصہ الہام فرمائے گا۔ مجھے کہا جائے گا: سر اٹھایئے، مانگئے آپ کو عطا کیا جائے گا، شفاعت کیجئے قبول کی جائے گی اور فرمایئے آپ کی بات مانی جائے گی۔ (آپ ﷺ نے فرمایا) یہی وہ مقامِ محمود ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گاo﴾۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض راویوں نے بواسطہ ابونضرہ، حضرت ابنِ عباس رضي الله عنهما سے اس حدیث کو مفصل روایت کیا ہے۔

۵. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًاo﴾ [بني إسرائيل، ١٧: ٧٩] **قَالَ: اَلْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ: الشَّفَاعَةُ. يُعَذِّبُ اللهُ قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْإِيْمَانِ بِذُنُوْبِهِمْ ثُمَّ يُخْرِجُهُمْ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَيُؤْتَى بِهِمْ نَهَرًا، يُقَالُ لَهُ: الْحَيَوَانُ. فَيَغْتَسِلُوْنَ فِيْهِ ثُمَّ يَدْخُلُوْنَ**

۵: أخرجه الخوارزمي في جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ١/ ١٤٨۔

الْجَنَّةَ، فَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيُّوْنَ، ثُمَّ يَطْلُبُوْنَ مِنَ اللهِ تَعَالَى فَيُذْهِبُ عَنْهُمْ ذٰلِكَ الْإِسْمَ. رَوَاهُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گاo﴾ کے بارے میں فرمایا: مقامِ محمود شفاعت ہے۔ اللہ تعالیٰ ایمان والوں میں سے ایک قوم کو ان کے گناہوں کے باعث عذاب دے گا، پھر محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی شفاعت سے انہیں (جہنم) سے نکال کر ایسی نہر کے پاس لایا جائے گا جسے حیات آور کہا جاتا ہے۔ پس وہ اس میں غسل کریں گے اور پھر جنت میں داخل ہو جائیں گے، انہیں (جنت میں) جہنمی کہہ کر پکارا جائے گا۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ سے (اس نام کے خاتمہ کا) مطالبہ کریں گے تو وہ اس نام کو ان سے ختم کر دے گا۔‘‘

اسے امام اعظم ابو حنیفہ نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: فِي قَوْلِ تَعَالَى: ﴿عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًاo﴾ [بني إسرائيل، ١٧: ٧٩] **قَالَ: يُخْرِجُ اللهُ قَوْمًا مِنَ النَّارِ مِنْ أَهْلِ الْإِيْمَانِ وَالْقِبْلَةِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَذٰلِكَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ. فَيُؤْتَى بِهِمْ نَهَرًا، يُقَالُ لَهُ: الْحَيَوَانُ. فَيُلْقَوْنَ فِيْهِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الثَّعَارِيْرُ، ثُمَّ يَخْرُجُوْنَ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ، فَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيُّوْنَ، وَيَطْلُبُوْنَ مِنَ اللهِ تَعَالَى أَنْ يُذْهِبَ عَنْهُمْ ذٰلِكَ الْإِسْمَ فَيُذْهِبَهُ عَنْهُمْ. رَوَاهُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ.**

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گاo﴾ کے بارے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایمان والوں اور اہلِ قبلہ میں سے ایک قوم کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے جہنم سے نکالے گا، یہی مقامِ محمود ہے۔ پس انہیں ایسی نہر کے پاس لایا جائے گا جسے حیات آور کہا جاتا ہے۔ پھر انہیں اس میں ڈال دیا جائے گا تو وہ اس میں ایسے اُگیں گے جیسے سفید ککڑیاں اُگتی ہیں، بعد ازاں وہ (اس نہر سے نکل کر)

٦: أخرجه الخوارزمي في جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ١/١٥٢۔

جنت میں داخل ہو جائیں گے تو انہیں (اس میں) جہنمی کہہ کر پکارا جائے گا۔ وہ اﷲ تعالیٰ سے (اس نام کے خاتمے کا) مطالبہ کریں گے تو وہ اس نام کو ان سے ختم کر دے گا۔‘‘

اسے امام ابو حنیفہ نے روایت کیا ہے۔

۷. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ: الشَّفَاعَةُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مقامِ محمود (حضور نبی اکرم ﷺ کا) شفاعت (فرمانا) ہے۔‘‘ اِسے امام احمد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۸. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰی ﴿عَسٰٓی أَنْ يَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ [بني إسرائيل، ١٧: ٧٩] **قَالَ: وَهُوَ الْمَقَامُ الَّذِي أَشْفَعُ لِأُمَّتِي فِيْهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.**

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اﷲ تعالیٰ کے فرمان ﴿یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا﴾ کے بارے فرمایا: یہ وہ مقام ہے جس میں، میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا۔‘‘ اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۹. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: حَدَّثَنِي نَبِيُّ اللهِ ﷺ: إِنِّي لَقَائِمٌ أَنْتَظِرُ أُمَّتِي تَعْبُرُ عَلَى الصِّرَاطِ، إِذْ جَاءَنِي عِيْسَى، فَقَالَ: هٰذِهِ الْأَنْبِيَاءُ قَدْ جَاءَتْکَ؟ يَا مُحَمَّدُ،

:۷ أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٤٧٨، الرقم: ١٠٢٠٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/ ٢٨١، الرقم: ٢٩٩، وأبو نعيم الأصبهاني في حلية الأولياء، ٨/ ٣٧٢۔

:۸ أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٤٤١، الرقم: ٩٦٨٤، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/ ٥٩، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٨/ ٤٥٤۔

:۹ أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ١٧٨، الرقم: ١٢٨٢٤، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٧/ ٢٤٩، الرقم: ٢٦٩٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/ ٢٣٥، الرقم: ٥٥٠٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٣٧٣۔

يَسْأَلُوْنَ. أَوْ قَالَ: يَجْتَمِعُوْنَ إِلَيْکَ. وَيَدْعُوْنَ اللهَ ﷻ أَنْ يُفَرِّقَ جَمْعَ الْأُمَمِ إِلَی حَيْثُ يَشَاءُ اللهُ لَهُمْ لِغَمِّ مَا هُمْ فِيْهِ، وَالْخَلْقُ مُلْجَمُوْنَ فِي الْعَرَقِ، وَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَهُوَ عَلَيْهِ کَالزَّکْمَةِ وَأَمَّا الْکَافِرُ فَيَتَغَشَّاهُ الْمَوْتُ. قَالَ: قَالَ لِعِيْسَی: إِنْتَظِرْ حَتَّی أَرْجِعَ إِلَيْکَ. قَالَ: فَذَهَبَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ حَتَّی قَامَ تَحْتَ الْعَرْشِ، فَلَقِيَ مَا لَمْ يَلْقَ مَلَکٌ مُصْطَفًی وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ. فَأَوْحَی اللهُ إِلَی جِبْرِيْلَ: إِذْهَبْ إِلَی مُحَمَّدٍ، فَقُلْ لَهُ: إِرْفَعْ رَأْسَکَ، سَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ. قَالَ: فَشُفِّعْتُ فِي أُمَّتِي أَنْ أُخْرِجَ مِنْ کُلِّ تِسْعَةٍ وَتِسْعِيْنَ إِنْسَانًا وَّاحِدًا. قَالَ: فَمَا زِلْتُ أَتَرَدَّدُ عَلَی رَبِّي ﷻ، فَلَا أَقُوْمُ مَقَامًا إِلَّا شُفِّعْتُ، حَتَّی أَعْطَانِيَ اللهُ مِنْ ذَالِکَ أَنْ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِکَ مِنْ خَلْقِ اللهِ مَنْ شَهِدَ أَنَّهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ يَوْمًا وَاحِدًا مُخْلِصًا وَمَاتَ عَلَی ذَالِکَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں پل صراط پر کھڑا اپنی امت کے اسے عبور کرنے کا انتظار کر رہا ہوں گا کہ اس اثناء میرے پاس عیسیٰ علیہ السلام تشریف لا کر کہیں گے: اے محمد (ﷺ)! یہ انبیاء آپ کے پاس آئے ہیں یا آپ کے پاس اکٹھے ہو کر آئے ہیں (راوی کو شک ہے) اور اللہ تعالیٰ سے عرض کر رہے ہیں کہ وہ تمام گروہوں کو اپنی منشاء کے مطابق الگ کر دے تاکہ انہیں پریشانی سے نجات مل جائے۔ اس دن ساری مخلوق پسینے میں ڈوبی ہوگی، مومن پر اس کا اثر ایسے ہوگا جیسے زکام (میں ہلکا پھلکا پسینہ) اور جو کافر ہوگا اس پر جیسے موت وارد ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پس میں عیسیٰ سے کہوں گا: ذرا ٹھہریئے جب تک کہ میں آپ کے پاس لوٹوں۔ راوی کہتے ہیں: حضور ﷺ تشریف لے جائیں گے یہاں تک کہ عرش کے نیچے کھڑے ہوں گے، پس آپ ﷺ کو وہ شرفِ باریابی حاصل ہوگا جو کسی برگزیدہ فرشتہ کو حاصل ہوا نہ کسی نبی مرسل کو۔ پھر اللہ تعالیٰ جبریل علیہ السلام کو وحی فرمائے گا کہ محمد ﷺ کے پاس جا کر کہو: اپنا سر اٹھایئے، مانگیے آپ کو عطا کیا جائے گا اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ حضور ﷺ نے فرمایا: پس میری امت کے حق میں میری شفاعت قبول کی جائے گی کہ ہر ۹۹ لوگوں میں سے ایک کو نکالتا جاؤں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں بار

بار اپنے رب کے حضور جاؤں گا اور جب بھی اس کے حضور کھڑا ہوں گا میری شفاعت قبول کی جائے گی۔ حتی کہ اللہ تعالیٰ مجھے شفاعت کا مکمل اختیار عطا کر کے فرمائے گا: محمد (ﷺ)! اپنی امت اور اللہ کی مخلوق میں سے ہر اس شخص کو بھی جنت میں داخل کر دیجیے جس نے ایک دن بھی اخلاص کے ساتھ یہ گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اسی پر اس کو موت آئی ہو۔‘‘

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔ امام منذری اور ہیثمی نے کہا ہے: اس حدیث کے اشخاص صحیح حدیث کے اشخاص ہیں۔

۱۰. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يُحْبَسُ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَهْتَمُّوْنَ لِذَلِكَ، فَيَقُوْلُوْنَ: لَوِ اسْتَشْفَعْنَا عَلَى رَبِّنَا عزوجل فَيُرِيْحُنَا مِنْ مَكَانِنَا. فَيَأْتُوْنَ آدَمَ، فَيَقُوْلُوْنَ: أَنْتَ أَبُوْنَا، خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ، وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ، فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ. قَالَ: فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ. وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ أَكْلَهُ مِنَ الشَّجَرَةِ وَقَدْ نُهِيَ عَنْهَا، وَلَكِنِ ائْتُوْا نُوْحًا أَوَّلَ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ. قَالَ: فَيَأْتُوْنَ نُوْحًا، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ. وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ: سُؤَالَهُ اللهَ عزوجل بِغَيْرِ عِلْمٍ، وَلَكِنِ ائْتُوْا إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ. فَيَأْتُوْنَ إِبْرَاهِيْمَ، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ... وَلَكِنِ ائْتُوْا مُوْسَى عَبْدًا كَلَّمَهُ اللهُ تَكْلِيْمًا، وَأَعْطَاهُ التَّوْرَاةَ. قَالَ: فَيَأْتُوْنَ مُوْسَى، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ قَتْلَهُ الرَّجُلَ. وَلَكِنِ ائْتُوْا عِيْسَى عَبْدَ اللهِ وَرَسُوْلَهُ وَكَلِمَةَ اللهِ وَرُوْحَهُ. فَيَأْتُوْنَ عِيْسَى، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَلَكِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا عَبْدَ اللهِ وَرَسُوْلَهُ.

قَالَ: فَيَأْتُوْنِي، فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي عزوجل فِي دَارِهِ، فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ، فَإِذَا

۱۰: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ۲٤٤، الرقم: ۱۳٥٦۲، وابن أبي عاصم في السنة، ۲/ ۳۷٤، الرقم: ۸۰٤۔

www.MinhajBooks.com

رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدَعَنِي، ثُمَّ يَقُوْلُ: إِرْفَعْ رَأْسَکَ يَا مُحَمَّدُ، وَقُلْ تُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَسَلْ تُعْطَ. فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَحْمَدُ رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَأُخْرِجُهُمْ فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ. وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ. قَالَ: ثُمَّ أَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي عَزَّوَجَلَّ الثَّانِيَةَ، فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ، فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدَعَنِي، ثُمَّ يَقُوْلُ: إِرْفَعْ رَأْسَکَ مُحَمَّدُ، وَقُلْ تُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَسَلْ تُعْطَ. فَأَرْفَعُ رَأْسِي، وَأَحْمَدُ رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَأُخْرِجُهُمْ فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ. قَالَ هَمَّامٌ: وَأَيْضًا سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ. قَالَ: ثُمَّ أَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي ﷻ الثَّالِثَةَ، فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدَعَنِي، ثُمَّ يَقُوْلُ: ارْفَعْ مُحَمَّدُ، وَقُلْ تُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَسَلْ تُعْطَ. فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَحْمَدُ رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَأُخْرِجُ فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ. قَالَ هَمَّامٌ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، فَلَا يَبْقَى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ. أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ.

ثُمَّ تَلَا قَتَادَةُ: ﴿عَسٰٓی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ [بني إسرائيل، ١٧: ٧٩] قَالَ: هُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِي وَعَدَ اللهُ ﷻ نَبِيَّهُ ﷺ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ایمان والوں کو روک لیا جائے گا تو وہ اس سے غمگین ہوکر آپس میں کہیں گے: ہمیں اپنے پروردگار کے ہاں کوئی سفارشی چاہئے جو ہمیں اس سے راحت فراہم کرے۔ پس وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس

حاضر ہو کر عرض کریں گے: آپ ہمارے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے تخلیق فرمایا اور آپ کے لئے ملائکہ کو سجدہ کرایا اور آپ کو ہر چیز کے نام سکھلا دیئے تو آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیں۔ وہ فرمائیں گے: میں اس منصب پر فائز نہیں اور اپنے درخت سے کھانے کا ذکر کریں گے جس سے انہیں منع کیا گیا تھا، لیکن تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ پہلے نبی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اہلِ زمین کی طرف مبعوث فرمایا۔ وہ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے تو وہ فرمائیں گے: میں اس منصب پر فائز نہیں اور بغیر علم کے اللہ تعالیٰ سے سوال کرنے کی خطا کا ذکر کریں گے، بلکہ تم اللہ تعالیٰ کے خلیل، ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ پس وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ فرمائیں گے: میں اس منصب پر فائز نہیں۔۔۔ تم اس کے بندہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا ہے اور ان کو تورات عطا کی ہے۔ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ فرمائیں گے: میں اس پر فائز نہیں اور ایک شخص کو قتل کرنے کی اپنی خطا کا ذکر کریں گے، لیکن تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ کے بندے، اس کے رسول، اللہ کے کلمے اور اس کی روح ہیں۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے تو وہ فرمائیں گے: میں اس منصب پر نہیں، لیکن تم محمد ﷺ کے پاس جاؤ جو اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

’’آپ ﷺ نے فرمایا: وہ میرے پاس آئیں گے تو میں اپنے رب سے اس کے گھر میں داخلے کی اجازت چاہوں گا تو مجھے اذن دیا جائے گا۔ پس رب کو دیکھتے ہی میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے اسی حالت پر رکھے گا پھر فرمائے گا: محمد (ﷺ)! اپنا سر اٹھایئے، کہیے آپ کو سنا جائے گا، شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی اور سوال کیجئے آپ کو عطا کیا جائے گا۔ فرماتے ہیں: میں اپنا سر اٹھا کر اللہ تعالیٰ کے سکھائے ہوئے کلمات سے حمد و ثنا کروں گا۔ پھر میں سفارش کروں گا تو وہ میرے لئے حد مقرر فرمائے گا لہٰذا میں انہیں دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ پھر دوسری بار میں اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا تو مجھے اذن دیا جائے گا۔ پس اس کو دیکھتے ہی میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے اس حال پر رکھے گا پھر فرمائے گا: محمد (ﷺ)! اپنا سر اُٹھایئے! کہیے آپ کو سنا جائے گا، شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی اور سوال کیجئے آپ کو عطا کیا جائے گا۔ فرماتے ہیں: میں اپنا سر اٹھا کر اپنے رب کی ان کلمات سے حمد و ثنا کروں گا جو وہ مجھے سکھلائے گا۔ پھر میں شفاعت کروں گا تو وہ میرے لئے حد مقرر فرمائے گا پس میں انہیں دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ پھر تیسری بار میں اپنے رب سے اجازت طلب کروں

گا۔ پس اس کو دیکھتے ہی سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے اس حال پر رکھے گا پھر فرمائے گا: محمد (ﷺ)! اپنا سر اٹھایئے! کہیے آپ کو سنا جائے گا، شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی اور سوال کیجئے آپ کو عطا کیا جائے گا۔ فرماتے ہیں: میں اپنا سر اٹھا کر اپنے رب کی ان کلمات سے حمد وثنا کروں گا جو وہ مجھے سکھلائے گا۔ پھر میں شفاعت کروں گا تو وہ میرے لئے حد مقرر فرمائے گا پس میں انہیں دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ اب جہنم میں صرف وہ رہ جائے گا جسے قرآن نے روکا ہے یعنی جس نے ہمیشہ رہنا ہے۔

''پھر حضرت قتادہ نے آیتِ مبارکہ تلاوت کی: ﴿یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گاo﴾ [بنی اسرائیل، ۱۷: ۷۹] فرمایا: یہی وہ مقامِ محمود ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے وعدہ کیا ہے۔'' اسے امام احمد اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

۱۱. عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضی الله عنه سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: فِي قَوْلِهِ عزوجل ﴿عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًاo﴾ [بني إسرائيل، ۱۷: ۷۹] قَالَ: يُجْمَعُ النَّاسُ فِي صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ، يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ، حُفَاةً عُرَاةً كَمَا خُلِقُوْا، سُكُوْتًا لَا تَتَكَلَّمُ نَفْسٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ. قَالَ: فَيُنَادِي: مُحَمَّدُ، فَيَقُوْلُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ، الْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ، وَعَبْدُكَ بَيْنَ يَدَيْكَ، وَلَكَ وَإِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجٰى مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، سُبْحَانَ رَبِّ الْبَيْتِ. فَذٰلِكَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِي قَالَ اللهُ: ﴿عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًاo﴾ [بني إسرائيل، ۱۷: ۷۹].

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ.

۱۱: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۲/ ۳۹۵، الرقم: ۳۳۸۴، والنسائي في السنن الكبرى، ۶/ ۳۸۱، الرقم: ۱۱۲۹۵، وابن أبي شيبة في المصنف، ۷/ ۱۳۹، الرقم: ۳۴۸۰۰، والطبراني في المعجم الأوسط، ۲/ ۳۶، الرقم: ۱۰۶۲، والطيالسي في المسند، ۱/ ۵۵، الرقم: ۴۱۴، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/ ۳۷۷، وقال: رجاله رجال الصحيح۔

’’حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گاo﴾ کے بارے فرماتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ روزِ آخرت لوگوں کو ایک ہموار میدان میں اکٹھا فرمائے گا، جہاں پکارنے والے کی آواز سب سنیں گے اور سب نظر آتے ہوں گے، لوگ اسی طرح عریاں ہوں گے جس طرح پیدا ہوئے تھے اور سب خاموش ہوں گے اِذنِ الٰہی کے بغیر کسی کو بولنے کی جرات نہیں ہو گی۔ (اللہ رب العزت) آواز دے گا: محمد (ﷺ)! آپ ﷺ فرمائیں گے: اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں اور تیری اطاعت کے لئے مستعد ہوں، ساری بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے، اور کسی شر کو تیرے آگے کوئی چارہ نہیں، جس کو تُو ہدایت سے نوازے وہی ہدایت یافتہ ہے، تیرا بندہ تیری بارگاہ میں حاضر ہے، میں تیرے ہی لئے ہوں اور میری دوڑ تیری ہی جانب ہے، تیری بارگاہ کے سوا کوئی پناہ گاہ اور جائے نجات نہیں۔ تیری ذاتِ بابرکات بلند اور پاک ہے، اے بیت اللہ کے رب۔ پس یہی مقامِ محمود ہے جس کا قرآن مجید میں ذکر آیا ہے: ﴿یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گاo﴾۔‘‘

اسے امام حاکم، نسائی، ابنِ ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے کہا ہے: شیخین کی شرط پر یہ حدیث صحیح ہے اور امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

١٢. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: تُمَدُّ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَدًّا لِعَظَمَةِ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ لَا يَكُوْنُ لِبَشَرٍ مِنْ بَنِي آدَمَ إِلَّا مَوْضِعُ قَدَمَيْهِ، ثُمَّ أُدْعَى أَوَّلَ النَّاسِ، فَأَخِرُّ سَاجِدًا ثُمَّ يُؤْذَنُ لِي فَأَقُوْمُ فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ، أَخْبَرَنِي هٰذَا لِجِبْرِيْلُ وَهُوَ عَنْ يَمِيْنِ الرَّحْمٰنِ. وَاللهِ! مَا رَآهُ جِبْرِيْلُ قَبْلَهَا قَطُّ، إِنَّكَ أَرْسَلْتَهُ إِلَيَّ؟ قَالَ: وَجِبْرِيْلُ سَاكِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ حَتّٰى يَقُوْلَ اللهُ: صَدَقَ. ثُمَّ يُؤْذَنُ لِي فِي الشَّفَاعَةِ، فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ، عِبَادُكَ عَبَدُوْكَ فِي أَطْرَافِ الْأَرْضِ فَذَالِكَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

١٢: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤: ٦١٤، الرقم: ٨٧٠١، والحارث في المسند، ٢/١٠٠٨، الرقم: ١١٣١، وابن المبارك في الزهد، ١/ ١١١، الرقم: ٣٧٥، وأبو نعيم الأصبهاني في حلية الأولياء، ٣/ ١٤٥۔

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز سطحِ زمین کو عظمتِ رحمٰن کے سبب اتنا کم کر دیا جائے گا کہ کسی بھی بشر کے لئے فقط اپنا پاؤں رکھنے کے لئے جگہ ہو گی۔ پھر سب انسانوں سے پہلے مجھے بلایا جائے گا تو میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پھر مجھے اذنِ کلام دیا جائے گا تو میں کھڑا ہو کر عرض کروں گا: اے میرے رب! یہ ہے وہ جبرئیل جس نے مجھے خبر دی، اور وہ اللہ کے دائیں طرف ہوں گے، اللہ کی قسم! میں نے جبریل کو ایسی حالت میں پہلے کبھی نہیں دیکھا، تُو نے اس کو میری طرف بھیجا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جبرئیل خاموش کھڑے ہوں گے، کچھ کلام نہیں کریں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس نے سچ کہا، پھر مجھے اذنِ شفاعت دیا جائے گا تو میں عرض کروں گا: اے میرے رب! تیرے بندے زمین میں ہر جگہ تیری عبادت کرتے تھے یہی وہ مقام (جہاں کھڑا ہوکر میں شفاعت کروں گا) مقامِ محمود ہوگا۔‘‘

اسے امام حاکم نے روایت کیا اور کہا ہے: شیخین کی شرط پر اس حدیث کی اسناد صحیح ہے۔

۱۳. عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: تُعْطَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَرَّ عَشْرِ سِنِينَ، ثُمَّ تُدْنَى مِنْ جَمَاجِمِ النَّاسِ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، قَالَ: فَيَأْتُوْنَ النَّبِيَّ ﷺ فَيَقُوْلُوْنَ: يَا نَبِيَّ اللهِ، أَنْتَ الَّذِي فَتَحَ اللهُ بِكَ، وَغَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ. وَقَدْ تَرَى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا. فَيَقُوْلُ: أَنَا صَاحِبُكُمْ! فَيَخْرُجُ يَحُوْشُ النَّاسَ حَتَّى يَنْتَهِي إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ، فَيَأْخُذُ بِحَلْقَةٍ فِي الْبَابِ مِنْ ذَهَبٍ، فَيَقْرَعُ الْبَابَ، فَيُقَالُ: مَنْ هٰذَا؟ فَيُقَالُ: مُحَمَّدٌ! فَيُفْتَحُ لَهُ، فَيَجِيْءُ حَتَّى يَقُوْمَ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ، فَيَسْجُدُ. فَيُنَادِي: إِرْفَعْ رَأْسَكَ، سَلْ تُعْطَهُ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَذٰلِكَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ. وَقَالَ

۱۳: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٦/ ٢٤٧، الرقم: ٦١١٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣٠٨، الرقم: ٣١٦٧٥، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/ ٣٨٣، الرقم: ٨١٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/ ٢٣٥، الرقم: ٥٥٠٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٧٢۔

الْمُنْذِرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

”حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن سورج دس سال کی مسافت سے گرم ہوگا، پھر (آہستہ آہستہ) وہ لوگوں کے گروہوں سے قریب ہو جائے گا، (انہوں نے پوری حدیث ذکر کی پھر) فرماتے ہیں: لوگ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کریں گے: اے اللہ کے نبی! آپ ہی وہ ذات ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے معاملۂ تخلیق اور نبوت کا آغاز فرمایا اور آپ کی خاطر آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہوں کو بخش دیا ہے۔ آپ ہماری حالت مشاہدہ فرما رہے ہیں لہٰذا آپ ہی اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیں، آپ ﷺ فرمائیں گے: میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ آپ ﷺ لوگوں کو جمع کرتے ہوئے جنت کے دروازے تک پہنچ جائیں گے، پس آپ ﷺ سونے کے دروازے کا کنڈا پکڑ کر کھٹکھٹائیں گے تو پوچھا جائے گا: کون ہے؟ فرمایا جائے گا: محمد (ﷺ)! اسے کھول دیا جائے گا تو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر سجدہ ریز ہو جائیں گے۔ وہ فرمائے گا: اپنا سر اٹھایئے، سوال کیجئے آپ کو عطا کیا جائے گا اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی، پس یہی مقامِ محمود ہے۔“

اسے امام طبرانی، ابن ابی شیبہ اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ امام منذری اور ہیثمی نے کہا ہے: اس کی اِسناد صحیح ہے۔

۱۴. عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ﴿عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ [بنی إسرائیل، ۱۷: ۷۹] قَالَ: يُجْلِسُنِي مَعَهُ عَلَى السَّرِيْرِ.

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضي الله عنهما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا﴾ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ رب العزت مجھے اپنے ساتھ پلنگ (خصوصی نشست) پر بٹھائے گا۔“

۱۴: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ۳/ ۵۸، الرقم: ۴۱۵۹، والسيوطي في الدر المنثور في التفسير بالمأثور، ۵/ ۲۸۷۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنه يَقُوْلُ: إِنَّ النَّاسَ يَصِيْرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُثًا، كُلُّ أُمَّةٍ تَتْبَعُ نَبِيَّهَا يَقُوْلُوْنَ: يَا فُلَانُ، اِشْفَعْ، يَا فُلَانُ، اِشْفَعْ، حَتّٰى تَنْتَهِيَ الشَّفَاعَةُ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم فَذَالِکَ يَوْمَ يَبْعَثُهُ اللهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: قیامت کے روز لوگ گروہ در گروہ اپنے اپنے نبی کے پیچھے چلیں گے اور عرض کریں گے: اے فلاں! ہماری شفاعت فرمائیے، اے فلاں! ہماری شفاعت فرمائیے حتی کہ طلبِ شفاعت کا سلسلہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آ کر ختم ہو جائے گا۔ یہی وہ دن ہے جب اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا۔'' اس حدیث کو امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ فِي قَوْلِ اللهِ عزوجل: ﴿عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ [بني إسرائيل، ١٧: ٧٩] قَالَ: يُجْلِسُهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ جِبْرِيْلَ عليه السلام، وَيَشْفَعُ لِأُمَّتِهِ. فَذٰلِکَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے اور حضرت جبریل علیہ السلام کے درمیان بٹھائے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اُمت کی شفاعت فرمائیں گے۔ یہی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقامِ محمود ہوگا۔''

٣. قَالَ ابْنُ جَرِيْرٍ الطَّبَرِيُّ رَحِمَهُ اللهُ: قَالَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ ذٰلِکَ هُوَ الْمَقَامُ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التفسير، باب قوله: عسى أن يبعثك ربك مقاماًمحموداً، ٤/١٧٤٨، الرقم: ٤٤٤١، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/ ٣٨١، الرقم: ١١٢٩٥، وابن منده في الإيمان، ٢/ ٨٧١، الرقم: ٩٢٧، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٠/٣٠٩، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/ ٥٦۔

٢: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٢/٦١، رقم: ١٢٤٧٤، والسيوطي في الدر المنثور في التفسير بالمأثور، ٥/٢٨٧۔

٣: أخرجه الطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ١٥/١٤٣۔

الَّذِي يَقُوْمُهُ ﷺ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِلشَّفَاعَةِ لِلنَّاسِ لِيُرِيْحَهُمْ رَبُّهُمْ مِنْ عَظِيْمِ مَا هُمْ فِيْهِ مِنْ شِدَّةِ ذٰلِکَ الْيَوْمِ.

''امام ابن جریر طبری رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ اکثر اہلِ علم بیان کرتے ہیں کہ اس مقام سے مراد وہ مقام ہے جس پر حضور نبی اکرم ﷺ روزِ قیامت لوگوں کی شفاعت کے لئے فائز ہوں گے تاکہ انہیں ان کا رب اس عظیم آزمائش و مصیبت سے نجات دلائے جس میں وہ اس دن مبتلا ہوں گے۔''

٤. عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ: ﴿عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ [بني إسرائيل، ١٧: ٧٩] قَالَ: يُجْلِسُهُ مَعَهُ عَلَى عَرْشِهِ.

''حضرت مجاہدؒ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان - ﴿یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا﴾ - کے بارے میں فرماتے ہیں: اللہ رب العزت آپ کو اپنے ساتھ عرش پر بٹھائے گا۔''

٥. قال عبد الله ابن السلام: إنّ محمدا يوم القيامة على كرسيّ الربّ بين يدي الرّبّ تبارک وتعالٰى.

''حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بے شک حضرت محمد ﷺ روزِ قیامت اللہ رب العزت کے بالکل سامنے، باری تعالیٰ کی رکھوائی گئی کرسی پر تشریف فرما ہوں گے۔''

٦. قال ابن كثير في تفسير هذه الآية ﴿وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّکَ﴾ [بني إسرائيل، ١٧: ٧٩]: اِفعل هذا الّذي أمرتک به، لنقيمک يوم القيامة مقامًا يحمدک فيه الخلائق كلّهم وخالقهم تبارک وتعالى.

''علامہ ابن کثیر اس آیت ﴿وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّکَ﴾ کی تفسیر میں بیان کرتے

٤: أخرجه الطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ١٥/٩٨، والسيوطي في الدر المنثور في التفسير بالمأثور، ٥/٢٨٧، وابن حجر العسقلاني في فتح الباري، ١١/٤٢٦

٥: أخرجه الطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ١٥/١٤٨، وابن حجر العسقلاني في فتح الباري، ١١/٤٨٠، والعيني في عمدة القاري، ٢٣/١٢٣۔

٦: ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٥/١٠٣۔

ہیں: اے محبوب! آپ یہ عمل (نمازِ تہجد) ادا کیجیے جس کا کہ آپ کو حکم دیا گیا ہے تاکہ روزِ قیامت آپ کو اس مقام پر فائز کیا جائے جس پر تمام مخلوقات اور خود خالقِ کائنات بھی آپ کی حمد و ثناء بیان فرمائے گا۔‘‘

۷. قال الإمام الخازن: المقام المحمود هو مقام الشّفاعة لأنّه يحمده فيه الأوّلون والآخرون.

’’امام خازن فرماتے ہیں کہ مقام محمود ہی مقام شفاعت ہے کیونکہ اس مقام پر اوّلین و آخرین آپ ﷺ کی تعریف کریں گے۔‘‘

۸. قال ابن الحجر العسقلاني: روى ابن أبي حاتم من طريق سعيد بن أبي هلال أنّه بلغه أنّ المقام المحمود الّذي ذكره الله أنّ النّبيّ ﷺ يكون يوم القيامة بين الجبار وبين جبريل فيغبطه بمقامه ذلك أهل الجمع.

’’امام ابن حجر عسقلانی بیان کرتے ہیں کہ ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن ابو ہلال کے طریق سے روایت کیا ہے کہ انہیں یہ خبر پہنچی ہے کہ مقامِ محمود جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ذکر کیا ہے وہ یہ ہے کہ روزِ قیامت حضور نبی اکرم ﷺ اللہ رب العزت اور حضرت جبریل علیہ السلام کے درمیان (عرش پر) جلوہ افروز ہوں گے۔ آپ ﷺ کے اس مقام و مرتبہ کو دیکھ کر جمیع مخلوق آپ ﷺ پر رشک کرے گی۔‘‘

۹. قَالَ الشَّوْكَانِيُّ في قوله تعالى: ﴿عَسٰٓی اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ [بني إسرائيل، ۱۷: ۷۹]: **القول الثالث: أن المقام المحمود هو أن الله تعالٰى يجلس محمدا ﷺ معه على كرسيّه، حكاه ابن جرير عن فرقة منهم مجاهد، وقد ورد في ذلك حديث، وحكى النقاش عن أبي داود السجسْتَانيّ أنه قال: من أنكر هذا الحديث فهو عندنا مُتَّهَمٌ، ما زال أهل العلم**

۷: الإمام الخازن في لباب التأويل في معاني التنزيل، ۳/۱۴۲، ۱۴۳۔

۸: أخرجه ابن الحجر العسقلاني في فتح الباري، ۸/۴۶۵۔

۹: أخرجه الشوكاني في فتح القدير، ۳/۲۵۲۔

يتحدّثون بهذا الحديث.

''علامہ شوکانی مقامِ محمود کے بارے میں تیسرا قول بیان کرتے ہیں: ''مقامِ محمود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور نبی اکرم ﷺ کو اپنے ساتھ اپنی کرسی پر بٹھائے گا۔'' اس قول کو ابنِ جریر طبریؒ نے مفسرین کے ایک گروہ سے روایت کیا ہے جن میں حضرت مجاہد التابعی بھی شامل ہیں۔ اس باب میں حدیث بھی وارد ہوئی ہے۔ نقاش نے حضرت ابو داود کا قول بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: ''جس نے اس حدیث کا انکار کیا وہ ہمارے نزدیک تہمت زدہ ہے۔'' اہلِ علم کثرت سے اس حدیث کو روایت کرتے آئے ہیں۔''

www.MinhajBooks.com

فَصْلٌ فِي إِظْهَارِ عَظَمَةِ النَّبِيِّ بِشَفَاعَتِهِ ﷺ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

﴿روزِ قیامت حضور ﷺ کی شفاعت کے سبب آپ کی عظمت کے اظہار کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ. (البقرة، ۲: ۲۵۵)

’’کون ایسا شخص ہے جو اس کے حضور اس کے اِذن کے بغیر سفارش کر سکے۔‘‘

۲. مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ؕ وَكَانَ اللهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ○ (النساء، ٤: ۸۵)

’’جو شخص کوئی نیک سفارش کرے تو اس کے لئے اس (کے ثواب) سے حصہ (مقرر) ہے، اور جو کوئی بری سفارش کرے تو اس کے لئے اس (کے گناہ) سے حصہ (مقرر) ہے، اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے○‘‘

۳. عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ○ (بنی اسرائیل، ۱۷: ۷۹)

’’یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا (یعنی وہ مقامِ شفاعتِ عظمٰی جہاں جملہ اوّلین و آخرین آپ کی طرف رجوع اور آپ کی حمد کریں گے)○‘‘

٤. لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ○ (مریم، ۱۹: ۸۷)

’’(اس دن) لوگ شفاعت کے مالک نہ ہوں گے سوائے ان کے جنہوں نے (خدائے) رحمٰن سے وعدۂ (شفاعت) لے لیا ہے○‘‘

۵. يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَ رَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ○

(طه، ۲۰: ۱۰۹)

’’اس دن سفارش سود مند نہ ہوگی سوائے اس شخص (کی سفارش) کے جسے (خدائے) رحمٰن نے

اذن (و اجازت) دے دی ہے اور جس کی بات سے وہ راضی ہوگیا ہے (جیسا کہ انبیاء و مرسلین، اولیاء، متقین، معصوم بچوں اور دیگر کئی بندوں کا شفاعت کرنا ثابت ہے)o‘‘

٦. یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یَشْفَعُوْنَ لا اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰی وَ هُمْ مِّنْ خَشْیَتِهٖ مُشْفِقُوْنَo (الأنبياء، ۲۱: ۲۸)

’’وہ (اللہ) ان چیزوں کو جانتا ہے جو ان کے سامنے ہیں اور جو ان کے پیچھے ہیں اور وہ (اس کے حضور) سفارش بھی نہیں کرتے مگر اس کے لئے (کرتے ہیں) جس سے وہ خوش ہوگیا ہو اور وہ اس کی ہیبت وجلال سے خائف رہتے ہیںo‘‘

٧. وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ط حَتّٰیٓ اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا لا قَالَ رَبُّکُمْ ط قَالُوا الْحَقَّ ج وَهُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُo (سبا، ۳٤: ۲۳)

’’اور اس کی بارگاہ میں شفاعت نفع نہ دے گی سوائے جس کے حق میں اس نے اِذن دیا ہوگا، یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور کردی جائے گی تو وہ (سوالاً) کہیں گے کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ وہ (جواباً) کہیں گے ’حق فرمایا‘ (یعنی اذن دے دیا) وہی نہایت بلند، بہت بڑا ہےo‘‘

٨. وَلَا یَمْلِکُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَo (الزخرف، ٤۳: ۸٦)

’’اور جن کی یہ (کافر لوگ) اللہ کے سوا پرستش کرتے ہیں وہ (تو) شفاعت کا (کوئی) اختیار نہیں رکھتے مگر (ان کے برعکس شفاعت کا اختیار ان کو حاصل ہے) جنہوں نے حق کی گواہی دی اور وہ اسے (یقین کے ساتھ) جانتے بھی تھےo‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ مَعْبَدِ بْنِ هِلَالٍ الْعَنَزِيِّ قَالَ: اجْتَمَعْنَا نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَذَهَبْنَا إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَذَهَبْنَا مَعَنَا بِثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ إِلَيْهِ يَسْأَلُهُ لَنَا عَنْ حَدِيْثِ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: كلام الرب مع الأنبياء وغيره،—

الشَّفَاعَةِ فَإِذَا هُوَ فِي قَصْرِهِ فَوَافَقْنَاهُ يُصَلِّي الضُّحَى فَاسْتَأْذَنَّا فَأَذِنَ لَنَا وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَى فِرَاشِهِ فَقُلْنَا لِثَابِتٍ: لَا تَسْأَلْهُ عَنْ شَيْءٍ أَوَّلَ مِنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ: يَا أَبَا حَمْزَةَ، هَؤُلَاءِ إِخْوَانُكَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ جَاءُوكَ يَسْأَلُونَكَ عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ: اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيمَ فَإِنَّهُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ فَيَأْتُوْنَ إِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوْسَى فَإِنَّهُ كَلِيْمُ اللهِ فَيَأْتُوْنَ مُوْسَى فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيْسَى فَإِنَّهُ رُوْحُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ فَيَأْتُوْنَ عِيْسَى فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ ﷺ فَيَأْتُوْنِي فَأَقُوْلُ: أَنَا لَهَا فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي وَيُلْهِمُنِي مَحَامِدَ أَحْمَدُهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي الْآنَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ وَأَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيَقُوْلُ: يَا مُحَمَّدُ، ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ، أُمَّتِي أُمَّتِي فَيَقُوْلُ: انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيْرَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُوْدُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ، ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ، أُمَّتِي أُمَّتِي فَيَقُوْلُ: انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي

--------- ٢٧٢٧/٦، الرقم: ٧٠٧٢، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: أدنى أهل الجنة منزلة فيها، ١٨٢/١، الرقم: ١٩٣، والترمذي في الصحيح، أبواب: الزهد، باب: ما جاء في الشفاعة، ٦٦/٢، الرقم: ٤٤٣٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٦/٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٤٥٠/١١، الرقم: ١١٧٢٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢٨٥/١، الرقم: ٣٠٨، وابن حبان في الصحيح، ١٤/ ٣٧٧، الرقم: ٦٤٦٤، والدارمي في السنن، ٢٣٥/٢، الرقم: ٢٨٠٧۔

قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ أَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجْهُ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُوْدُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْکَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيَقُوْلُ: يَا مُحَمَّدُ، ارْفَعْ رَأْسَکَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَکَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ. فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ، أُمَّتِي أُمَّتِي. فَيَقُوْلُ: انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ کَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنَى أَدْنَى أَدْنَى مِثْقَالِ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ......

عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي کَمَا حَدَّثَکُمْ بِهِ قَالَ: ثُمَّ أَعُوْدُ الرَّابِعَةَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْکَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ، ارْفَعْ رَأْسَکَ وَقُلْ يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ. فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ، ائْذَنْ لِي فِيْمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ فَيَقُوْلُ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَکِبْرِيَائِي وَعَظَمَتِي لَأُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’معبد بن ہلال عنزی سے روایت کی ہے کہ اہل بصرہ سے ہم کچھ لوگ جمع ہو کر حضرت انس بن مالک کی خدمت میں گئے اور اپنے ساتھ حضرت ثابت کو بھی لے گئے تاکہ وہ ہمیں حدیثِ شفاعت سنانے کا ان سے مطالبہ کریں۔ جب ہم ان کی خدمت میں گئے تو وہ اپنے مکان میں چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے۔ ہم نے اجازت طلب کی تو ہمیں اجازت دے دی گئی اور وہ (یعنی حضرت انس بن مالک) اپنے بستر پر بیٹھے تھے۔ ہم نے ثابت سے کہا کہ حدیثِ شفاعت سے پہلے ان سے کسی اور چیز کے بارے میں نہ پوچھنا۔ انہوں نے کہا کہ اے ابوحمزہ! اہل بصرہ سے آپ کے یہ بھائی آپ سے حدیثِ شفاعت پوچھنے آئے ہیں۔ (حضرت انس بن مالک) بیان کرتے ہیں کہ ہم سے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز لوگ دریا کی موجوں کی مانند بے قرار ہوں گے۔ وہ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں اس کام کے لائق نہیں ہوں۔ تمہیں چاہیے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ کے خلیل ہیں۔ پس وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے، وہ فرمائیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں، تمہیں چاہیے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ کیونکہ وہ کلیم اللہ ہیں۔ پس وہ حضرت

موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں جائیں گے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں اس کام کا اہل نہیں ہوں، لیکن تمہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جانا چاہیے کیونکہ وہ روح اللہ اور اس کا کلمہ ہیں۔ پس وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں اس کام کے قابل نہیں۔ تمہیں محمد مصطفیٰ ﷺ کے پاس جانا چاہیے۔ پس وہ میری خدمت میں حاضر ہو جائیں گے تو میں کہوں گا کہ یہ تو میرا کام ہے۔ پس میں اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت مل جائے گی اور مجھے ایسی محامد (حمد کی جمع) کا الہام کیا جائے گا جن کے ساتھ میں حمد وثنا کروں گا اور مجھے وہ اب یاد نہیں ہیں۔ پس میں ان محامد کے ساتھ اس کی حمد وثنا کروں گا اور اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ مجھ سے کہا جائے گا کہ اے محمد (صلی اللہ علیك وسلم)! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی، مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: اے رب! میری اُمت، میری اُمت۔ پس فرمایا جائے گا کہ جاؤ اور جس کے دل میں جو کے برابر بھی ایمان ہو اسے جہنم سے نکال لو۔ میں جا کر یہی کروں گا۔ پھر واپس آ کر ان محامد کے ساتھ دوبارہ اس کی حمد وثنا بیان کروں گا اور اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ کہا جائے گا کہ اے محمد (صلی اللہ علیك وسلم)! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا کہ اے رب! میری اُمت، میری اُمت۔ پس فرمایا جائے گا کہ جاؤ اور جہنم سے اسے بھی نکال لو جس کے دل میں ذرے کے برابر یا رائی کے برابر بھی ایمان ہو۔ پس میں جا کر ایسا ہی کروں گا۔ پھر واپس آ کر ان محامد کے ساتھ اس کی حمد وثنا بیان کروں گا اور پھر اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پس فرمایا جائے گا کہ اے محمد (صلی اللہ علیك وسلم)! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا کہ اے رب! میری امت، میری امت۔ پس فرمایا جائے گا کہ جاؤ اور اسے بھی جہنم سے نکال لو جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی بہت ہی کم ایمان ہو۔ پس میں جا کر ایسا ہی کروں گا۔......

’’حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ (حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہی مروی یہ اضافہ) بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ پھر میں چوتھی دفعہ جاؤں گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد (صلی اللہ علیك وسلم)! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا کہ اے رب! مجھے ان کی اجازت بھی دیجئے جنہوں نے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کہا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ مجھے اپنی عزت، اپنے جلال، اپنی کبریائی اور عظمت

کی قسم ہے، میں ضرور دوزخ سے انہیں بھی نکال دوں گا جنہوں نے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کہا ہے۔‘‘

۲. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ الشَّمْسَ تَدْنُوْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حَتَّى يَبْلُغَ الْعَرَقُ نِصْفَ الْأُذُنِ. فَبَيْنَاهُمْ كَذٰلِكَ اسْتَغَاثُوْا بِآدَمَ عليه السلام، ثُمَّ بِمُوْسَى عليه السلام، ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز سورج لوگوں کے بہت قریب آ جائے گا یہاں تک کہ پسینہ نصف کانوں تک پہنچ جائے گا۔ لوگ اس حالت میں (پہلے) حضرت آدم علیہ السلام سے استغاثہ کرنے جائیں گے، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے، پھر بالآخر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے استغاثہ کریں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۳. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَنْتَظِرُوْنَهُ قَالَ: فَخَرَجَ حَتّٰى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ فَسَمِعَ حَدِيْثَهُمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَجَبًا: إِنَّ اللهَ عزوجل اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهِ خَلِيْلًا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا وَقَالَ آخَرُ: مَاذَا بِأَعْجَبَ مِنْ كَلَامِ مُوْسَى كَلَّمَهُ تَكْلِيْمًا وَقَالَ آخَرُ: فَعِيْسَى كَلِمَةُ اللهِ وَرُوْحُهُ وَقَالَ آخَرُ: آدَمُ اصْطَفَاهُ اللهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ وَقَالَ: قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَمُوْسَى نَجِيُّ اللهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَعِيْسَى رُوْحُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ أَلَا

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: من سأل الناس تكثرًا، ۲/۵۳۶، الرقم: ۱۴۰۵، والطبراني في المعجم الأوسط، ۸/۳۰، الرقم: ۸۷۲۵، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳/۲۶۹، الرقم: ۳۵۰۹، وابن منده في كتاب الإيمان، ۲/۸۵۴، الرقم: ۸۸۴، والديلمي في مسند الفردوس، ۲/۳۷۷، الرقم: ۳۶۷۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۳۷۱، ووثّقه۔

۳: أخرجه والترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في فضل النبي ﷺ، ۵/۵۸۷، الرقم: ۳۶۱۶، والدارمي في السنن، ۱/۳۹، الرقم: ۴۷، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۱/۵۶۱۔

وَأَنَا حَبِيْبُ اللهِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حِلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللهُ لِي فَيُدْخِلُنِيهَا وَمَعِي فُقَرَآءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ وَلَا فَخْرَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضي اللہ عنہما سے روایت ہے کہ چند صحابہ کرام ﷺ نبی اکرم ﷺ کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں آپ ﷺ تشریف لائے۔ جب آپ ﷺ قریب پہنچے تو ان صحابہ کو کچھ گفتگو کرتے ہوئے سنا۔ ان میں سے بعض نے کہا! تعجب کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا۔ دوسرے نے کہا یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے سے زیادہ تعجب خیز تو نہیں۔ ایک نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں کسی نے کہا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو چن لیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے۔ سلام کیا اور فرمایا: میں نے تمہاری گفتگو اور تمہارا تعجب کرنا سنا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں۔ بے شک وہ اسی طرح ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نجی اللہ ہیں۔ بے شک وہ اسی طرح ہیں‘ حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ ہیں اور کلمۃ اللہ ہیں۔ واقعی وہ اسی طرح ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا۔ وہ بھی یقیناً اسی طرح ہیں۔ مگر سنو! اچھی طرح آگاہ ہو جاؤ کہ (میری شان یہ ہے) میں اللہ کا حبیب ہوں اور (اس پر) مجھے کوئی فخر نہیں۔ میں قیامت کے دن (اللہ تعالیٰ کی) حمد کا جھنڈا اٹھانے والا ہوں اور مجھے کوئی فخر نہیں اور قیامت کے دن سب سے پہلے شفاعت کرنے والا میں ہوں گا اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی اور مجھے کوئی فخر نہیں۔ سب سے پہلے جنت کا کنڈا کھٹکھٹانے والا بھی میں ہوں گا۔ اللہ تعالیٰ میرے لئے اسے کھول دے گا اور مجھے اس میں داخل فرما دے گا۔ میرے ساتھ فقیر و غریب مؤمن ہونگے اور مجھے کوئی فخر نہیں۔ میں اولین و آخرین میں سب سے زیادہ مکرم و معزز ہوں۔ لیکن مجھے کوئی فخر نہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

٤. رَوَى أَبُوْ حَنِيْفَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿عَسَى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُوْدًا﴾ [بني

٤: أخرجه الخوارزمي في جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ١/١٤٧، ١٤٨، وأخرج ـ

اسرائیل، ۱۷: ۷۹] **قَالَ: اَلْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ: الشَّفَاعَةُ، يُعَذِّبُ اللهُ تَعَالَى قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْإِيْمَانِ بِذُنُوْبِهِمْ ثُمَّ يُخْرِجُهُمْ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَيُؤْتَى بِهِمْ نَهَرًا يُقَالُ لَهُ الْحَيَوَانُ، فَيَغْتَسِلُوْنَ فِيْهِ ثُمَّ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ، فَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيُّوْنَ، ثُمَّ يَطْلُبُوْنَ مِنَ اللهِ تَعَالَى فَيُذْهِبُ عَنْهُمْ ذٰلِكَ الْاِسْمَ. رَوَاهُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ.**

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بارے میں روایت کرتے ہیں: ﴿یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا (یعنی وہ مقامِ شفاعتِ عظمیٰ جہاں جملہ اوّلین و آخرین آپ ﷺ کی طرف رجوع اور آپ کی حمد کریں گے)﴾۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مقامِ محمود سے مراد شفاعت ہے، اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان میں سے ایک قوم کو ان کے گناہوں کے سبب عذاب دے گا، پھر انہیں محمد ﷺ کی شفاعت کے واسطہ سے (جہنم سے) نکالے گا تو انہیں نہرِ حیات پر لایا جائے گا۔ پس وہ اس میں غسل کر کے جنت میں داخل ہوں گے تو (وہاں) انہیں جہنمی کے نام سے پکارا جائے گا، پھر وہ اللہ تعالیٰ سے (اس نام کے خاتمہ کی) گزارش کریں گے تو وہ ان سے اس نام کو بھی ختم فرما دے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو حنیفہ نے روایت کیا ہے۔

۵. **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: شَفَاعَتِي لِأَهْلِ**

.... المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم مختصراً منهم: البخاري في الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: صفة الجنة والنار، ٥/٢٤٠١، الرقم: ٦١٩٨، وأبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: في الشفاعة، ٤/٢٣٦، الرقم: ٤٧٤٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٤٣٤۔

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع، باب: ما جاء في الشفاعة، ٤/ ٦٢٥، الرقم: ٢٤٣٥، وأبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: في الشفاعة، ٤/٢٣٦، الرقم: ٤٧٣٩، وابن ماجه عن جابر رضی اللہ عنہ في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الشفاعة، ٢/١٤٤١، الرقم: ٤٣١٠، والحاكم في المستدرك، ١/١٣٩، الرقم: ٢٢٨، وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين، وأبو يعلى في المسند، ٦/٤٠، الرقم: ٣٢٨٤، والطبراني في المعجم الصغير، ١/٢٧٢، الرقم: ٤٤٨، والطيالسي في المسند، ١/٢٣٣، الرقم: ١٦٦٩۔

الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری شفاعت میری امت کے ان افراد کے لئے ہے جنہوں نے کبیرہ گناہ کئے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابو داود نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٦. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَنْ يَشْفَعَ لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ: أَنَا فَاعِلٌ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَأَيْنَ أَطْلُبُکَ؟ قَالَ: اُطْلُبْنِي أَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِي عَلَى الصِّرَاطِ، قَالَ: قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَلْقَکَ عَلَى الصِّرَاطِ؟ قَالَ: فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْمِيْزَانِ، قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَلْقَکَ عِنْدَ الْمِيْزَانِ؟ قَالَ: فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْحَوْضِ، فَإِنِّي لَا أُخْطِئُ هَذِهِ الثَّلَاثَ الْمَوَاطِنَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَرِجَالُ أَحْمَدَ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ قیامت کے دن میری شفاعت فرمائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں میں ہی ایسا کرنے والا ہوں، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (اس دن) میں آپ کو کہاں تلاش کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پہلے مجھے پل صراط پر تلاش کرنا۔ میں نے عرض کیا: اگر آپ وہاں نہ ملیں؟ آپ

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق، باب: ما جاء في شأن الصراط، ٤/٦٢١، الرقم: ٢٤٣٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٧٨، الرقم: ١٢٨٢٥، ورجاله رجال الصحيح، والبخاري في التاريخ الكبير، ٨/٤٥٣، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٧/٢٤٦-٢٤٨، الرقم: ٢٦٩١-٢٦٩٤، وإسناده صحيح، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٢٣٠، الرقم: ٥٤٨٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٩/٣٦٠-٣٦١، والمزي في تهذيب الكمال، ٥/٥٣٧، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ٢/١٩٨، الرقم: ٤١٨.

www.MinhajBooks.com
منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

ﷺ نے فرمایا: میزان کے پاس ڈھونڈنا۔ میں نے عرض کیا: اگر وہاں بھی نہ ملیں تو کہاں تلاش کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم مجھ کو حوضِ کوثر پر تلاش کرنا کیونکہ ان تین جگہوں میں سے ہی کسی جگہ پر میں ہوں گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور بخاری نے التاریخ الکبیر میں روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔ امام احمد کی سند کے رجال بھی صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۷. عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلَّی عَلَی مُحَمَّدٍ، وَقَالَ: اَللَّهُمَّ أَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ ابْنُ کَثِيْرٍ: وَهَذَا إِسْنَادٌ لَا بَأْسَ بِهِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالْکَبِيْرِ وَأَسَانِيْدُهُمْ حَسَنَةٌ.

’’حضرت رُوَیفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے محمد مصطفی ﷺ پر درود بھیجا اور یہ کہا: یا اللہ! حضور نبی اکرم ﷺ کو قیامت کے روز اپنے نزدیک مقامِ قرب پر فائز فرما، اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔‘‘

اسے امام احمد، بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ابن کثیر نے فرمایا کہ اس کی اسناد میں کوئی نقص نہیں ہے اور امام ہیثمی نے فرمایا کہ اسے امام بزار نے اور طبرانی نے **المعجم الأوسط** اور **المعجم الکبیر** میں روایت کیا ہے۔ ان سب کی سند حسن ہے۔

۷: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴/۱۰۸، الرقم: ۱۷۰۳۲، والبزار في المسند، ۶/۲۹۹، الرقم: ۲۳۱۵، والطبراني في المعجم الأوسط، ۳/۳۲۱، الرقم: ۳۲۸۵، وفي المعجم الکبير، ۵/۲۵، الرقم: ۴۴۸۰، وابن أبي عاصم في السنة، ۲/۳۲۹، الرقم: ۲۵۸۷، وابن قانع في معجم الصحابة، ۱/۲۱۷، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۳۲۹، الرقم: ۲۵۸۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۱۶۳، وابن کثير في تفسير القرآن العظيم، ۳/۵۱۴، والجهضمي في فضل الصلاة علی النبي ﷺ، ۱/۵۲۔

٨. عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خُيِّرْتُ بَيْنَ الشَّفَاعَةِ وَبَيْنَ أَنْ يَّدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ. فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ لِأَنَّهَا أَعَمُّ وَأَكْفَى. أَتُرَوْنَهَا لِلْمُتَّقِيْنَ؟ لَا، وَلَكِنَّهَا لِلْمُذْنِبِيْنَ، الْخَطَّائِيْنَ، الْمُتَلَوِّثِيْنَ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ اختیار دیا گیا کہ خواہ میں قیامت کے روز شفاعت کرلوں یا میری آدھی اُمت کو (بلاحساب و کتاب) جنت میں داخل کر دیا جائے۔ تو میں نے اس میں سے شفاعت کو اختیار کیا ہے کیونکہ وہ عام اور (پوری اُمت کے لئے) کافی ہوگی۔ اورتم شائد یہ خیال کرو کہ وہ پرہیزگاروں کے لئے ہوگی؟ نہیں بلکہ وہ گناہگاروں، خطاکاروں اور بدکرداروں کے لئے ہوگی۔“ اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٩. عَنْ عَوفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَتَدْرُوْنَ مَا خَيَّرَنِي رَبِّي اللَّيْلَةَ؟ قُلْنَا: اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: فَإِنَّهُ خَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ، وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ، فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ. قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنَا مِنْ أَهْلِهَا. قَالَ: هِيَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم

٨: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الشفاعة، ١٤٤١/٢، الرقم: ٤٣١١، وأحمد بن حنبل عن ابن عمر رضي الله عنهما في المسند، ٧٥/٢، الرقم: ٥٤٥٢، والبيهقي في الاعتقاد، ٢٠٢/١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣٧٨/١٠، والكناني في مصباح الزجاجة، ٢٦٠/٤، الرقم: ١٥٤٩۔

٩: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الشفاعة، ١٤٤٤/٢، الرقم: ٤٣١٧، والحاكم في المستدرك، ١٣٥/١، الرقم: ٢٢١، والطبراني في المعجم الكبير، ٦٨/١٨، الرقم: ١٢٦، وفي مسند الشاميين، ٣٢٦/١، الرقم: ٥٧٥، وابن منده في كتاب الإيمان، ٨٧٣/٢، الرقم: ٩٣٢۔

جانتے ہو رات میرے رب نے مجھے کیا اختیار دیا ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ سب سے بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے مجھے یہ اختیار دیا کہ اگر میں چاہوں تو میری نصف اُمت (بلاحساب و کتاب) جنت میں داخل ہو جائے یا یہ کہ میں شفاعت کروں، تو میں نے شفاعت کو پسند کیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے ہمارے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ ہم کو (بھی) شفاعت کے حقداروں میں کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ (شفاعت) ہر مسلمان کے لئے ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۰. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے حق میں میری شفاعت واجب ہوگئی۔‘‘

اس حدیث کو امام دارقطنی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۱. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِذَا جَمَعَ اللهُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ فَقَضَى بَيْنَهُمْ وَفَرَغَ مِنَ الْقَضَاءِ. قَالَ الْمُؤْمِنُوْنَ: قَدْ قَضَى بَيْنَنَا رَبُّنَا، فَمَنْ يَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّنَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: انْطَلِقُوْا إِلَى آدَمَ، فَإِنَّ اللهَ خَلَقَهُ بِيَدِهِ، وَكَلَّمَهُ. فَيَأْتُوْنَهُ، فَيَقُوْلُوْنَ: قُمْ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا، فَيَقُوْلُ آدَمُ:

۱۰: أخرجه الدارقطني في السنن، ۲/۲۷۸، الرقم: ۱۹٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳/٤۹۰، الرقم: ٤۱٥۹، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/۲، وقال الهيثمي: رواه البزار، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ۲/٦۷۔

۱۱: أخرجه الدارمي في السنن، ۲/٤۲۱، الرقم: ۲۸۰٤، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۷/۳۲۰، الرقم: ۸۸۷، وابن المبارك في المسند، ۱/٦۳، الرقم: ۱۰۲، وفي الزهد، ۱/۱۱۱، الرقم: ۳۷٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۷/٤٥۳، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۳۷٦، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۲/٥۳۰۔

عَلَيْكُمْ بِنُوحٍ. فَيَأْتُونَ نُوحًا، فَيَدُلُّهُمْ عَلَى إِبْرَاهِيمَ. فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ، فَيَدُلُّهُمْ عَلَى مُوسَى. فَيَأْتُونَ مُوسَى، فَيَدُلُّهُمْ عَلَى عِيسَى. فَيَأْتُونَ عِيسَى، فَيَقُولُ: أَدُلُّكُمْ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ ﷺ. قَالَ: فَيَأْتُونِي، فَيَأْذَنُ اللهُ لِي أَنْ أَقُومَ إِلَيْهِ، فَيَثُورُ مَجْلِسِي أَطْيَبَ رِيحٍ شَمَّهَا أَحَدٌ قَطُّ، حَتَّى آتِيَ رَبِّي فَيُشَفِّعَنِي وَيَجْعَلَ لِي نُورًا مِنْ شَعْرِ رَأْسِي إِلَى ظُفُرِ قَدَمِي. فَيَقُولُ الْكَافِرُونَ عِنْدَ ذٰلِكَ لِإِبْلِيسَ: قَدْ وَجَدَ الْمُؤْمِنُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَهُمْ، فَقُمْ أَنْتَ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَإِنَّكَ أَنْتَ أَضْلَلْتَنَا. قَالَ: فَيَقُومُ، فَيَثُورُ مَجْلِسُهُ أَنْتَنَ رِيحٍ شَمَّهَا أَحَدٌ قَطُّ، ثُمَّ يَعْظُمُ لِجَهَنَّمَ، فَيَقُولُ عِنْدَ ذٰلِكَ: ﴿وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَ وَعَدْتُّكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. [إبراهيم، ١٤: ٢٢].

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ.

’’حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب اللہ تعالیٰ اولین و آخرین کو جمع فرمائے گا اور حساب کتاب کے فیصلہ سے فارغ ہو جائے گا تو مومن عرض کریں گے: ہمارے رب نے ہمارے درمیان فیصلہ فرما دیا سو اب کون ہمارے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کرے گا؟ وہ (آپس میں مشورہ کرکے) کہیں گے: حضرت آدم علیہ السلام کے پاس چلو، اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور ان کے ساتھ گفتگو فرمائی تو وہ ان کے پاس حاضر ہوکر عرض کریں گے: اٹھیے اور اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے۔ حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے: تم لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ پس وہ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ وہ انہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جانے کا کہیں گے۔ پس وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ انہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیج دیں گے۔ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں آئیں گے تو وہ انہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیج دیں گے۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ فرمائیں گے: میں نبی اُمّی (محمد مصطفیٰ) ﷺ کے پاس جانے کے لئے تمہاری رہنمائی کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر وہ لوگ میرے پاس آئیں گے تو اللہ تعالیٰ مجھے اپنے حضور کھڑا ہونے کی توفیق

عطا فرمائے گا، میری نشست سے ایسی خوشبو پھیلے گی کہ اس جیسی مہک کو کسی نے کبھی نہیں سونگھا ہوگا۔ یہاں تک کہ میں اپنے رب کے حضور آؤں گا تو وہ مجھے حقِ شفاعت عطا فرمائے گا اور مجھے سر کے بالوں سے لے کر قدموں کے ناخن تک سراپائے نور بنا دے گا۔ اس پر کافر ابلیس مردود سے کہیں گے: ایمان والوں نے ایسی ہستی کو پا لیا ہے جو ان کی شفاعت کرے گی پس تو کھڑا ہو اور اپنے رب سے ہماری شفاعت کر کیونکہ تو نے ہی ہمیں گمراہ کیا۔ راوی فرماتے ہیں: وہ کھڑا ہوگا تو اس کی نشست سے اتنی سخت بدبو پھیلے گی کہ کسی نے اس جیسی بدبو کبھی نہ سونگھی ہوگی، پھر وہ عذابِ جہنم کے لئے بڑا ہو جائے گا تو اس وقت وہ کہے گا (آیت کریمہ): ''اور شیطان کہے گا جبکہ فیصلہ ہو چکا ہوگا بے شک اللہ تعالیٰ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا اور میں نے (بھی) تم سے وعدہ کیا تھا سو میں نے تم سے وعدہ خلافی کی ہے۔''

اس حدیث کو امام دارمی، طبرانی اور ابن مبارک نے روایت کیا ہے۔

۱۲. عَنْ أَنَسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا نَبِيُّ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنِّي لَقَائِمٌ أَنْتَظِرُ أُمَّتِي تَعْبُرُ عَلَى الصِّرَاطِ إِذْ جَاءَنِي عِيْسَى، فَقَالَ: هٰذِهِ الْأَنْبِيَاءُ قَدْ جَاءَتْکَ؟ يَا مُحَمَّدُ، يَشْتَكُوْنَ. أَوْ قَالَ: يَجْتَمِعُوْنَ إِلَيْکَ. وَيَدْعُوْنَ اللهَ ﷻ أَنْ يُفَرِّقَ جَمْعَ الْأُمَمِ إِلَى حَيْثُ يَشَاءُ اللهُ لَهُمْ لِغَمِّ مَا هُمْ فِيْهِ، وَالْخَلْقُ مُلْجَمُوْنَ بِالْعَرَقِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَهُوَ عَلَيْهِ كَالزَّكْمَةِ، وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيَتَغَشَّاهُ الْمَوْتُ، قَالَ: فَأَقُوْلُ: يَا عِيْسَى، انْتَظِرْ حَتَّى أَرْجِعَ إِلَيْکَ قَالَ: فَذَهَبَ نَبِيُّ اللهِ حَتّٰى قَامَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَلَقِيَ مَا لَمْ يَلْقَ نَبِيٌّ مُصْطَفًى وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ. فَأَوْحَى اللهُ ﷻ إِلَى جِبْرِيْلَ: اِذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ فَقُلْ لَّهُ: اِرْفَعْ رَأْسَکَ سَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، قَالَ: فَشَفَعْتُ فِي أُمَّتِي أَنْ أُخْرِجَ مِنْ كُلِّ تِسْعَةٍ وَتِسْعِيْنَ إِنْسَانًا وَّاحِدًا قَالَ: فَمَازِلْتُ أَتَرَدَّدُ عَلَى رَبِّي ﷻ فَلَا أَقُوْمُ بَيْنَ يَدَيْهِ مَقَامًا إِلَّا شُفِّعْتُ، حَتَّى أَعْطَانِيَ اللهُ ﷻ مِنْ ذَالِکَ أَنْ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِکَ مِنْ خَلْقِ اللهِ ﷻ مَنْ شَهِدَ أَنَّهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ يَوْمًا وَاحِدًا مُخْلِصًا وَّمَاتَ عَلَى ذَالِکَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۲: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/۱۷۸، الرقم: ۱۲۸۴۷۔

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں پل صراط پر اپنی اُمت کا عبور کرتے ہوئے انتظار کروں گا کہ اس اثناء میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے وہ کہیں گے کہ اے محمد! یہ انبیاء آپ کے پاس التجا لے کر آئے ہیں یا آپ کے پاس اکٹھے ہو کر آئے ہیں (راوی کو شک ہے) اور اللہ تعالیٰ سے عرض کرتے ہیں کہ تمام گروہوں کو وہ اپنی منشاء کے مطابق الگ کر دے تاکہ انہیں پریشانی سے نجات مل جائے۔ اس دن لوگ اپنے پسینوں میں ڈوبے ہوں گے مومن پر اس کا اثر ایسے ہوگا جیسے زکام میں (ہلکا پُھلکا پسینہ) اور جو کافر ہوگا اسے موت نے آ لیا ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پس میں کہوں گا: اے عیسیٰ! ذرا ٹھہرے رہیے یہاں تک کہ میں آپ کے پاس لوٹ آؤں۔ پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے جائیں گے یہاں تک کہ عرش کے نیچے کھڑے ہوں گے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ شرف باریابی حاصل ہوگا جو کسی برگزیدہ نبی کو حاصل ہوا نہ کسی نبی مرسل کو۔ پھر اللہ تعالیٰ حضرت جبریل علیہ السلام کو وحی فرمائے گا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس جا کر کہو: سر انور اٹھایئے۔ مانگیے آپ کو عطا کر دیا جائے گا۔ شفاعت کیجیے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پس میں اپنی اُمت کی شفاعت کروں گا۔ ہر ۹۹ لوگوں میں سے ایک کو نکالتا جاؤں گا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں بار بار اپنے رب کے حضور جاؤں گا اور جب بھی اس کے حضور کھڑا ہوں گا، شفاعت کروں گا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ مجھے شفاعت کا مکمل اختیار عطا فرمائے گا اور فرمائے گا: اے محمد، اللہ کی مخلوق میں سے اپنی اُمت کے ہر اُس شخص کو بھی جنت میں داخل کر دے جس نے ایک دن بھی اخلاص کے ساتھ یہ گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور اسی پر اس کی موت آئی ہو۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

۱۳. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لِلْأَنْبِيَاءِ مَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ: فَيَجْلِسُوْنَ عَلَيْهَا وَيَبْقَى مِنْبَرِي لَا أَجْلِسُ عَلَيْهِ أَوْ لَا أَقْعُدُ عَلَيْهِ قَائِمًا بَيْنَ يَدَي رَبِّي مَخَافَةَ أَنْ يَبْعَثَ بِي إِلَى الْجَنَّةِ وَ يَبْقَى أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ، أُمَّتِي أُمَّتِي. فَيَقُوْلُ اللهُ عزوجل: يَا مُحَمَّدُ، مَا تُرِيْدُ أَنْ أَصْنَعَ بِأُمَّتِکَ فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ، حِسَابُهُمْ فَيُدْعَى بِهِمْ فَيُحَاسَبُوْنَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللهِ

۱۳: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۱/۱۳۵، الرقم: ۲۲۰۔

وَمِنْهُمْ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِي فَمَا أَزَالُ أَشْفَعُ حَتَّى أُعْطَى صِكَاكًا بِرِجَالٍ قَدْ بُعِثَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَأَتَى مَالِكٌ: خَازِنُ النَّارِ فَيَقُوْلُ: يَا مُحَمَّدُ، مَا تَرَكْتَ لِلنَّارِ لِغَضَبِ رَبِّکَ فِي أُمَّتِکَ مِنْ بَقِيَّةٍ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن) تمام انبیاء علیہم السلام کے لئے سونے کے منبر بچھائے جائیں گے۔ وہ ان پر بیٹھیں گے اور میرا منبر خالی رہے گا۔ میں اس پر نہیں بیٹھوں گا بلکہ اپنے رب کریم کے حضور کھڑا رہوں گا اس ڈر سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے جنت میں بھیج دے اور میری امت، میرے بعد کہیں بے یار و مددگار نہ رہ جائے۔ اس لئے عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت، میری امت۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! تیری کیا مرضی ہے، تیری امت کے ساتھ کیا سلوک کروں۔ حضور نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں عرض کروں گا، اے میرے رب! ان کا حساب جلدی فرما دے۔ بس ان کو بلایا جائے گا اور ان کا حساب ہوگا، کچھ ان میں سے اللہ کی رحمت سے جنت میں داخل ہونگے اور کچھ میری شفاعت سے، میں شفاعت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ میں ایسے لوگوں کی رہائی کا پروانہ بھی حاصل کر لوں گا جنہیں دوزخ میں بھیجا جا چکا تھا یہاں تک کہ مالک داروغہ جہنم عرض کرے گا: اے محمد (صلى الله عليك وآلك وسلم)! آپ نے اپنی اُمت میں سے کوئی بھی آگ میں باقی نہیں چھوڑا کہ جس پر اللہ رب العزت ناراض ہو۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱٤. عَنْ حَرْبِ بْنِ سُرَيْجٍ الْبَزَّازِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ رضی اللہ عنہ: جُعِلْتُ فِدَاکَ أَرَأَيْتَ هٰذِهِ الشَّفَاعَةَ الَّتِي يَتَحَدَّثُ بِهَا أَهْلُ الْعِرَاقِ، أَحَقٌّ هِيَ؟ قَالَ: شَفَاعَةُ مَاذَا؟ قُلْتُ: شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ ﷺ فَقَالَ: حَقٌّ وَاللهِ، وَاللهِ لَحَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَشْفَعُ لِأُمَّتِي حَتَّى يُنَادِيَنِي رَبِّي عزوجل فَيَقُوْلُ:

۱٤: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٤٤، الرقم: ٢٠٨٤، والبزار في المسند، ٢/ ٢٤٠، الرقم: ٦٣٨، وأبو نعيم الأصبهاني في حلية الأولياء، ٣/١٧٩، وابن كثير في البداية والنهاية، ١٠/٤٥٧۔

أَرَضِيتَ يَا مُحَمَّدُ؟ فَأَقُولُ: نَعَمْ رَضِيتُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ وَالْبَزَّارُ.

”حرب بن سریج بزاز سے روایت ہے کہ میں نے امام ابو جعفر محمد بن علی بن حسین باقر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: میں آپ پر قربان! آپ کا اس شفاعت کے بارے کیا خیال ہے جس کے بارے میں اہلِ عراق تذکرہ کرتے ہیں، کیا یہ حق ہے؟ انہوں نے فرمایا: کون سی شفاعت؟ میں نے عرض کیا: حضور نبی اکرم ﷺ کی شفاعت! انہوں نے فرمایا: اللہ رب العزت کی قسم! حق ہے، اللہ تعالیٰ کی قسم! مجھ سے میرے چچا محمد بن علی بن حنفیہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا: انہوں نے کہا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن) میں اپنی امت کے لئے شفاعت کرتا رہوں گا حتی کہ میرا رب مجھے ندا دے کر پوچھے گا: اے محمد (ﷺ)! کیا آپ راضی ہو گئے؟ میں عرض کروں گا: ہاں! میں راضی ہو گیا۔“ اسے امام طبرانی اور بزار نے روایت کیا ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: اَلسَّابِقُ بِالْخَيْرَاتِ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، وَالْمُقْتَصِدُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللهِ، وَالظَّالِمُ لِنَفْسِهِ وَأَصْحَابُ الْأَعْرَافِ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ.

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں خیرات (نیکیوں) کی طرف سبقت لے جانے والا جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوگا، اور مقتصد (درمیانہ درجہ کا) جنت میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے داخل ہوگا، اور ظالم لنفسہٖ (اپنے اوپر ظلم کرنے والا) اور اصحابِ اعراف جنت میں حضور نبی اکرم ﷺ کی شفاعت سے داخل ہوں گے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں روایت کیا ہے۔

٢. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنهما قَالَ: لَا تَزَالُ الشَّفَاعَةُ بِالنَّاسِ، وَهُمْ

١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١١/١٨٩، الرقم: ١١٤٥٤، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٤٦٦، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٥٥٦، والسيوطي في الدر المنثور، ٧/٢٥۔

٢: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٠/٢١٥، الرقم: ١٠٥١٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٨٠، وأبو نعيم الأصبهاني في حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، ٤/١٣٠۔

يَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ حَتَّى إِنَّ إِبْلِيْسَ الْأَبَالِسِ لَيَتَطَاوَلُ لَهَا رَجَاءَ أَنْ تُصِيْبَهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا: لوگوں کے ساتھ شفاعت کا معاملہ جاری رہے گا، اور وہ دوزخ سے نکلتے رہیں گے یہاں تک کہ ابلیسوں کا ابلیس بھی اس سے بہرہ ور ہونے کی خواہش کرے گا۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں روایت کیا ہے۔

۳. عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضی الله عنه أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ: اَللَّهُمَّ اجْعَلْنِي فِيْمَنْ تُصِيْبُهُ شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ ﷺ، قَالَ: إِنَّ اللهَ يُغْنِي الْمُؤْمِنِيْنَ عَنْ شَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَلَكِنَّ الشَّفَاعَةَ لِلْمُذْنِبِيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْاِعْتِقَادِ.

’’حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو کہتے ہوئے سنا: اے اللہ! تو مجھے ان میں شامل کر جن کو حضور ﷺ کی شفاعت نصیب ہو گی، انہوں نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ مؤمنین کو حضور ﷺ کی شفاعت سے مستغنی کر دے گا، لیکن وہ شفاعت خاص طور پر مؤمن اور مسلمان گناہگاروں کے لئے ہے۔‘‘ اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: إِذَا سَمِعْتَ الْمُؤَذِّنَ، فَقُلْ كَمَا يَقُوْلُ، فَإِذَا قَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، فَقُلْ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، فَإِذَا قَالَ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، فَقُلْ: اَللّٰهُمَّ، رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، أَعْطِ مُحَمَّدًا سُؤْلَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَنْ يَقُوْلَهَا رَجُلٌ حِيْنَ يُقِيْمُ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللهُ فِي شَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت حسن بصری رَحِمَهُ اللہ فرماتے ہیں: جب تو مؤذن کو (اذان دیتا) سنے تو جو وہ کہتا ہے تو بھی کہہ، پس جس وقت وہ کہے: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، تو تُو کہہ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، جس وقت وہ

۳: أخرجه البيهقي في الاعتقاد، ۱/۲۰۳۔

٤: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۱/۲۰٦، الرقم: ۲۳٦٥، وأيضاً، ٦/۹۷، الرقم: ۲۹۷۷۲۔

(اقامت میں) قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کہے تو تُو کہہ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ أَعْطِ مُحَمَّدًا سُؤْلَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ﴿اے اللہ! اس دعوتِ کامل اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد مصطفیٰ ﷺ کو ان کا طلب کیا ہوا روزِ قیامت عطا فرما﴾ ہر ایسا کہنے والے کو اللہ تعالیٰ حضور نبی اکرم ﷺ کی شفاعت میں داخل فرمائے گا۔‘‘ اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۵. عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيْبٍ قَالَ: كُنْتُ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ تَكْذِيْباً بِالشَّفَاعَةِ، حَتّٰى لَقِيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما، فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ كُلَّ آيَةٍ ذَكَرَهَا اللهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْهَا خُلُوْدُ أَهْلِ النَّارِ، فَقَالَ: يَا طَلْقُ، أَتُرَاكَ أَقْرَأَ لِكِتَابِ اللهِ مِنِّي وَأَعْلَمَ بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَاتَّضِعْتُ لَهُ؟ فَقُلْتُ: لَا وَاللهِ! بَلْ أَنْتَ أَقْرَأُ لِكِتَابِ اللهِ مِنِّي وَأَعْلَمُ بِسُنَّتِهِ مِنِّي. قَالَ: فَإِنَّ الَّذِي قَرَأْتَ، أَهْلُهَا هُمُ الْمُشْرِكُوْنَ، وَلٰكِنْ قَوْمٌ أَصَابُوْا ذُنُوْبًا فَعُذِّبُوْا بِهَا، ثُمَّ أُخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ، صُمَّتَا، وَأَهْوَى بِيَدَيْهِ إِلَى أُذُنَيْهِ. إِنْ لَمْ أَكُنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: يَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ. وَنَحْنُ نَقْرَأُ مَا تَقْرَأُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ وَابْنُ الْجَعْدِ.

’’طلق بن حبیب روایت کرتے ہیں کہ میں لوگوں میں سب سے زیادہ سخت شفاعت کو جھٹلانے والا تھا یہاں تک کہ میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے ملا۔ میں نے انہیں ہر وہ آیت پڑھ کر سنائی جس میں اللہ رب العزت نے اہلِ جہنم کا (جہنم میں) ہمیشہ رہنے کا ذکر کیا ہے تو انہوں نے فرمایا: اے طلق! کیا تم مجھ سے زیادہ قرآن مجید پڑھے ہو اور مجھ سے زیادہ حضور نبی اکرم ﷺ کی سنت جانتے ہو کہ میں اس کے آگے سرِ تسلیم خم کروں؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ کی قسم نہیں! بلکہ آپ مجھ سے زیادہ قرآن مجید پڑھے ہیں اور مجھ سے زیادہ حضور نبی اکرم ﷺ کی سنت جانتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: جن آیات کی تُو نے تلاوت کی ہیں ان کے اہل، مشرکین ہیں، البتہ دوسرے وہ لوگ جنہوں نے گناہ کیا تو انہیں ان کے سبب عذاب دیا جائے گا پھر انہیں آگ سے نکال لیا جائے گا، انہوں نے اپنے ہاتھوں سے کانوں کی

۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ۳۳۰، الرقم: ۱۴۵۳۴، ومعمر بن راشد في الجامع، ۱۱/۴۱۲، وابن الجعد في المسند، ۱/۴۸۶، الرقم: ۳۳۸۴، والبيهقي في شعب الإيمان، ۱/۲۹۴، الرقم: ۳۲۳، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۲/۵۵۔

طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا یہ بہرے ہو جائیں اگر میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہو کہ وہ آگ سے نکلیں گے۔ ہم وہی پڑھتے ہیں جو تم پڑھتے ہو۔‘‘

اسے امام احمد، معمر بن راشد اور ابن الجعد نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ أَيُّوْبَ وَجَعْفَرٍ الْجُعْفِيِّ قَالَا: مَنْ قَالَ عِنْدَ الْإِقَامَةِ: اَللّٰهُمَّ، رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ أَعْطِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَارْفَعْ لَهُ الدَّرَجَاتِ، حَقَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

’’حضرت ایوب اور جعفر جعفی فرماتے ہیں: جس شخص نے اقامت کے وقت کہا: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ أَعْطِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَا نِالْوَسِيْلَةَ وَارْفَعْ لَهُ الدَّرَجَاتِ ﴿اے اللہ! اس دعوتِ کامل اور قائم ہونے والی نماز کے رب! سیدنا محمد مصطفی ﷺ کو مقام وسیلہ عطا فرما اور ان کے درجات بلند فرما﴾ ایسا کہنے والے کے لئے حضور نبی اکرم ﷺ کی شفاعت لازم ہو گی۔‘‘

اسے امام عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: مَنْ كَذَّبَ بِالشَّفَاعَةِ فَلَيْسَ لَهُ فِيْهَا نَصِيْبٌ. رَوَاهُ الْهَنَّادُ وَالْآجُرِّيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی الله عنه روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: جس نے شفاعت کو جھٹلایا تو اس کا اس میں کوئی حصہ نہیں۔‘‘ اسے امام ہناد اور آجری نے روایت کیا ہے۔

٦: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ١/ ٤٩٦، الرقم: ١٩١١.

وأخرج ابن القيسراني في تذكرة الحفاظ، ١/ ٣٦٩، الرقم: ٣٦٣، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١٠/ ١١٣. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ الرَّجُلُ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، أَعْطِ مُحَمَّدًا سُؤْلَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا نَالَتْهُ شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ ﷺ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

٧: أخرجه الهناد في الزهد، ١/ ١٤٣، الرقم: ١٨٩، والآجري في الشريعة: ٣٣٧، وابن حجر العسقلاني في فتح الباري، ١١/ ٤٢٦.

٨. قال الشيخ تقي الدين السبكي: اعلم أنه يجوز ويحسن التوسّل والاستعانة والتشفع بالنبي ﷺ إلى ربّه ﷻ وجوز ذلك وحسنه من الأمور المعلومة لكل ذي دين، المعروفة من فعل الأنبياء والمرسلين وسير السلف الصالحين والعلماء والعوام من المسلمين، ولم ينكر أحد ذلك من أهل الأديان ولا سمع به في زمن من الأزمان.

’’شیخ تقی الدین سبکی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا وسیلہ اور آپ ﷺ کی مدد و شفاعت چاہنا جائز ہی نہیں بلکہ ایک امرِ مستحسن ہے۔ اس کا جائز اور مستحسن ہونا ہر دین دار کے لیے ایک بدیہی امر ہے جو انبیائے کرام، رسلِ عظام علیهم السلام، سلف صالحین، علمائے کرام اور مسلمانوں کے عوام الناس سے ثابت ہے اور کسی مذہب والے نے اس کا انکار نہیں کیا اور نہ کسی زمانہ میں ان امور کی برائی کی بات سنی گئی۔‘‘

٨: تقي الدين السبكي في شفاء السقام في زيارة خير الأنام: ١١٩۔